188663

PAGE MISSING
BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188663
LIBRARY
UNIVERSAL

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ت ۹۲۳۵۱ البرٹ   Accession No. ۱۲۴۳۶

Author البرٹ فرانسس

Title تذکرہ جرمنی مصنفہ بشمبھو ناتھ ۱۹۲۷ء

This book should be returned on or before the date last marked below.

فہرست مطالب تزک جرمنی

خلاصہ مطالب	صفحہ
دیباچہ	1
روزنامچہ کی تعریف جس سے یہ ترجمہ ہوا	4
ذکر ولادت شاہزادہ کا لسرٹ و ذکر اسامی نامی جناب فریڈرک جنگ اور ڈیوک آرنسٹ کے حالات	5
ذکر ایام ولادت شاہزادہ البرٹ اور نام اور مقام کے حسن کا	6
ذکر محبت والدہ اور آپس کی شکر رنجی سے علیحدہ ہو کر اسین برگ کے قریب بیگم صاحبہ کے ایک قصر بنا کر رہنے اور قضا کرنے کا اور پرورش اولاد کی جدہ ماجدہ سے	7
ذکر تعلیم شاہزادہ البرٹ کا اور مختصر روزنامچہ	8
ذکر تعلیم الطبعی اور ریاضی شاہزادہ کا	10
ذکر ارادہ نسبت شاہزادہ کا جناب ملکہ معظمہ سے اور ورود فرمانا انگلستان میں	12
ذکر رجعت وطن اور تعلیم پانا [illegible] سے اخلاق [illegible]	15
ذکر [illegible] شاہزادہ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

خلاصہ مطالب	صفحہ
ملکہ معظمہ بعد وفات ولیم چہارم اور تہنیت نامہ لکھنا شاہزادہ البرٹ کا	[illegible]
ذکر سفر شاہزادہ کا بطور گلگشت کے	19
ذکر تحریک شاہ ولیم در بابہ نکاح اور تحریر کرنا جواب ملکہ معظمہ کا بطلب [illegible]	21
ذکر خیالات شاہزادہ بابت تحریر جواب ملکہ معظمہ	22
ذکر خلاصہ فقرہ معذرت از جانب ملکہ بنام شاہ ولیم اور آنا شاہزادہ کا بطرف انگلستان	23
ذکر گلدستہ دینے ملکہ معظمہ کا شاہزادہ البرٹ کو مجمع عام اور جلسہ رقص میں اور مسرت شاہزادہ کی	24
ذکر عہد شاہزادہ بجانب مسرت حصول [illegible]	25
[illegible] ملکہ معظمہ [illegible]	[illegible]
ذکر اظہار مطلب کرنا ملکہ معظمہ [illegible]	26
[illegible] شاہزادہ [illegible]	[illegible]
ذکر [illegible] عزم ملکہ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	28

فہرست مطالب تزک جرمنی

خلاصہ مطالب	صفحہ
دیباچہ	۱
روزنامچہ کی تعریف جس سے یہ ترجمہ ہوا	۴
ذکر ولادت شاہزادہ کانسرٹ ذکر اسمائے نامی جناب	۵
فریڈرک جنگ اور ڈیوک آرنسٹ کے حالات	
ذکر ایام ولادت شاہزادہ البرٹ اور ذکر مختصر اسکے حسن کا	۶
ذکر محبت والدہ اور آپس کی شکر رنجی سے	۷
علحدہ ہو کر اسین برگ کے قریب بیگم صاحبہ	
کے ایک قصر بنا کر رہنے اور قضا کرنے کا اور	
پرورش اولاد کی جدۂ ماجدہ سے	
ذکر تعلیم شاہزادہ البرٹ کا اور مختصر روزنامچہ	۸
ذکر حلیم الطبعی اور فیاضی شاہزادہ کا	۱۰
ذکر ارادہ نسبت شاہزادہ کا جناب ملکہ معظمہ سے	۱۳
اور ورود فرمانا انگلستان مین	
ذکر مراجعت وطن اور تعلیم پانا وہان اور اپنے	۱۵
ہم مکتبون سے باخلاق پیش آنا	
ذکر شوق ورزش اور زور آزمائی شاہزادہ	۱۷
ذکر مدرسیان کے چھوٹنے شاہزادیکا اور جلوس	۱۸

خلاصہ مطالب	صفحہ
ملکہ معظمہ بعد وفات ولیم چہارم اور تہنیت نامہ	.
لکھنا شاہزادہ البرٹ کا	
ذکر سفر شاہزادہ کا بطور گلگشت کے	۱۹
ذکر تحریک شاہ بلجیم درباب نکاح اور تحریر کرنا	۲۱
جواب ملکہ معظمہ کا بطلب مہلت	
ذکر خیالات شاہزادہ بوجہ تحریر جواب ملکہ معظمہ	۲۲
ذکر خلاصہ فقرہ عذریہ از جانب ملکہ بنام شاہ بلجیم	۲۳
اور آنا شاہزادونکا بطرف انگلستان	
ذکر گلدستہ دینے ملکہ معظمہ کا شاہزادہ البرٹ کو	۲۴
مجمع عام اور جلسۂ رقص مین اور مسرت شاہزادیکی	
ذکر عہد شاہزادہ بعالم مسرت حصول تحفہ اور تجویز کرنا	۲۵
خط ملکہ معظمہ کا اپنے چچا کو مشعر جملہ حالات کے	
ذکر اظہار مطلب کرنا ملکہ کا روبرو پارلیمنٹ کے اور	۲۶
واپس جانا شاہزادہ کا اپنے وطن کو واسطے لانے اجازت کے	
ذکر اظہار عزم ملکہ کا بزبان ڈیوک کیمبرج کے	۲۷
روبرو ہوس آف پیرس کے	
ذکر رخصت شاہزادہ از وطن مالوف بجانب گاتھا	۲۸

خلاصه مطالب	صفحه
ذکر عطاے خطاب از جانب ملکه اور اجرای فرمان	۲۶
براے تعظیم	
ذکر احوال راه بمقامات مختلف اور بمقام سینٹ جیمس	۳۰
اداے رسم نکاح شاہزادہ کی	
ذکر اتحاد و محبت باہمی شاہزادہ و ملکه بعد شادی کے	۳۱
ذکر رخصت ہونے برادر البرٹ کا انگلستان سے	۳۲
اور مختصر احوال الفت شاہزادہ کا اپنے وطن	
اور اہل وطن سے اور غم ترک وطن کا	
ذکر حصول تفصیت قانون انگلستان شاہزادہ کا	۳۳
ذکر شورہ شاہزادہ کا امور مملکت مین اور اعتراض	۳۴
کرنا بعض ارکان سلطنت کا اور قانون بخت کا	
ضبط کرنا شاہزادے کو	
ذکر تقرر ہونا شاہزادہ کا چانسلر یونیورسٹی بعد وفات	۳۹
ڈیوک نارتھمبرلینڈ کے	
ذکر تقرری عہدہ صدر جلسہ انجمن ... سوسائٹی پر شاہزادہ کا	۴۰
اور تجویز سپہ سالاری افواج بحری و بری اور انکار	
کرنا شاہزادہ کا بخیال بہبودی ملک کے اور منعقد کرنا	
ایک جلسہ نمائش گاہ عظیم کا	
ذکر تیاری آلات کاشتکاری کے تجویز نمائش گاہ	۴۱
کے لیے اور پہلو تہی کرنا ارکان گورنمنٹ کا اعانت سے	

خلاصه مطالب	صفحه
اور ذکر تحریک شاہزادہ کی اور تقرری جلسہ ۱۸۵۱ء	
کیفیت بعد اختتام نمائش گاہ کی شاہزادہ پر	۴۳
اتہام لگانیکی کہ یہ جلسہ صرف اپنی غرض کے لیے کیا	
اور بری ہونا اوس تہمت سے شاہزادہ کا	
ذکر سفر شاہزادہ و ملکه بجانب اسکاٹلینڈ وغیرہ	۴۴
ذکر ابتداے علالت شاہزادہ	۴۷
ذکر وفات شاہزادہ اور ملال اعزا	۴۹
ذکر تجہیز و تکفین و تدفین شاہزادہ کا	۵۰
ذکر ملکه معظمہ کی گفتگو اولاد سے بطور مشورہ	۵۴
ذکر اخلاق و خرق عادات مین شاہزادی کے	۵۶
ذکر سادہ وضعی مین شاہزادی کے	۵۷
ذکر توجہ تعلیم شاہزادہ نسبت اولاد کے	۶۵
ذکر ملکه معظمہ اور شاہزادے کی اتفاق مین	۶۶
ذکر صفات شاہزادہ کا	۶۷
ذکر کتاب سوانح عمر شاہزادہ کا اور کتب موسوم	۶۸
بہ حالات طفلی شاہزادہ اور روزنامچہ کا کتب	
خانون مین ملکه کا پیش کرنا	
ذکر مختصر احوال شاہزادہ کی نیکیون کا اور	۶۹
اوس بہبود کا جو خلائق اور غربا کے لیے کیا	۰
ذکر تعداد اولاد شاہزادہ کا	۷۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد

سزاوار حمد و ثنا خالق عرش و سما ہی ہماری تعریف سے اوسکی تعریف سوا ہے ہمارے اوسکے درمیان فرق بین پیدا ہی کہ ہم بندے ہین وہ خدا ہی پیدا ہے اگر کچھ بولین زبان کھولین تو کیا مزا ہی چپکا منھ بند ہی ہاں کسی نے سچ کہا ہی بھلا ہم ایسے نادان مکتب جہالت کے ابجد خوان اوسکی تعریف کیا کرین جہان بڑے بڑے شناور اوسکے بحر اوصاف مین غوطے کہاتے ہین بجز عجز ناک کے کبھی تھاہ نپائین سبحان اللہ کیا قادر ہی جسنے ایک لفظ کن سے کونین کو بنایا ہی فرش خاک کو سطح آب پر بچھایا ہی اوسکی قدرت سے خیمہ افلاک بیچوب استادہ ہی بہر حشر طیور اطاعت کیے آمادہ ہی وہ احکم الحاکمین رب العالمین ہی یہی کہنا کافی ہی کہ سب سے برتر ہے

نعت

اسکے بعد جو اوسکے فرستادہ ہین جنکا ظہور اس عالم ایجاد مین محض ہمارے ہدایت کے لیے ہوا اونکی بھی تعریف ضرور ہے کیونکہ اونھون نے جہل کی تاریکی مٹائی ہمکو راہ حق دکھلا دیا

تعریف سلطان وقت

انکے بعد جو ظل اللہ ہین مقبول بارگاہ ہین اونکی صفت و ثنا بھی منجملہ ضروریات سے ہے اگر خاموش رہین تو بیوفائی ہے کیونکہ یہ بھی مثل فرائض کے واجبات سے ہے اور حق بھی ہی کسلیے کہ جنکی حکومت عہد سلطنت مین ایسی آسائش و آرام پائین بڑی خطا ہے کہ اوسکو بھول جائین ہمارے جان مال اونکے خدا ہی کیونکہ وہ سایہ خدا ہین بیشک ہمارے اوپر فضل اللہ ہوا کہ ہمارا ایسا عادل اور رحم دل بادشاہ ہوا شب روز ہماری دعا ہے خدا سے التجا ہی کہ وہ صد و سی سال سلامت رہے غرب سے شرق تک زمانہ اوسکی سلطنت سے ہے بفضل پروردگار عالم و عالمیان و کرم خالق جہان و جہانیان سریر آرائے سلطنت متحدہ انگلستان و مملکت قدیم ہندوستان تاج بخش خواقین جہان تاج ستان شاہان گردنکشان خاقان بنت خاقان ابن خاقان ملکہ دوران بلقیس زمان خاتون جہان جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا دامت سلطنتہا دنیا کو معلوم ہی جسکے آستان فلک آشیان و ایوان نصفت نشان پر امن و امان نے پناہ پائی ہی فتح و ظفر دست بستہ در دولت پر حاضر آئی ہی اقبال نے حلقہ اطاعت گوش جان مین ڈالا ہی جسکے آفتاب حکومت کا آج دنیا مین اوجالا ہی خداوند کریم ایسے رحیم شہنشاہ کو ہمیشہ سایہ گستر رکھے عنایت کی

ہمیشہ اوسپر نظر رکھے

سبب تالیف کتاب

اسکے بعد ہیچمدان ناکارہ زبان خاکسار ذرہ بیمقدار جہالت کا دوست شایستگی کا عدو دشمن ہنر ناتمہ سپرد خدمت سامعین
ناظرین عرض رسا ہی ایک ذرا کا بیچہ ماجرا ہی کہ میرے دلمین یہہ خیال آیا کہ افسوس ہم لوگ بڑی بدنصیب ہین اپنی مالک اور
بادشاہ سی اتنی دور ہین کہ اونکی زیارت سی بھی معذور ہین ایسی قسمت کہان سے لائین کہ اونکے دربار مین باپائین سریر خلافت
تخت سلطنت پر اونکو جلوس فرماتے دیکھین مودبانہ تسلیمات و کورنشات بجالائین کاش دور ہی سی جلوس سواری شاہ
بادبہاری نظر آئی تو بھی مراد دل حاصل ہوجاوی اور یہہ بات تو خواب و خیال ہی امر محال ہی کہ اوس سی ہمکلام ہون یا کچھہ
عرض معروض کرین یہی نصیب ہمارا ہی ان ہم وطنونکی ہین جو انگلستان جنت نشان کی سیر کر آئی ہین اور ایسے شہنشاہ
عالیجاہ کی زیارت سی مستفید ہوچکی ہین اور اونھون نی بچشم دیکھا ہی کہ جناب مستطاب ملکہ معظمہ کے کیا کیا الطاف خسروانی
اور مراحم جہانبانی بحال رعایای برطانیہ مبذول ہین جنکے دلونکی مرادین حصول ہین مگر ہم ایسے مہجور حضور ایسے دور بہت
ہین کہ جنھون نی انگلستان کو بچشم ملاحظہ کرنا کیا خواب مین بھی نہین دیکھا ہی مگر ان اخبارات سی اپنے بادشاہ کی حالات
خیریت سمات پڑہ یا سنکر پاس حق نمک و درد وفاداری اپنا دل خوش کرلیا کرتی ہین لیکن بہت سی لوگ ایسے بھی ہین کہ وہ
ان وسیلون سی بھی محروم ہین اونکی امید کسیطرح سے بر نہین آتی ہی حسرت بڑہتی جاتی ہی مگر ہمارے شہنشاہ عالیجاہ نی اپنی حالات
غرائب و واقعات نہایت شرح و بسط کے ساتھہ اپنے روزنامچہ خاص مین جسکی بیس جلدین ہین اور مطبوع ہوکر مطبوع طبایع
صغار و کبار ہوا ہی ارقام فرمائی ہین اور تمام رشتہ داران شاہی اور قرابتمندان بادشاہی اور سلاطین عظام اور
پرنس کانسرٹ اونکے شوہر عالیمقام کی حالات اوسمین مندرج ہین اور سوای اوسکے اکثر حکایات مختلف کتابونمین پائی جاتی
ہین جو بآسانی ایک جگہہ دستیاب نہین ہوسکتی اور تلاش سے بھی نہین ملتی اگر ملی بھی تو انگریزی مین جنسے ہر
فرد و بشر جو اوس علم سے ماہر نہین مستفید نہین ہوسکتا لہذا قبل اسکے کہ مین اپنے عزیز ہم وطنون کو یہہ مژدہ
سناؤن کہ مینے اوس روزنامچہ کا اردو مین ترجمہ اپنے ذمہ ہمت پر لیا ہے جو کام فرصت پر منحصر ہی اول
مین چند اوراق مشتمل بر حالات جناب پرنس کانسرٹ شاہزادہ البرٹ نذر احباب کرتا ہون اور امیدوار
ہون کہ اگر بوقت ملاحظہ کوئی سہو و خطا پائین جو تقاضاء بشریت بمقتضاء انسانیت سے ہے تو
عالی ہمتی اور بردباری سے اوسکو عفو فرما کے بدعای خیر یاد فرمائین یہی میرے واسطے بس ہی باقی ہوس ہے

مقام بیتابگدہ اودہ — ۱۵ مئی ۱۸۸۳ء عیسوی

سرگذشت جناب شاہزادہ البرٹ مرحوم شوہر عالی تبار گردون وقار ملکہ معظمہ وکٹوریا دامت ملکہا وسلطنتہا

سرگذشت کسی شاہزادہ عالی تبار یا والی ملک خواہ کسی رئیس خودمختار یا کسی فرمان فرما کی جو عالی نسب اور والا حسب ہو اور جسکی نسبت کسی عالی خاندان معالی دودمان مین ہوئی ہو کافۂ انام اور فرقۂ عوام کے لیے داخل نصائح وپند نہین ہوتی کیونکہ زشتی اعمال اور گناہ کبیرہ انتہا کے فطرت اور زبون تر معائب اور طرح طرح کے فسق وفجور سے اوسکے حالات معرا نہین ہوتے ہین یہہ بڑی خوش طالعی متوسط درجہ کے لوگون کی ہے کہ وہ اون عیوب کی تحریص وترغیب سے مامون ومصون رہتے ہین —

یہہ امر تو راست راست بلکم وکاست ہے کہ سب لوگ ایک سے نہین ہوتے ہین اور نہ یہہ کوئی قاعدہ کلیہ ہو سکتا ہے کہ سب برے ہی ہون بلکہ ہر حال مین کوئی زمانہ مستثنیات سے خالی نہین گذرا ہے اور فی زماننا بھی ایسے لوگ موجود ہونگے مگر علم تواریخ سے صاف ظاہر اور ثابت ہے کہ ارتکاب جرائم کبیرہ اور اقدام امور قبیحہ اسی فرقہ خاص کے واسطے مخصوص ہوگئے ہین اور حظ لطف نفسانی و زشتی اعمال اور حرص اور آز اور ہوا وہوس وتلون طبعی نہایت درجہ کی بے رحمی اور بیباکانہ رغبت فسق وفجور اور بہائمانہ اطفاء نائرۂ نفسانی اور کبر وغرور سے اس فرقہ کا خمیر ہوا ہے اور مادہ وجود مین اونکے موجود ہے اور مثل عناصر اربع

کے انکی ترکیب مین مخلوط ہے اور جزو لاینفک کیطرح جسے اوسکا جدا ہونا محال ہے ایوان
شاہی اور محلات عالی مین جہان عظمت و شان بصد شوکت و آن بان ہرسو جلوہ گستر
ہوتی ہے نیکی کو دخل نہین ہوتا حسرت سے جان کھوتی ہے تاریخ شاہان سلف
اور علی الخصوص بادشاہان انگلستان کی بے شائبہ ریب اس امر مسلم الثبوت کے لیے
شاہد ہے اور وہان کی بارگاہ عالی جاہ اور ایوان کیوان نشان باستثناے چند
معدود مستثنیات کے ایسے افعال قبیح اور اعمال زشت اور لذائذ نفسانی سے مملو
پایا گیا ہے جسکے دیکھنے خواہ سننے سے ممالک ہند و فارس کے بڑے عیش دوست
لوگ عرق خجالت مین غرق ہو جاتے ہین اور بلحاظ شرم و لحاظ کے انگشت بدندان
ہوکر نقش دیوار بن جاتے ہین —

بادشاہ ہنری ہشتم کے بولہوسانہ فسق و فجور شاہان خاندان اسٹورٹ کے مطلق عنان
عاشق تنی اور تماشا بینی اور محافل سپہر مشاکل رقص و سرود مین شب و روز مصروف رہنا
اور شاہان خاندان برنزوک کے غیر اصلاح پذیر اور لاعلاج قبیح افعال اور حرکات
ناشایستہ کا اوس زمانہ کے بادشاہون اور اہالیان دربار اور مصاحبین ذی اقتدار کے
اوضاع و اطوار پر بڑا اثر ہو جاتا تھا —

راقم کے نزدیک بادشاہان انگلستان کے خاندانون کی قدیم تاریخ مین کسی بادشاہ کے
طریقے ایسے نہین معلوم ہوتے ہین کہ جنکی پیروی سے کوئی شخص براہ راست منزل مقصود
کو پہونچ جاوے یا اوسکے اتباع سے بہرہ مند اور فیضیاب ہو سکے بلکہ بالعکس اسکے یہ اندیشہ
ہوتا ہے کہ ایسا نہو کوئی صاف طینت نیک طبیعت اونکی تتبع سے اوسی عوارض سماری
اور امراض بادہ خواری مین مبتلا ہو جاوے —

لیکن باینہمہ وہ عالی جناب گردون رکاب جنکا ذکر خیر سامعین مین گوش گذار کیا چاہتا ہون
گو کہ خاندان شاہان انگلستان سے قرابت قریبہ رکھتے ہین مگر اپنی خلقی پرہیزگاری اور
صفائی جبلی سے اون عیوب سے مبرا اور معرا ہین جنسے دیگر اورنگ نشینان سلف خالی
نہین پاے گئے ہین —

ایسے ہی سلیم الطبع حلیم المزاج ہمسے وہ کار نمایان اور امور رفاہ عام ظہور مین آئے ہین جنسے کبھی اوسکو اپنی نمایش یا خود فروشی خواہ خودستائی یا نمود مقصود نہوئی جو کام اوسنے کئے اونکا ادا کرنا اپنے اوپر مثل فرائض کے واجب سمجھا اور نہایت غور او تعمق اور امعان نظر کے ساتھہ اونکے انصرام و انجام مین ایفاء حقوق خدمت کا نہایت بلند ہمتی سے خیال رکھا۔ اس شاہزادہ عالی تبار گردون وقار کی حکایات عمری نہایت دلچسپ اور پرسوز و گداز مین جنمین کشش مقناطیسی صرف وہی لوگ نہین پاتے ہین جو تذکرہ مشاہیر کے مطالعہ اور سیر کے شائق ہین بلکہ ہر فرد بشر خواہ امیر ہو یا غریب اوسکے مطالعہ سے نہایت عمدہ پند سودمند متعلقہ مراتب خانہ داری اور کفایت شعاری حب الوطنی اور مردم دوستی حاصل کرسکتا ہے —

اس شاہزادہ عالیجاہ کے حالات کے دیکھنے سے یہہ امر صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ گو کسی شخص کا مقام قصر شاہی ہو اور سخت مشکلات غلط فہمی حاسد معاندت قلبی ارباب فساد طعن تشنیع کوتہ اندیشان بد نہاد و سخن تراشی جماعہ سست بنیاد ضعیف الاعتقاد سد راہ ہون اور خود تن تنہا ملک بیگانہ نکوئی دوست نہ یگانہ نکوئی مشیر نہ صلاحکار ہو صرف اپنی ہی عقل دقیقہ رس پر اعتبار ہو تو بہی انسان ضعیف البنیان کسقدر نیکیان اپنی ابنائے جنس کیواسطے کرسکتا ہے اور کسطور سے معاقد بالایخل اپنی ناخن تدبیر سے کھول سکتا ہے پس ایسے شاہزادہ فرخ نہاد عالی نژاد کا تذکرہ کیونکر نہ ہر دل عزیز اور خوب ہو کیون نہ دلچسپ اور سبکو مرغوب ہو ہم رعایا خیرخواہ کی رہنمائی کے لیے اونکے امورات اہم خلائق چراغ ہدایت ہین ہمکو لازم بلکہ الزم ہے کہ اونکو اپنا دستور العمل بنائین بدل و جان اونکی تعمیل مین سعی بلیغ عمل مین لائین —

خاندان شاہی سے ایسے شخص کے حالات کی تفتیش و تصحیح جسکا چہلم تک نہوا ہو اور خاک گور بادل صد چاک ہنوز سرد نہوئی ہو ایک ماتم تازہ ہے کیونکہ جن واقعات اور گذشتہ حالات سے اوسکا تذکرہ مرتب کیا جاتا ہے وہ تاحیات اوس عالی صفات کے گوش عقیدت کوش کافۂ انام اور خاص و عام تک نہین پہونچتے ہین بلکہ بعد وفات بہی عرصہ دراز تک واقعات قابل تحریر اور حالات بسا اوقات خانہ کے مثل نو عروس حجاب آلود کے حجلۂ خفا مین ایسے مخفی رہتے ہین

چشم دوات نمناک اور سینہ قلم چاک ہے ۶ اگست ۱۸۴۴؁ عیسوی کو یعنی ۱۰ روز بیسویں رونق بخش عالم ظہور ہوا تھا —

یہہ وہ زمانہ تھا جبکہ فرنگستان کی تمام سلطنتیں جدال و قتال باہمی سے فارغ البال ہو کر کاروبار امن و امان میں مصروف تھیں اور اسوقت نپولین اعظم سنٹ ہلینہ کے محبس میں مقید ہو کر بحراست دربانان خرد مس تاج دبوابات نوابیہ مزرع اپنے انجام بے ہنگام اور انقاد نافہام پر غوض و خوض کر رہا تھا اور اسی عرصہ میں ہوا نان بطانیہ ملک ہندوستان میں پنڈاریوں سے معرکہ آرا تھے اور اسی عہد میں رسم قبیح ستی ہونیکا برلب دریاے گنگ اوسکی موجون میں بہا دیا گیا تھا —

آج تک بہت سے لوگ ایسے زندہ ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں سے وہ روز سعید دیکھا ہے جدن شاہزادہ البرٹ تولد ہوے تھے اور اونکی میلاد کی خوشی میں تمام سلطنت سیکس کوبرگ گاتھا مین شاداک مبارکبادی کی نہریں بہتی تھیں ہر طرف مسرت و انبساط کا سامان تھا ہر کوچہ گلی فرط خورمی سے رشک گلستان تھا لالہ رخونکے چہرے خوشی سے لال تھے نونہالان چمن مسرتسے باغ باغ ہو کر نہال تھے عندلیب شاخ گل پر پھولی پھولی نہیں سماتی تھی خوف خزان سے بیخطر گلچین سے نڈر ہو کر اپنے زمزمے سناتی تھی مگر کمال حسرت و الم سے ہمارا قلم یون بھی اشکریز غم ہے کہ انہیں لوگون نے وہ بھی روز غم اندوز دیکھا جبکہ عین شباب میں گلچین قضا و قدر نے اوس نہال گلشن امید کے گل حیات کو قلم کیا کیا بیان کیجیے کیسا ستم کیا بقول اگلے مصرعہ

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد ٭ اس حادثہ جانگداز اور واقعہ روح فرسا سے ایک عالم کی نظر میں عالم تیرہ و تار ہو گیا تیر الم سینونکے پار ہو گیا مگر اس غم سے دنیا میں کون چھوٹا ہے اس قزاق نے ہزارون قافلون کو یون ہی لوٹا ہے —

جناب شاہزادہ مرحوم کے روزنامچہ سے ہویدا ہے کہ بدو سال سے اس نونہال کے لوگون کو یہہ خیالات تھے کہ کسی نہ کسیدن انکی نسبت اپنی خالہ زاد بہن سے ہو گی بلکہ کوبرگ کی دایہ خانہ مین اکثر اسی امر کا چرچا رہا کرتا تھا ہر ایک یہی بات کہا کرتا تھا آپس کی مراسلت جو اکثر اونکے درمیان اپنے اپنے اطفال کی نسبت ہوا کرتی تھی اوسمین البرٹ کی نسبت یہہ تحریر رہا کرتا تھا کہ البرٹ بڑا

پیارا بچہ ہے خدا اسکو چشم بد حاسد سے محفوظ رکھے کیسی بڑی بڑی آنکھین لال لال بال ہین
ماشاء اللہ کیسے ابھرے ابھرے سرخ گال ہین ساتوین مہینے دانت نکلنے شروع ہوئے
اور شاہزادہ اپنے پانون سے کھڑا ہونے لگا اور دسوین مہینے امان بابا بولنے لگا —

شاہزادہ البرٹ کی والدہ اونکو بہت پیار کرتی تھین ہر دم اونھین کا دم بھرتی تھین شب و روز
اونکی پرورش بڑے ناز و نعم سے فرماتین ایک لحظہ اونکے پاس سے کہین اور نجاتین اتفاقاً
ایکبار جناب بیگم صاحبہ اور اونکے شوہر ڈیوک صاحب سے بسبب ایک تشکر رنجی کے افتراق
ہوگیا اور ایک دوسرے سے علیحدہ ہوکر سکونت گزین ہوا مگر اس لطف و پیار کا اثر شاہزادہ اکبر کے
دل پر کچھ بھی نہوا گو کہ یہہ امر اکثر ہوا کرتا ہے اور تجربہ مین بھی آیا ہے کہ جہان لڑکے پر زیادہ لطف
و پیار ہوتا ہے وہی لڑکا زیادہ ذلیل و خوار ہوتا ہے —

جناب بیگم صاحبہ ممدوحہ نے مقام انھین برگ کے قریب ایک قصر شاہی کو اپنا مسکن بنایا
اور آخر کار اوسی گوشہ گزینی اور عزلت نشینی مین اس دار فانی سے سفر آخرت فرمایا لہذا ابچونکی
پرورش اونکی جدہ ماجدہ نے فرمائی تعلیم و تربیت مین بڑی دقت اوٹھائی —

ایک تو کوبرگ کی بیگم صاحبہ اور دوسرے گاتھا کی بیگم صاحبہ تھین جناب ملکہ معظمہ ام اقبالہا
کوبرگ کی بیگم صاحبہ کی نسبت ارقام فرماتی ہین کہ وہ نہایت ذہین اور ذکی الطبع اور مردانہ
مزاج تھین اور دوسری بیگم صاحبہ غضب کی خوش طبع اور خوش مزاق تھین ہر ایک سے انس
رکھتین اور انتہا کی عنایت فرماتین پرہیزگاری اور نیک طینتی اونکی مشق رہتی ہر طرح سے اونپر
لطف پروردگار تھا اس رسالہ مین بھی اونکا ذکر خیر جابجا آیا ہی موقع موقع سے اونکا حال بھی راقم نے سنایا ہے

غرضکہ ان لڑکے بالونکی پرورش مین جو تبدل و تغیر واقع ہوا وہ عجائبات سے شمار کرنا چاہیے کیونکہ جناب
شاہزادہ البرٹ کے مزاج کی عجیب کیفیت تھی اندنون غصہ کی کثرت تھی دایہ خانہ مین سب
لڑکونکو مارتے تھے رونے اور ضد کرنے مین ہمت نہارتے تھے خود رائی دماغ مین سمائی تھی
ایم فلار سجٹر صاحب اونکے اتالیق کا قول ہے کہ اگر اونھین دھمکا کر خفگی سے ڈرا کر کسی امر کی
ممانعت فرماتے وہ ہرگز نمانتے بلکہ ضد سے وہی کام کئے جاتے —

برخلاف اس ملک کے شہزادونکے جہد و شعور سے کسیطرحکی تعلیم و تربیت نہین پاتے ہین

آخر کو سن بلوغ و شباب اور پیرانہ سالی مین مثل گذرے اونکے خوشامدیون اور
ناموں سکے مصاحبت مین گرم صحبت ہو کر غرق دریاے توجہات و تعصبات اور
ضعیف الاعتقادی ہو جاتے ہین شاہزادہ موصوف کی تعلیم و تربیت کا اہتمام سن
چہار سالگی مین ایم فلار سجنٹر صاحب سکے سپرد ہوا تھا شاہزادہ صاحب کی صغر سنی سے
ایسی طبیعت تھی کہ عورات کی حفاظت مین رہنے سے نفرت تھی لہذا یہہ تبدیلی اہتمام
تادیب او نگرانی استاد جدید کی بغایت مرغوب ہولی آخر کو یہی تربیت نہایت خوب ہولی
جب کسیقدر سن اور زیادہ ہوا تیزی طبع اور ذہانت او محبت کا دفور ہوا اوقیانی اور عالی حوصلگی
اور خلق عام سکے آثار کا ظہور ہوا صفات حمیدہ اور عادات پسندیدہ کی روز بروز نشو و نما تھی
خوبیون کا ظہور نیکیون کا دفور ہر لحظہ پیدا ہوا صفائی طبعون اور معصومانہ تعمرات خطا اور اپنی
شوخی سے نادم اور پشیمان ہو جانا اونکی ایک تصویر سے جسکو خود انھون سنے اپنے
دست مبارک سے اپنے روزنامچہ مین صرف چھہ برس کی عمر مین کھینچا تھا عیان ہے
اوسکے دیکھنے سے جو لطف حاصل ہوتا ہے وہ خارج از بیان ہے اس کم سنی مین
جبکہ اون سکے خیالات کی یہہ بلند پروازی اور اپنے مزاج اور طبیعت پر یہہ حکمرانی تھی
کہ اپنا عیب و صواب خود انکو معلوم ہو جاتا تھا تو عالم شباب اور سن تمیز مین اونکے کیسے خیالات
عالی ہونگے اسی سے قیاس کر لینا چاہیے چنانچہ اوسکے روزنامچہ کا ایک مختصر سا نتخاب ہے
جو حقیقت مین لاجواب ہے اور جو مقام پر بے محل اور خالی از لطف ہوگا ضبط تحریر مین لاتا ہون جناب
شاہزادہ مرحوم سکے گذشتہ حالات پارینہ واقعات سناتا ہون —

۲۶ جنوری ۱۸۶۲ عیسوی کو ہم سب لڑکے اپنا اپنا آموختہ یاد کرتے تھے مگر مجھسے نہ یاد ہو سکتا تھا اسلیے
مین رونے لگا اور کھانا کھانے کے بعد مجکو کھیلنے کی اجازت بھی نملی کیونکہ مینے اپنا پچھلا سبق نہین
سنایا تھا اور رونے لگا تھا اوسوقت پر شخص آیا اور زبان فرانسیسی مین ہم سے اوس سے
باتین ہونے لگین اوسکے تھوڑی دیر سکے بعد چھوٹا لڑکا نسل آیا اور کسیقدر سیاہ کھریا لایا اوس سے
ہمنے بڑی خوبصورت تصویرین کھینچین —

۱۱ فروری کو مجھے آموختہ سنانا تھا مگر مین نچاہتا تھا کہ سناؤن یہہ بات مناسب نہ تھی اور اس مین

صرف میری ہی شرارت تھی

۱۰ اپریل کو مجھسے اور میرے بھائی سے لڑائی ہوئی ہرچند یہہ بات مناسب نہ تھی —
اس صغر سنی مین جو خطوط اس شاہزادے نے لکھے ہین خالی از لطف نہین ہین
اون سے صاف واضح ہوتا ہے کہ یہہ شاہزادہ کس سلاست اور عبارت صاف سے اپنے
خیالات کے ظاہر کرنیکا ملکہ رکھتا تھا منجملہ اونکے ایک مختصر سا رقعہ رقمزدہ کلک جواہر سلک
شاہزادہ موصوف کا ذیل مین لکھا جاتا ہے —

سنہ ۱۸۶۸ عیسوی — پیارے باپ — پرسون ہم سب متفق ہوکر ہوف مارشل کو دیکھنے گئے تھے
اور کل اور کرنیل کو — اون کے مکان بہت عمدہ اور صاف وستھرے تھے — مجکو گوشہ خاطر سے
فراموش نفرمائیگا اور کبھی کبھی یاد کرتے رہیگا اور جسوقت تشریف لائیگا میرے واسطے
ایک گڑیا جسکا سر ہلتا ہو ضرور لیتے آئیگا فقط آپکا کمترین البرٹ —

بعض اوقات اس بچہ سے مردون کیسے امور ظہور مین آتے تھے جنکو دیکھکر لوگ آئینہ وار
حیران رہجاتے تھے گو اس عمر مین کھیل کود بچون کو بہت مرغوب ہوتا ہے مگر شاہزادہ
خوشخصال مہر جمال کو جب دیکھا محنت شاقہ اور تحصیل علوم کا مائل پایا اون کے استاد ادیب
خوش نصیب اونکی رغبت اور محنت کے بارہ مین ارشاد فرماتے ہین کہ شاہزادہ کوئی نہ کوئی کام
کرتے رہنا لوازمات بلکہ منجملہ ضروریات سے سمجھ لیا تھا تقسیم اوقات ہر ایک امر کے انضباط کا
چودہ برس کے سن وسال سے اوسکو خیال تھا اپنی مطالعہ کی اوقات کو یون منضبط کیا تھا کہ تمام
ہفتہ کے ایام اور گھنٹے ہر علم وفن کے مطالعہ اور تحصیل کیواسطے علیحدہ علیحدہ منقسم کی تھی مگر اس سے
یہہ خیال نکرنا چاہیئے کہ وہ ہمہ تن صرف تحصیل علوم اور اکتساب فنون ہی مین ہر وقت مستغرق رہتا
تھا اور چلنے پھیرنیکی صحت بخش آزادی سے غافل تھا جس سے بچون کے اجسام کو نشو نما ہوتی ہے یا اس سن و
سال کے لڑکے جو لہو ولعب مین مصروف رہتے ہین اونسے آگاہ نہ تھا لیکن یہہ بات نہ تھی بلکہ
وہ ہر کھیل اور بازی طفلانہ مین ہر ایک سے سبقت لیجاتا تھا جسوقت شام کو نوشت وخواند سے فراغت
پاتا تھا پیادہ پا روزینونکے کوہستانون پر چڑھتا تھا اودھر اودھر سیر وگلگشت کیا کرتا تھا
یا اپنے والد ماجد کے گھوڑون پر سوار ہوکر میدانون کیطرف سیر کنا جاتا تھا ایک مرتبہ

گھوڑ دوڑ مین اول انعام جناب البرٹ نے حاصل کیا اور دریا بے راین مین ایک دفعہ تین میل تک پیرتا ہوا چلا گیا غرضکہ جو کھیل کود لڑکون کو جاننا چاہیئے اونسے ماہر ہوکر کمال حاصل کیا اور سب پر فوق لے گیا —

اعزاز اور عالی ظرفی کے آثار جو زمانہ آئندہ مین شاہزادہ سے ظاہر ہوے اوسکی طفلانہ بازیون سے پہلے ہی مستنبط ہوتے تھے —

کونٹ آرتھر منسڈورف جسنے عہد طفولیت سے اونکے ساتھہ پرورش پائی تھی اور بعد ازان اونکے مصاحب خاص ہوئے تھے ایک خط موسومہ جناب ملکہ معظمہ مین فرماتے ہین کہ جناب شاہزادہ البرٹ نے اپنے بہادرانہ خیالات اور دلیرانہ حرکات سے اس سن وسال مین اپنا ما فی الضمیر اظہار کیا تہا جسکو دیکھہ اور سنکر لوگون کو حیرت ہوتی تھی —

یہہ شاہزادہ عالی تبار عہد طفولیت مین بڑا حلیم المزاج اور سلیم الطبع اور فیاض تھا اگر کسی سے کوئی امر ناانصافی یا بددیانتی کا سرزد ہوجاتا تو اوسکو بڑا غیظ آتا ایکدن کا ذکر ہے کہ سب لڑکے یعنی البرٹ آرنسٹ فرڈینانڈ الکس الگزنڈرا اور چند اور لڑکے مع پال و نگہیم کے روزنیو کے مضافات مین کھیل رہے تھے کہ ہملوگون نے باہم یہہ صلاح کی کہ یہان سے متصل جو ایک قلعہ ہے اوسکے برج پر دہاوہ کرین چنانچہ ہملوگون کے دو فریق ہوگئے ایک تو دہاوہ کرنیوالے تھے اور دوسرے اوسکی حفاظت کیواسطے متعین تھے ہم مین سے ایک لڑکے نے یہہ بتایا کہ اس قلعہ کیجانب عقب ایک ایسی مخفی راہ ہے جس سے پوشیدہ قلعہ کے اندر پہونچ جاسکتے ہین اور کسیکو ہمارے جانیکی خبر بھی نہوگی اور قلعہ بلا دقت اور زحمت کے ہاتھہ آجائیگا البرٹ نے یہہ سنکر کہا کہ یہہ بات تو نیکنامی کی دلاور کیواسطے بڑی بزدلی کی ہی اور دشمن کے مقابلہ مین خلاف مردانگی ہے ہمارا کام حریف سے دوبدو اور عدو کے روبرو لڑنیکا ہی دغا و فریب سے دشمنکو زیر کرنا دلاور لیسے بعید ہے یہہ سنکر ہم سب اوسی کیواسطے ایسی جوانمردی اور دلیری سی لڑے کہ اوس رزم کی گرم بازاری مین البرٹ نے ایسی ایک ضرب میری ناک پر لگائی کہ نہایت سہمناک ہوکر جان لبو نپر آئی چنانچہ آجتک اوس زخم کا نشان باقی ہے مگر وہ شاہزادہ بعد ازان مجھکو پہچانکر بہت شرمندہ اور نادم و منفعل ہوا اپنی اس حرکت سے بہت پشیمان و خجل ہوا اور

وہی کونٹ صاحب اوس شاہزادہ کی خداترسی و ترحم و نیک طینتی کے شاہد ہین اونکے عہد
طفلی سے ان امور کا ظہور اوسکی گفتار اور کردار سے پیدا تھا خلق عام ہر صورت سے
ہویدا تھا اور ایسے ہی عادات ستودہ صفات اوسکے خوش مزاجی اور راست روی کے باعث
ہوئین جسکی تعریف مین ہر شخص رطب اللسان اور عذب البیان رہا کرتا تھا اور غربا و مساکین کے
حق مین اوسکا رحم و کرم عام تھا محتاجون کی حاجت روائی اوسکا کام تھا اون کا درد دکھہ
اوس سے سنا نہین جاتا تھا اونکو تکلیف مین دیکھکر دل بھر آتا تھا ایکدن مینے اوسے ایک فقیر کو
کچھہ پوشیدہ دیتے دیکھہ لیا اوسپر اوسنے مجھسے کہا کہ ہرگز اس امر کا ذکر کسی سے نکرنا کیونکہ دینے کے
باب مین یہہ بات یاد رکھنی ضرور ہے کہ جب کسیکو کچھہ دیوے تو اسطرح سے دے کہ کوئی اوسے دیتے نہ دیکھے—
اتفاقاً ایک روز موضع ونفس باج مین آگ لگی بہت سے مکانات جلکر خاکستر ہوگئے ازانجملہ ایک
غریب کا جھوپڑا بھی تھا جو جلکر تمام ہوا اوس بیچاریکا جیتے جی کام ہوا مگر جبتک اس شاہزادہ نے
اوسکے پاس نیا جھوپڑا بنانے کے لئے روپیہ کافی نہ بھیجہ لیا اوسکو چین نہ آیا یہہ بات قابل
غور ہے کہ چھہ برس کا سن و سال اور غربا پروریکا یہہ حال لوگونکو اس پرورش و پرداخت
سے کیا کیا دہیان تھے اوسکی نسبت بلند ہمتی اور عالی حوصلگی کے کیا کیا گمان تھے ایسے
حرکات سے لوگ جانتے تھے کہ یہہ لڑکا ہونہار ہوگا جو نہین فضل الہی سے بڑا نامدار ہوگا—
ناظرین اوراق کو تمثیلات مذکورہ بالا سے اس صغرسن شاہزادہ کی دریا دلی اور علو ہمتی کا خیال
قولاً کلام منقوش خاطر فیض آثر ہوا ہوگا مگر اب مین اوسکی شرارت اور شوخی کا بھی
تذکرہ گوش گذار کرتا ہون جو امر واقعی ہے اوسکا بھی اظہار کرتا ہون کیونکہ شوخی و شرارت کا
یہی سن ہوتا ہے کھیل و کود کا یہی دن ہوتا ہے اکثر شاہزادہ جسوقت اپنی ضد
اور خود رائی پر آجاتا اپنی بساط کے موافق شوخی اور شیطنت سے باز نہ آتا ایک دفعہ
شاہزادہ البرٹ کی دادی نے اپنے دل کا ارمان نکالنے کے لیئے سب چھوٹے لڑکون
اور لڑکیون کی دعوت کی بڑی دہوم دہام کی ضیافت کی اوسوقت شاہزادیکا سن پانچ برس کا
تھا بیگم صاحبہ نے یہہ چاہا کہ شاہزادہ بھی کسی لڑکی کے ساتھہ ہمردیف ہوکر رقص کرے
چنانچہ ایک لڑکی شاہزادہ کی ہم عمر اس امر کے واسطے تجویز ہوئی جب اور لڑکے اور لڑکیان

اپنا اپنا ناچ ختم کر چکین تو شاہزادہ کی باری آئی اسنے دفعتاً ایک ہٹ مچائی کہ اول تو ایسا بیٹھا کہ ناچنے کو کسیطرح نہ اوٹھا ہزار دم دلاسا دیا لاکھ سمجھایا بوجھایا مگر وہ کسیطرح سے راہ پر نہ آیا ایسا شور وغل مچایا کہ سارے مکان کو سر پر اوٹھایا کسیکی بات اوسکو پسند نہ آئی حتی کہ بھائی کی نصیحت بھی نہ بھائی اگر اوسمین عیب تھا تو یہی تھا جو تمام عمر اوسکے ساتھ رہا اور مرتے دم تک اوس سے نہ چھوٹا علاوہ اسکے اور سب باتین اوسمین پسندیدہ تھین اچھی اچھی صفات حمیدہ تھین مثلاً دلسوزی اور دردمندی سے کامون کو فکر وغور سے کرنا کسی حال مین استقلال کو ہاتھہ سے نہ دینا خیالات نفیسہ کی عادت اپنی ذات پر قدرت اپنے کردار اور گفتار مین نہایت حزم و احتیاط دانشوری اور ہوشمندی کے عمدہ صفات سے موصوف تھا نیک کامون مین بدل مصروف تھا اپنے برادر کلان سے بھی ان باتون مین اوسکو فوق تھا نیکوکاری اور مردم دوستی کا بڑا ذوق تھا صرف ان سب کی ضد مین اوسکی ایک ضد تھی جو ایسی خلقی اور جبلی تھی کہ جب حسب خواہش اوسکی تعمیل نہوتی تو بعض اوقات بہت سختی سے پیش آتا بارہا شدت غیظ سے اپنے جامہ سے باہر ہو جاتا مگر تاہم منجملہ اور صفتون کے خندہ پیشانی اور خلق عمیم اوسکا سب سے زیادہ تھا جو اوسکی صورت دیکھتا دام محبت مین اسیر ہو جاتا خلق کا وہ عالم تھا کہ جس سے ایک بات کی وہ بندہ درم ناخریدہ ہو گیا تمسخر اور سیر وتماشے سے بھی اوسکو ذوق تھا اور مزاح و دل لگی کا بھی اوسکو شوق تھا ایکروز کا ذکر ہے کہ اوسنے اپنے معلم علم کیمیا سے چند چھوٹی چھوٹی شیشیان جو مٹر کے دانہ کے برابر ہونگی تیزاب کبریت کے دخان سے پر کرائین اور تمام ناچ گھر کے فرش پر اسطور سے پھیلائین کہ جتنے حاضرین جلسہ تھے اوس بخار کے دماغ مین سرایت کر جانیسے نہایت پریشان ہوے سخت حیران ہوے آخرکار ایسے گھبرائے کہ آنکھین ملتے ہوے وہانسے باہر نکل آئی حضار کی بیحد سرگردانی لوگونکی پریشانی دیکھکر شاہزادہ بہت خوش ہوا مگر جب اونکے والد ماجد نے یہ ماجرا سُنا بہت ناسوہنا لڑکے پر بہت خفا ہوئے سخت زجر و توبیخ سے پیش آئے —

سنہ [illegible] عیسوی مین تعلیم و تربیت شاہزادونکی جو بسبب نکاح ثانی اونکے والد ماجد کی معرض تعویق مین پڑی تھی پھر از سر نو شروع ہوئی اوسوقت شاہزادہ کی عمر سولہ اور اوسکے بھائیکی سترہ سال تھی

البرٹ کو نوشت خواند کا اتنا خیال تھا کہ جو تھوڑا سا وقت خورد و نوش مین صرف ہوتا اوسکو بھی بےسمجھے کہ مفت مین ضائع ہوا جو علم و ہنر سیکھنے مین مصروف ہوتے کبھی اوسمین ناغہ نکرتے کھیل کود بھی جو باعث تندرستی اور توانائی ہین ہرگز نہ ترک کیے جاتے اس شاہزادہ کو علم موسیقی مین ایسا کمال حاصل ہوا کہ عمدہ عمدہ گیتون کے اختراع کا ملکہ ہو گیا —

خلق و محبت انس و مروت شاہزادہ مین اسقدر زیادہ تھا کہ اگر اوسکو اور کوئی کمال بھی حاصل ہوا ہوتا تو بھی اوسکی عادات پسندیدہ اور صفات حمیدہ ایسی تھین کہ اوسکو بے عیب اور مستند مین قرار دینے کے لیے کافی اور وافی تھین غرضکہ اوسکے خلق و محبت کے بارہ مین کہان تک خامہ فرسائی کیجیے اپنے عزیز و اقارب سے جو اوسکو موانست دلی اور الفت قلبی تھی وہ اون خطوط سے ظاہر و باہر ہے جو اوسنے اپنی والد ماجد اور والدہ صاحب کے حضور مین ارسال کیے ہین اونکے مضامین سے صفائی قلبی اور بے تکلفی دلی صاف عیان ہے جو محبت اور الفت اوسکو اپنے برادر کلان سے تھی اوسکی کیا حاجت بیان ہے سب جانتے ہین کہ جب شاہزادہ کا نکاح ہوا تو دونون بھائیون مین افتراق ہوا شاہزادہ کیو یہہ امر نہایت شاق ہوا اور جدائی نے ایسا ستایا کہ دم لبون پر آیا مگر اوسکی اس محبت اور خلق عام کا یہہ نتیجہ ہوا کہ وہ لوگ اوسکے لڑکپن مین ہنسی سے کہتے تھے کہ کسی نہ کسی دن اسکی نسبت خالہ زاد بہن سے ہو گی وہ آخر کار ظہور مین آیا کہ جناب شاہزادی وکٹوریا کا بھی دل انکی طرف مائل ہوا فضل الہی شامل ہوا میلان طبیعت نے اپنا رنگ دکھایا محبت نے نقشہ جمایا جسوقت کہ شاہزادی ممدوحہ کی تخت نشینی کا وقت آیا تھا اوسوقت تو الفت نے اور ہی سماد کھایا تھا جناب شاہ ولیم چہارم کب تک تخت نشین رہتے زینت بخش تاج و نگین رہتے آخر کار ایک روز جانسوز سفر آخرت پیش آیا اس جہان گذران سے لاولد ملک عدم کو کوچ فرمایا پھر تو وارث تخت و تاج کا کون محتاج تھا خداوند کریم اپنے لطف عمیم سے جناب شاہزادی وکٹوریا کو سلامت با کرامت رکھے سب لوگون کی نگاہ طلوع آفتاب جلال اقبال سے انھین پر پڑتی تھی تمام عالم اس بات پر متفق اللفظ و البیان تھا کہ سوا اسے شہزادی کے اور کسیپر مالک سریر خلافت ہونیکا گمان تھا اودہر تو لوگ اس سلطنت وسیع کے کاروبار کی عظمت و شان کو دیکھتے تھے اودہر اوس شکیل و جمیل

جوان بخت وجوان سال خاتون فرخندہ خصال کو جو سلطنت انگلستان مین سب کا
سرتاج ہونیوالی تہی دیکہہ کر کہتے تہے کہ الحمد للہ ہمہ ثروت و اقبال ہمہ حشمت و جلال
خداوند کریم اسکو صدہا سال سلامت باکرامت رکہے کوئی کیسا ہی مستقل مزاج اور
جفاکش ہو جب تاج شاہی اسکے سر پر رکہا جاتا ہے تو ضرور سر جہکا رکہتا ہے اسلیے اوسکے عزیز
اقارب اور اہالی خاندان کو یہی گمان تہا اسی امر کی فکر دامنگیر تہی ہر وقت اسیکا دہیان
رہتا کہ مہمات ملک داری اور کاروبار سلطنت اور سیاست امور ریاست کیونکر سر انجام پاینگے
اسپر یہ بار ناز کہ بانوے سعادت مند خدم و حشم سے کسطرح رو بانصرام لائینگے بالفرض اوسکے
کارخانہ داری مین خلل آجائیگا پہر کیونکر یہہ کام انصرام پائیگا کوئی ایسی تدبیر ہوتی کہ جس سے
مہمات و مہم ثواب استعداد اور مناسبت بخشی ہوجاتی رفاقت اور موانست سے کسی مونس
غمگسار کے اونکی طبیعت کبہی نہ گہبراتی شاہ ولیم نے جو انگریزی عادات و رسم و رواج
اور اونکے حرکات و سکنات اور طریق نشست و برخاست سے بخوبی واقف تہے بکمال خوض و غور اور
بہ اندازہ سے پرنس البرٹ کے رفتار و گفتار اور طریق کردار کے صغر سنی سے نگران تہے
یہہ تجویز کیا کہ یہی گل رعنا اوس صدر کے ہم پہلو ہونیکے لایق ہے اور شہزادی وکٹوریا کا زوج
صاحب تاج اس سے بہتر اور کوئی نہوگا چنانچہ بسبیل تذکرہ انہون نے اسبات کا ذکر اپنے
بہائی شاہزادہ البرٹ کے والد ماجد ڈیوک کوبرگ سے کیا وہ اسکو سنکر نہایت خوش ہوے
بعد چندے جناب ڈیوک موصوف کسی اور غرض خاص سے ۱۸۳۶ء عیسوی کی فصل بہار مین
مع اپنے دونو صاحبزادون البرٹ اور ارنیسٹ کے عازم انگلستان ہوے ظاہرا کوئی اور
سبب اس سفر کا بجز اسکے معلوم نہوتا تہا کہ ان دونون شہزادون کی ملاقات مسرت
آیات شاہزادی وکٹوریا سے کرائین کسی صورت سے انکی صورت اونکو دکہائین ادہر
شاہ ولیم چہارم شاہزادے کے چچا نے جو ابتک بقید حیات تہے اور جنکے خیالات اوس
شاہزادی کی نسبت سے کچہہ اور ہی تہے یا اس نظر سے کہ جو بات کسیکے دہیان مین
نہین آتی اگر کوئی اوسے سوجہا دے تو بہی وہ اسکا خیال نہین کرتا ہے اس امر مین سعی
بلیغ عمل مین لائے کہ ڈیوک کوبرگ انگلستان مین حتی الامکان نہ آسکے مگر شاہ موصوف کا کوئی

عذر بدچیلہ کام نہ آیا اور ڈیوک موصوف آخر کار انگلستان مین تشریف لایا اسوقت شاہزادی وکٹوریا اور
پرنس البرٹ کا سن سترہ سترہ برس کا تھا ہر ایک کو جوانی کا امنگ اور جوش
شباب تھا ایک غیرت ماہتاب تو دوسرا رشک دہ آفتاب تھا شاہزادی نے جب البرٹ کو
دیکھا دل مائل ہوئی —

اسوقت شاہزادیکا تایا اپنے بھائی سے کسیقدر پست تھا مگر حسن و خوبی مین نہایت درست تھا جو اون
خوشرو تنومند و خوشخو تھا نہایت سادہ مزاج خلیق ملنسار ہر دل عزیز تھا نہایت صاحب تمیز [illegible]
نورانی خندہ پیشانی اقبال کی نشانی جو دیکھتا والہ و شیدا ہوتا [illegible] مبتلا ہوتا اگر [illegible]
ساتھ پیانو باجہ بجاتا یا تصویر کشی خواہ نقاشی مین مصروف رہتا تھا غرض کہ [illegible]
کسی نہ کسی کام مین وہ مصروف رہتا —

یہہ پہلا مرتبہ تھا کہ شاہزادہ البرٹ نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے ساحل انگلستان [illegible]
زینت بخشی اور چند روز تک وہان اقامت فرمائی شاہزادہ البرٹ کا مقام [illegible]
ہمراہ کینٹ کی بیگم اپنی خالہ کے رہنا اور شاہزادی وکٹوریا کے ہم سبق [illegible]
استاد سے تعلیم پانا ایک جا شب و روز شاہزادی کے ساتھ نشست و برخاست کرنا [illegible]
آمد و رفت اور محبت باہم کی اخلاص اور الفت کا اب ایک قصہ ایسا دلچسپ [illegible]
معلوم ہوتا ہے کہ الف لیلہ کی داستانون کی قدر گھٹاتا ہے اسی محبت [illegible]
انجام کار یہہ نتیجہ دکھایا کہ دونکی کتخدائی کا نقشہ جمایا —

جبتک انکا قیام انگلستان مین رہا جو خاطر و مدارات اور تواضع و تکریم اور مراتب مہمانداری
اور محفلین اور جلسے شاہ ولیم چہارم اور ملکہ اڈیلیڈ اور کل قرابت داران شاہی
کیطرف سے عمل مین آئے اظہر من الشمس ہین اور جسقدر اعزاز و اکرام منجانب ارکان
دولت و اعیان سلطنت و روسا و امرا [illegible] مقدار ظہور مین آئے وہ بھی
محتاج شرح و بیان نہین ہین —

بعد ازان شاہزادہ میزبانان عالیشان سے بقدر رخصت حاصل کر کے انگلستان سے روانہ ہو کر
بمقام [illegible] ایک مکان رفیع الشان مین فروکش ہوا اور بہ تخت نگرانی شاہ جم جاہ لیوپولڈ والی

سیاح یا مسافر سے جو اوسکے ہوٹل مین قیام پذیر ہوتا شاہزادہ کا ذکر کرتا یہہ آنکھون مین خوشی سے انسو بھر لاتا تھا اور اوس عالی جناب کے مشہور کامون اور خوش اخلاقی اور فیاضی کا ذکر اوسکو سناتا تھا اور اپنی نشست گاہ کی دیوارون پر جو تصویر بنا رکھی تھین وہ سبکو دکھاتا تھا اور خود بھی دیکھا کرتا تھا انمین ایک تصویر تو جناب ڈیوک سکیس کوبرگ گاتھا مرحوم کی دوسری جناب ڈیوک صاحب حال کی تیسری جناب شاہزادہ البرٹ کی تھی مگر ان سب مین شاہزادہ کی تصویر کو بہت عزیز رکھتا تھا اور ہر سیاح کا یہہ چشم دید بیان ہے اور اکثر رسالون مین اسکا تذکرہ آیا ہے کہ جب وہ پیر روشن ضمیر اون تصویرون کا مسافرونکو معاینہ کراتا تھا بے اختیار زار زار روتا تھا —

بعد استقامت سہ سالہ کے ماہ ستمبر ۱۸۳۶ عیسوی مین شاہزادہ البرٹ مدرسہ چھوڑکر قصبہ بان سے روانہ ہوا وقت رخصت جو لوگون کا حال ہوا باشندگان قصبہ کو مہاجرت سے ملال ہوا اور جسقدر غربا اور مساکین کو جو پرورش یافتہ بذل و نوال شاہزادہ خوش خصال کے تھے رنج و افسوس ہوا خیال مین نہین آسکتا ہے بیان مین کب سما سکتا ہے —

۱۸۳۷ عیسوی مین بعد وقوع واقعہ جانگداز وحادثہ روح فرسا جناب شاہ ولیم چہارم کی شہزادی وکٹوریا بالفضل ایزدی تخت نشین ہوئی رونق بخش تاج و نگین ہوئی سلطنت برطانیہ کے تمام رعایا برایا اونکے جلوس میمنت مانوس سے شاد ہوے قید غم سے آزاد ہوے انگلستان خوشی سے پھولا نہ سمایا ہر کمہ و مہ کا مقصد بر آیا —

جب یہہ خبر فرحت اثر شاہزادہ خوش سیر نے سُنی وہ اوسوقت بان کے یونیورسٹی مین تحصیل علوم مین مصروف تھے فوراً ایک تہنیت نامہ بکمال فرحت و انبساط بنام جناب ملکہ معظمہ کے تحریر فرمایا اپنا اظہار محبت اور جوش طبع دکھایا ہر چند کہ اوسوقت شاہزادے کے دلمین اسباب کا وہم و گمان بھی نہ تھا کہ تین برس کے بعد مین بھی مدت العمر کے لیئے ملکہ معظمہ کی دولت ابد مدت کا شریک رنج و راحت ہونگا — تہنیت نامہ مین بعد اظہار اشتیاق مالا یطاق کے جو باستماع مژدہ جان بخش تبدیل حالت ملکہ دوران سے حاصل ہوا تھا اور ادای مبارکباد و شرح و ذمہ داری ہای نمایان لوازم منصبی شاہان کے جو جناب شاہزادہ صاحب نے حوالہ قلم خود و رقم فرمایا تھا وہ ذیل مین لفظ بلفظ لکھا جاتا ہے —

میرے تہ دل سے یہہ دعا ہے خاص یہی مدعا ہے کہ احکم الحاکمین رب العالمین شاہنشاہ شاہان
مالک کون و مکان تمہارا حامی و مددگار رہے اور اپنی قدرت کاملہ سے تمکو اس مشکل اور عالی
مرتبہ کی مہمات کے انصرام کی توفیق عطا کرے تمہاری سلطنت مدت مدید تک قائم و برقرار
رکھے فرخی اور ہمایونی سے شاندار رہے اور درگاہ قاضی الحاجات مستجاب الدعوات سے یہہ
بھی دعا ہے شب و روز یہی التجا ہے کہ تمہاری کوششون اور محنتون کا صلہ حق جل و علی یہہ
عطا فرمائے کہ ایک عالم تمہارا مطیع و مسخر ہو جائے تمہاری تمام رعایا شکرگذار ہو جان نثاری پر
تیار رہو تمکو بدل عزیز جانے عقیدت سے اپنا بادشاہ مانے چونکہ شاہزادہ عالی ارادہ نے
یہہ دعائین صاف طینتی اور نیک نیتی سے بخلوص دل و یقین تھین وہ سب مستجاب ہوکر
بے کم و کاست راست نکلین اور خود شاہزادہ بنفس نفیس جناب کبریا کے حکم سے اون
ماجاہ و شان مفرح اور منتج نشان نتائج گران بہا کا باعث ہوا جنسے اس جاہ و ملک کی ساتھہ
ہماری عزیز ملکہ معظمہ دامت اقبالہا کے چراغ سلطنت کو فروغ ہوا جسکی روشنی نے تمام
پر نور کیا جلالت و حشمت مین مشہور کیا —

جب شاہزادہ عالی تبار گردون وقار کی تعلیم کافی اور تحصیل وافی قریب الاختتام ہو چکی تھی
بلکہ فارغ التحصیل ہو گیا تھا لہذا شاہ لیوپولڈ نے یہہ تجویز فرمایا اونکی رائے مین یہی آیا کہ
اب شاہزادہ سیر و سیاحت اور گلگشت مملکت معائنہ دیار و امصار فرمائے جیسے یون بھی ل
ئے تاکہ جو تحصیل علوم اوسنے کی ہے اوسکو باحسن وجوہ پختگی ہو جائے جو کچھہ کتابون مین
پڑھا ہی خواہ دیکھا اور سنا ہی وہ نگاہ سے بھی ایک نظر گذر جائے اور علاوہ برین جو خیالات
مشتغل شادی عروسی و دامادی اوسکے دماغ مین سمائے ہین وہ بھی بہل جائین —

چنانچہ ۲۰ اگست ۱۸۳۸ عیسوی کو وہ شاہزادہ عالی تبار مع رفقاء جان نثار قصبہ بان سے
بصد آن بان روانہ ہوا بارش باران رحمت الٰہی رعد کی گرج صاعقہ کی چمک بجلی کی کڑک مین ایک
ایک شب بمقام کوبلنز اور مانہیم مقام کرکے رہگرای منزل مقصود ہوے اور بعد رونق افروزی
مقام باسل کے کوہستان جورہ کی راہ سے مخیم سرادقات اقبال نے مضافات برن مین
بمقام ایلفینو نزول اجلال فرمایا اور یہان اپنی خالہ عزیزہ جناب بیگم صاحبہ کے پاس تین روز تک

بھی خوب واقفکار تھا چار و ناچار چند روز صبر کرنا مناسب سمجھا بعد ازان جب شاہ بلجیم موصوف نے اس امر کا تذکرہ اپنے بھتیجے شاہزادہ البرٹ سے کیا اونہون نے بے اختیار یہہ جواب دیا کہ جن امور کا ہنوز فیصلہ نہین ہوا اور جو معاملات طے نہین پائے اونکے بارہ مین مجھسے دریافت کرنا تحصیل حاصل ہے کیونکہ جبتک طرف ثانی کی جانب سے اقبال نہوین کسی طرح سے کچھہ نہین عرض کر سکتا —

مگر اس مقام پر ہم یہہ ضرور کہینگے کہ شاہزادہ کو نکاح کرنا بدل منظور تھا ملکہ معظمہ کے نشہ محبت مین چور تھا لیکن اس نازک موقع پر طرح طرح کے خیالات قسم قسم کے توہمات اوسکے دل محبت منزل مین گذرنے لگے کبھی دل سے کہتا تھا کہ ملکہ کا شوہر ہونا بذات خاص فرمانروا سے کچھہ فوقیت اور فخر کی بات نہین ہے کبھی خیال کرتا تھا کہ اگر حسن اتفاق سے ایسا ہوا بھی تو مجکو اپنی ذاتی عزت و توقیر کا خیال دلسے دور کرنا ہوگا کبھی یہہ سوچتا تھا کہ عقد سے جو مراتب مین درجہ مساوات کا ہے فرق آجائیگا اور یہہ رتبہ انکا ستا مین دوم شمار کیا جائیگا اگر ایسا ہوگا تو اچھا نہوگا کبھی اس اودھیڑبن مین رہتا تھا کہ ملکہ معظمہ کا خواستگار مہلت ہونا اس کار خیر مین توقف کرنا خالی از علت نہین ہے شاید اس مہلت سے اونکی غرض یہہ ہو کہ صاف صاف انکار کرنا شایان شان ذیشان بلند مکان نہین ہے لہذا یہہ ظاہر اقرار در پردہ انکار ہے کبھی یہہ اندیشہ ہوتا تھا کہ ایسا نہو کہ بعد انتظار چند سال کے یکلخت نامنظور کر کے صاف انکار کرے تو مفت مین انگشت نمائی ہم چشمون مین رسوائی ہو کبھی اس بات کا اوسکو دھیان آتا تھا کہ کہانکا بیاہ کیسا نکاح یہہ سب بکھیڑا ہی بہتر ہے کہ کوئی پیشہ ایسا اختیار کر لون کہ اوس سے اپنی اوقات بے منت غیرے بسر کر دون چنانچہ اونکے والد ماجد بھی اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ایک امید موہوم پر شاہزادہ کا شباب مفت خراب ہوتا ہے کسی نہ کسی شغل کی طرف اوسکو مائل کرنا انسب ہے —

ادہر تو یہہ خیالات اور توہمات تھے اب کچھہ ادہر کا حال سماعت فرمایئے جبسے ملکہ معظمہ نے ایسا ردکھا جواب اپنے عمو نامدار شاہ بلجیم کو تحریر فرمایا تھا اوس روز سے اونکے دل کی عجب کیفیت تھی ہر لحظہ اپنی تنہائی کا ملال ہر لمحہ اور ہر ساعت ایسے شخص کے ساتھہ عقد نکاح کی ہونیکا خیال رہتا تھا جو اس اعلے ترین مرتبہ سلطانی کے تفکرات اور ترددات

متعلقہ امورات خانگی کا مشیر با تدبیر اور دبیر خوش تحریر اور خوش تقریر ہوتا اور جو معالات
خانہ داری اور مراتب عشرت و کامرانی کا شریک اور محرم راز و نیاز واقف اسرار
نہ ہوتا جس سے کسی قدر تو امور سلطنت کے ادکار مین کمی ہوتی کچھہ تو نشاط و خرمی
ہوتی یہہ سوچ کر جو ملکہ معظمہ نے اپنی تحریر سابق پر غوض و غور کیا تو سراسر اوس مین
اپنی ہی ہٹ دھرمی پائی سوا اسکے اور کوئی بات خیال مین نہ آئی اپنی حرکت سے
نہایت پشیمان ہوئی سخت حیران ہوئی اپنے آپ کو بہت سی لعنت ملامت کی اور
اسبات پر نہایت تاسف آیا کہ مینے ایسا کلمہ کیون سُنایا چنانچہ اس موقع پر جو ملکہ معظمہ نے
ایک مقام پر ارقام فرمایا خلاصہ اوسکا درج ذیل ہے —

مین اپنی بیباکانہ تحریر اور بے محابا تقریر سے معذرت کے لایق بھی نہیین ہون بجز اسکے
کہ اوسوقت مینے صرف یہی خیال کیا تھا کہ مین ملکہ انگلستان ہون اور تن تنہا کسنگٹن مین
آزادانہ رہتی ہون اور سن بھی میرا صرف اٹھارہ برس کا ہے ابھی نکاح کی کیا جلدی ہے
ناحق بیٹھے بٹھائے پابہ زنجیر ہونا آزادی کو کھونا ہے لیکن اب مین اس اپنی عجلت سے
شرماتی ہون اب جواب صاف دینے سے پچھتاتی ہون نہایت پشیمان اور خجل ہون اپنے
کیے سے منفعل ہون کیا کہون کیسی پریشانی ہے سخت حیرانی ہے لیکن اسمقام پر یہہ
بات قابل غور ہے جبکہ ایک خاتون نوجوان کو عالم شباب کا جوش ہو اور جو قدرتی خواہشون سے
بلا خواہش مدہوش ہو نہ خود تجربہ کار ہو نہ کوئی مونس نہ صلاح کار ہو نہ کوئی شوہر سا رفیق و
غمگسار ہو نہ کوئی امور اہم مین مددگار ہو اٹھارہ برس کے سن و سال مین ملکہ ہوجائے
انصاف کا مقام ہے کیونکر تن تنہا سلطنت کا کام انصرام پائے ہر چند یہہ تحریر اب
فضول ہے اسکے لکھنے سے کیا حصول ہے مگر تاہم یہہ ایک بات قرار پائی کہ جب شاہزادہ
البرٹ جواب شافی اور قول فیصل کے مستدعی ہین تو دونون شاہزادہ سراسری طور پر انگلستان کو
تشریف لیجائین اور وہان پہونچکر جیسا ہو اوسکی تعمیل فرمائین چنانچہ جرمنی سے روانہ ہوکر
بعد طے منازل و قطع مراحل دریاے شور اونکا جہاز ساحل انگلستان پر لنگر انداز ہوا
بار دوم شاہزادہ البرٹ رونق افروز مملکت برطانیہ ہوا آمد تہ جو جو باتین نسبت شاہزادہ عالی اوقدر

کے طرف ثانی کے ذہن مین تھین وہ موبہو راست نکلین اور پہلی مرتبہ سے اس دفعہ
شاہزادہ کی ہر ایک بات مین فرق پایا گیا کیونکہ پہلے جب شاہزادہ وہان تشریف لیگیا
تھا تو اوسکے ایام طفلی تھے اور اب ماشاء اللہ نہایت شکیل اور جمیل سرو قامت سہی بالا
جوان رعنا ہوگیا تھا بلکہ جسقدر عمر نہ تھی اوس سے قدر بالا دوبالا معلوم ہوتا تھا اور لیاقت کا
تو کیا پوچھنا تھا فارغ التحصیل ہوچکا تھا اب صرف چند روز کا وقفہ درمیان تھا ورنہ ملکہ معظمہ کو
قبول و ایجاب مین کسی طرح کا پس وپیش باقی نرہا تھا۔

لارڈ ملبارن اور ملکہ معظمہ کے عمومی نامدار کی یہہ دلی تمنا تھی ہر وقت خدا کی درگاہ مین یہی
دعا تھی کہ ملکہ کا عقد کسی لائق وفائق نوشاہ سے ہوجائے۔

شاہزادہ البرٹ کی عادات پسندیدہ اور صفات حمیدہ سے بدل آرزمند تھے اور صاف
صاف کہتے تھے کہ فی الواقع ملکہ معظمہ کے لائق یہی شاہزادہ عالی ارادہ ہے اس مرتبہ
شاہزادہ البرٹ نے انتہا درجہ کی محبت اور موانست بڑہائی کوئی بات خلاف
رضاجوئی ملکہ معظمہ کے لب پر نہ آئی ہر جلسہ اور مقام مین ملکہ معظمہ کے ساتھہ
جاتا جدائی کا نام زبان پر نہ لاتا جس سے یہہ بات ملکہ کے دل پر نقش کالحجر ہوگئی
کہ شاہزادہ کی محبت صرف ظاہری نہین ہے بلکہ دلی ہے بناوٹ کا نام نہین
ظاہرداری کا کام نہین الفت اصلی ہے لیکن کوئی موقع اونکو ایسا نہ ملتا تھا کہ
شاہزادہ سے اپنی محبت کا اظہار کرتین لیکن ایک جگہہ کی بود و باش ایک مقام کی
نشست و برخاست سے کبتک ایسا موقع ہاتھہ نہ آتا آخرش ایک روز ایسا اتفاق ہوا
کہ ملکہ معظمہ کی زبان پر بکمال دانائی یہہ بات آئی کہ اپنی خواہش نکاح ظاہر فرمائی —

ایک شب کو ایوان شاہی مین بتقریب دعوت جسمین شاہزادے اور شاہزادیان اور امراء
روسا کے زن مرد بلالحاظ و پاس ایک دوسرے کے ساتھہ ملکر رقص کرتے ہین جمع تھے
ملکہ معظمہ نے اس موقع کو مغتنمات سے سمجھا اور بعد رقص کے اوس گلفام نے اپنے
دست مبارک کا بنایا ہوا ایک گلدستہ شاہزادہ کے پیش کش کیا وہ گلچین ریاض محبت اس رمز کو
سمجھہ کر باغ باغ ہوگیا مگر چونکہ اوسکی صدری بہت تنگ چست تھی اور لوتام بھی برابر پہنین خوب

چسپان تھے اسواسطے شاہزادہ اس عطیہ عظمی اور نعمت غیر مترقبہ کو اس مقام پر جہان اوسکی توقع ہونی رکھنے سے بعید تر تھا پس اوسنے فوراً جیب سے قلمتراش نکالکر صدریکو سینہ کے پاس سے چاک کیا اور اپنے دل کے پہلو مین اوس فرحت انگیز محبت خیز شگون کو بکمال جگہ دی بعد اوسکے پریوی کونسل کو اس ہونہار قرابت سے مطلع کرنا ایسا مشکل نہ تھا جیسا جانمین کو اپنا اظہار خواہش نکاح دشوار تھا۔

بعد لینے اس تحفہ جان بخش کے شاہزادہ بکمال انکسار مدائح و شکر گذار اون خاطر و مدارا اور تواضع و تکریم و لطف عمیم کا ہوا جو منجانب جمیع ارکان خاندان شاہی کے باخلاق تمام اس مرتبہ انگلستان مین ظہور مین آئے اور یہان کے قیام مسرت انجام سے جو فرحت و انبساط حاصل ہوئی اوسکا شکریہ ملکہ معظمہ سے ادا کرنے مین گرم سخن تھا کہ جناب ملکہ معظمہ نے بیباکانہ اور بلاتکلف موقع پاکر یہہ ارشاد کیا کہ اگر فی الواقع جناب کی طبیعت اسملک سے اس قدر مسرور ہوئی ہے اور کلفت دور ہوئی ہے تو کیا عجب ہے کہ آپ یہان قیام فرما ہونے اور اسکو اپنا خانہ بے تکلف تصور کرنے مین عذر نفرمائین گے اوسوقت شاہزادہ کا تبسم اور چہرے کا شرم و حیا سے عرق آلودہ ہوجانا گل رخسار پر سرخی کا آجانا آنکھون ہی آنکھون مین جواب دینا ملکہ معظمہ کی خاطر محبت ماثر کو نہایت خوب بہت مرغوب معلوم ہوا یہہ گھڑی البرٹ کی تمام زندگی مین نہایت مسرت و انبساط کی تھی اوسوقت اوسکے دل کی خوشی کا وہ عالم تھا جو ایک کامیاب عاشق کی دلکا ہوتا ہے ملکہ معظمہ نے یہہ سب حال فرخندہ فال من و عن اپنے عمو سے نامدار شاہ عالیجاہ لیوپولڈ والی بلجیم کو تحریر فرمایا اور بکمال جوشش و نشاط و فرط انبساط سے اپنے شوق اور پاک و صاف جوانی کی اومنگ محبت کی ترنگ کا مژدہ سنایا چنانچہ اوس خط کی نقل اس مقام پر مناسب معلوم ہوئی لہذا ضبط تحریر مین آئی

خط

میری سب سے پیارے چچا۔ سر تسلیم خم کرکے عرض کرتی ہون کہ اس خط کے ملاحظہ سے مجکو یقین ہے کہ آپکو بھی خوشی تازہ اور مسرت بے اندازہ حاصل ہوگی کیونکہ آپ کو ہمیشہ

میری بہتری و بہبودی مدنظر رہی میرے حال پر مدام عنایت فیض اثر رہی ہمیشہ
میرا حال فرحت اشتمال سُننے کا آپ کو شوق تھا اس امر کا نہایت ذوق تھا
ورینولا مین نی اپنا ارادہ مصمم کیا بلکہ آج صبحکو مین نی شاہزادہ البرٹ سے بھی صاف کہدیا
باستماع اس مژدۂ روح افزا کے جس گرمجوشی اور سرگرمی سے اظہار محبت اوسکی جانب
سے ظہور مین آیا کیا عرض کرون ہر امر مین اوسکو مین نی ثابت قدم پایا مجھکو امید قوی ہی کہ اب میری
فکر دور ہو جائیگی ہر ایک مراد بر آئیگی کامیابی نصیب ہوگی رنج و ملال دور ہوگا فرحت قریب ہوگی
مین نی اوسکو خوب جان لیا ہی اچھی طرح سے پہچان لیا ہی اپنے حتی المقدور اوسکی خدمتگذاری مین
قصور نکرونگی اوسکی رضا جوئی مین دست بستہ حاضر رہونگی یہہ چند ہفتے جو اوسکی صحبت مین
بسر ہوئے ہین مجھکو معلوم نہین کہ یہہ دن کب گذرے ہین اسوقت جو حال فرخندہ فال
آپکی خدمت مین گذارش کرتی ہون مجھکو معلوم نہین کہ مین نی کیا لکھا اور اب کیا لکھتی ہون
اور آئیندہ کیا لکھون الغرض مجھکو ایسی مسرت ہے کہ آپسے کیا عرض کرون لیکن ایک امر کی
التجا ہے میرا یہہ دلی مدعا ہے کہ اس راز سربستہ کا حال سوای آپکے اور چچا آرنسٹ کے کسی
اور پر تا افتتاح پارلیمنٹ کھلنے نپائے غیر سے اسکا تذکرہ مطلق زبان پر نہ آئے کیونکہ لوگ
مجھکو تغافل شعار کہین گے اور اس بات کا ملزم قرار دینگے کہ ممبران پارلیمنٹ کو فوراً کیون نہ
فراہم کیا اپنا ارادہ کسلیے نہ بتا دیا فقط آپکی کنیز جان نثار بھتیجی وکٹوریہ ریجینہ —

جب قول و قرار باہمی اور ایجاب و قبول طرفین کا معاملہ بابت کتخدائی کے دونون شاہی
بیاہنے والون مین طے ہو گیا تو ملکہ معظمہ نے پارلیمنٹ کے روبرو اور کل قوم انگلشیہ کے
روبرو اپنے راز سربستہ کے افشا کرنے مین تامل نفرمایا صاف صاف مطلب زبان پر آیا —
۱۴ نومبر کو شاہزادہ البرٹ انگلستان سے نہضت فرمائے وطن اس غرض سے ہوئے کہ اپنے
احبا اور رفقا اور بزرگون سے رخصت ہو کر پھر تشریف لادین انگلستان کو اپنے قدوم
میمنت لزوم سے رشک گلستان بنا دین اور ادہر ۲۳ ماہ مذکور کو جناب ملکہ معظمہ نے پریوی
کونسل کے روبرو سراجلاس زبان فیض ترجمان سے یہہ ارشاد فرمایا کہ مین نی آج آپ صاحبونکو
اسواسطے تکلیف دی ہی کہ اپنے اوس مقصد دلی مراد قلبی سی مطلع کرون جس سے میری رعایا کی

بہبودی اور میری آیندہ کی زندگی باعیش و عشرت بسر ہووے مین نے فی الحال یہہ عزم بالجزم
کیا ہے کہ اپنا عقد نکاح شاہزادۂ البرٹ کوبرگ گاتھا کے ساتھہ کرون اور اس قرابت
سترگ اور رشتہ مندی بزرگ کے باب مین جو مین اختیار کیا چاہتی ہون خوب خوض و غور
کر لیا ہے اور اوسکے نشیب و فراز کو اچھی طرح سے سمجھہ لیا ہے اور مجکو یہہ بھی تجویز مین وجوہ
یقین ہو گیا ہے کہ بہین تفضلات سبحانی و برکت عنایات رحمانی اس نسبت باہم کی
قرابت سے امور خانہ داری مین مجکو کمال آسانی ہوگی اور نیز بہ سہولیت حکمرانی ہوگی
میری مملکت کو مفاد ہوگا چھوٹا بڑا شاد ہوگا —

بعد ازان ڈیوک کیمبرج مرحوم نے ملکہ معظمہ کے اس عزم بالجزم کا اعلان حسب ضابطہ ہوس
آف پیرس کے روبرو کیا اور بڑی شدومد سے اس نوجوان شاہزادہ کی خوبیون اور اون کے
آباو اجداد کے اعزاز و اکرام کا بیان دوبدو کیا بعد ازین لارڈ جان رسل صاحب نے بھی ہوس آف
کامنس کے سامنے حسب ضابطہ اونکی قصد کتخدائی سے سبکو آگاہی بخشی لارڈ بایزنہ صاحب
نے جو میر مجلس وقت تھے بنظر اخراجات شاہزادہ عالی صفات کے پانچ لاکھہ روپیہ سالانہ
وثیقہ تجویز فرمایا کہ پارلیمنٹ سے سال بسال واسطے مصارف شاہزادہ خوش خصال کے
دیا جاوے مگر اسمین بعد قیل و قال بسیار کے آخر کار دو لاکھہ دس ہزار روپیہ سالانہ
قرار پایا لیکن اس قلت پر بھی کثرت راے نہو لی غالبہ آرا اسپر ہوا کہ کم سے کم تین لاکھہ روپیہ
سالانہ ضرور عطا کیا جاوے اس سے صاف ہویدا ہے کہ جبکہ ارکان سلطنت اور
اعیان دولت کو اسقدر اسراف گوارا نہ تھا تو یہہ بھی اون کو منظور نہ تھا کہ اپنی ملکہ معظمہ کے
ہونیوالے شوہر کے مدارج اور مراتب مین کمی گوارا کرین غرضکہ یہان تو انگلستان مین
یہہ اہتمام اور انتظام ہو رہا تھا مگر اب شمہ حال فرخندہ فال شاہزادۂ خوش خصال کا سماعت
فرمائیے کہ اوس نوجوان شاہزادۂ جہان نے اپنے اہل خاندان و اکابر دودمان کو جیسے وہ
عنقریب ہمیشہ کیواسطے جدا ہونیوالا تھا یہہ خبر فرحت اثر سنائی اونھون نے مبارکباد
سلامت کی دھوم مچائی جسوقت وزیر خوش تدبیر نے اشتہار فرخندہ آثار کتخدائی شاہزادہ
عالی تبار کا ملکہ نامدار سے باواز بلند سنایا جناب ڈیوک صاحب نے شاہزادہ کو محبت پدری سے

سے گلے لگایا اور اسکے بعد جناب عالیہ بیگم صاحبہ نے اوسکی پیشانی اور سر پر بوسہ دیا اور خوب پیار کیا اوسوقت ہر ادنی و اعلی کے بشرہ سے بشاشت پیدا تھی اور ہر کہ و مہ کے چہرہ سے بشارت ہویدا تھی ہر شخص یہی دعا دیتا تھا کہ والدین نوشاہ کے ارمان بر آئین مطالب دلی حاصل ہوجائین مقام ریزن سال کی جلسہ عام مین جسوقت سیکڑون حاضرین نے جام شراب ارغوانی اور کاسہ ہائے زعفرانی لبریز کرکے ملکہ معظمہ کی صحت و سلامتی کیواسطے نہایت گرمجوشی سے نوش جان فرمائے شگفتہ خندہ سے ایسا سرور مین آئے کہ ادب و آداب دربار شاہی بالکل فراموش ہوگیا ایسا نشہ کا جوش ہوا جسوقت باجے والون نے - گاڈ سیو دی کوین یعنے (خدا ایتعالے ملکہ معظمہ کو سلامت باکرامت رکھے) بجایا مبارکباد کا ایک شور مچایا ہر ایک کے چشمہ چشم سے خوشی کے اشک جاری ہوئے اس روز ہر فرقہ اور درجہ کے لوگون کو اجازت عام تھی اس جلسہ کی کیفیت دیکھنے کو بلا مزاحمت آئین اس محفل سپہر شاکل کا حظ اوٹھائین حتی کہ کل اہل حرفہ اور کاشتکار بقدر حیثیت عمدہ عمدہ پوشاکین پہن کر ہر سو شادان و فرحان ہر سمت خندان و سیر کنان پھرتے تھے اور ہزارون دعائین سلامتی شاہزادہ اور ملکہ کی دیتے تھے —

۱۰ دسمبر کو شاہزادہ عالی تبار گردون وقار مع اپنی والد بزرگوار کے اپنے آبائی مولد و مسکن سے روانہ ہوکر براے قیام چند روزہ رونق افروز گاتھا ہوا اور جسوقت قلعہ ارن برگ سے جو اوسکے بزرگوارون کا مولد تھا الوداع گویان روانہ ہوا اوس وقت تھوڑی دیر تک آثار ملال شاہزادہ خوش خصال کے چہرہ پر نمایان ہوئے ایک عالم کو سکتا تھا کچھ نہ کہ سکتا تھا اوسکی روانگی کے چند روز پیشتر ایک بڑی دہوم دہام کی دعوت سب امیرون نے کی اس روز کا ساز و سامان قابل دید تھا بلکہ دید تھا نہ شنید تھا جسوقت شاہزادہ عالیجناب قمر رکاب رونق افروز جلسہ ہوا بارہ نازنینان ماہرو سنبل مو نے جو اطلس سفید کا لباس دربر اور تازہ تر گلاب کے ہار زیب گلو رکھتی تھین شاہزادہ کا استقبال کیا اور تمام باشندگان شہر از امیر تا فقیر شاہزادہ کو رخصت کرنیکے لیے حاضر ہوئے تھے ہر شخص کی زبان پر لفظ الوداع جاری تھا رقت سے عجیب عالم طاری تھا ہر بات سے شاہزادہ عالی تبار کی محبت اور الفت کا جوش مترشح تھا اور ہر ایک کا دل فرط

ملال مہاجرت اور رنج مفارقت سے بجز آتا تھا جب ایام خجستہ فرجام شادی میمنت آبادی کی
قریب آئے تمام سامان بصد شوکت و شان ہونے لگے ۱۰ جنوری ۱۸۴۰ عیسوی کو بمقام
قصر شاہی کا نحوا جناب شاہزادہ عالی تبار کو خطاب آرڈر آف دی گارٹر کا عطا ہوا۔
یہان انگلستان مین واضعان قوانین اور مقننان نو آئین نے ایک قانون جدید یہ جاری
کیا کہ بعد کتخدائی کے جناب شاہزادہ عالی ارادہ مجاز اسکا نہوگا کہ امور سلطنت انگلشیہ مین
دست انداز ہون مگر اوس مین اس شرط کا تحریر کرنا فرو گذاشت ہوگیا تھا کہ خلاف احکام
کسی قانون مختص الامر یا مختص المقام کے ملکہ معظمہ بھی مجاز تعیین مدارج مناسب نہینگی
چنانچہ بعد نکاح کے ملکہ معظمہ نے استحقاق ذاتی عطیہ قانون کے بموجب عمل کیا اور جناب
شاہزادہ کے وہ اعزاز و مراتب قائم فرمائے جو بعد مدارج بادشاہ کے ہوتے ہین اور ایک
فرمان واجب الایقان بدین مضمون جاری فرمایا کہ جو تعظیم و تکریم ہماری بنفس نفیس ہوا کرتی
ہر اوسکے بعد جناب شاہزادہ عالی تبار کی ہوا کرے بلکہ بنظر امتیاز خاص ۱۸۵۷ عیسوی
مین اون کو خطاب پرنس کانسرٹ کا عطا کیا گیا تاکہ شاہان نزدیک و دور پر اونکی
عزت و توقیر مشہور ہوجائے۔

۸ فروری ۱۸۴۰ عیسوی کو شاہزادۂ البرٹ داخل ڈوور ہوئے اور یہان سے گیارہوان لائٹ
ڈراگونز ہمراہ رکاب ظفر انتساب ہوا اور بعد ازان اسی رجمنٹ کا نام شاہزادہ البرٹ کا رجمنٹ
مشہور ہوا لیکن اہالی پارلیمنٹ کے ایک نیا طریقہ اختیار کرنے سے ملکہ انگلستان کو گمان ہوا
کہ ایک نہ ایک روز وہ اوسکے مضر ہوگا چنانچہ یہہ آثار دیکھکر شاہزادہ بھی اندیشہ ناک ہوا لیکن یہہ
توہمات کے بادل اونکے قومی ربط ضبط کے اظہار سے فوراً کافور ہوگئے اور آخرکار
شاہزادہ عالی وقار کو انکی گرمی اخلاق اور خاطر و مدارات سے جو اون کے استقبال وغیرہ
مین ظاہر ہوئی یقین ہوگیا کہ اہل انگلستان کو اوس سے کچھ بغض و عناد نہین ہے۔

دسوین فروری ۱۸۴۰ عیسوی کو آرک بشپ کنٹربری بحاضری اعزہ و اکابر خاندان شاہی
بمقام معبد سینٹ جیمس مراسم عقد نکاح ملکہ عالی جاہ کا شاہزادہ فلک بارگاہ کے ساتھ
بجا لائے اور حسب رسم و رواج ملک کے رسومات شادی میمنت آبادی بصد شادمانی و کامرانی

ادا ہوئین مقام پارک اور قلعون سے جو توپین سلامی کی سر ہوئین اوس سے
لوگون کو معلوم ہوا کہ آج انعقاد امر ہمایون خجستہ مضمون بخیر و خوبی انجام کو پہونچا ہر کسہ
و مہ کو مسرت تازہ خوشی بے اندازہ حاصل ہوئی اوس روز مسرت افروز سینٹ جمس
کے میدان مین خلقت کا ہجوم تھا لاکھون آدمی اس تقریب کے دیکھنے کو
جمع تھے اور تمام عیب بین خوردہ چین امیر زادیان نوشاہ کی پوشاک طرز گفتار
طریق رفتار کو دیکھ کر آہو گریان او نکتہ چینیان جو اس فرقہ اناث کا دستور ہے
کرکے آپس مین قہقہا مارتی تھین شاہزادے کو چٹکیون مین اڑاتی تھین ملکہ معظمہ
کی ہمرازین لباس ہاے پر تکلف پہنے عجیب شوکت و شان سے بڑی آن بان
سے ہمراہ تھین ڈرائیڈن صاحب شاعر کا قول اوسوقت یاد آتا تھا اس مقام پر
راست راست چسپان ہوجاتا تھا جسکا خلاصہ یہہ ہے ایک غنچہ مہ جبینان پری
جمال زہرہ تمثال کا ہمراہ تھا پھر ایک اون مین زہرہ جبین نہایت حسین کم سن
الڑہ پنے کے دن نشۂ جوانی سے چور بادۂ کامرانی سے مخمور اطلس سفید کا
ملبوس اپنے ملکہ سے بغایت مانوس بدن پر آراستہ زیور جواہر نگار مرصع کار سر
پر آراستہ اوس نیر فلک خوبی کے گرد بصد ناز و نیاز مثل لحاو سان لمناز جلو مین روان تھین
اوسوقت عجیب کیفیت نظر آتی تھی جسکا لطف دیکھنے والون کی طبیعت ہی پاتی تھی اوس
ہجوم مین ملکہ معظمہ کا بدر فی النجوم تھی ہر طرف خوشی اور مسرت کی دھوم تھی —
فی الحقیقت جو عظمت و شان اس تقریب کی لوگون نے بچشم دیکھی ہے وہ ایشیائی
بادشاہونکی تزک و شان سے جلوس شاہی کے ساز و سامان سے کہین افضل تر تھی —
سنہ ۱۸۳۸ عیسوی مین جسوقت سے کہ تمام شاہان نامدار و والیان کامگار ہر شہر و دیار سے
سینٹ جمس کے میدان مین جمع ہوئے تھے اور آپس کے دیدار فرحت آثار سے مسرت
تازہ اور خورمی بے اندازہ حاصل کی تھی پھر بعد ازان کوئی ایسا جلسہ نہوا کہ پھر ویسا سامان
اور احتشام اسقدر دھوم دھام خلقت کا اژدہام نظر آتا دلکو سرور آنکھون کو نور حاصل ہوجاتا
یہہ تو مورخون نے ہیح لکھا ہے کہ جتنی شادیان بادشاہون کی انگلستان مین ہوئین کوئی

ایسی نہ ہوئی ہوگی جس مین دولہا دلہن نے اپنے اتفاق باہمی کا اسقدر رنگ اوٹھایا
ہو اپنی محبت کا مزا پایا ہو اگرچہ یہ تقریب فرحت نصیب سب سے جداگانہ یادگار زمانہ ہوئی
ان نوجوان نوشاہ و عروس نے ہزارون دعائون صدہا خیر باد کی صداؤن کے
درمیان رابطہ محبت و اسطہ الفت کو استوار کیا ایک نے دوسرے پر اپنا دل وجان
نثار کیا اور جو قول و قرار اتحاد باہمی کا وقت نکاح رہا یا کے روبرو باہم دگر ہوا تھا
اوسکو شاہزادہ البرٹ نے تا دم مرگ نباہا جیسا کہا تھا ویسا ہی کیا نتو اوسمین رعایت
مین قصور ہوا نہ اوسکی محبت مین فتور ہوا وہ شاہزادہ نوشاہ سے شوہر ہوا اور شوہر
سے بعد چندے خدا نے یہہ دن دکھایا کہ صاحب اولاد کہلایا بلکہ اوسکی اولاد
کی اولاد ہوئی جدین کی طبیعت اور بہی شاد ہوئی اور رعایاے انگلستان نے
جس ادب آداب رعب داب کے ساتھہ روز اول پیش آئی تھی اوسکو ہمیشہ
برقرار رکھا کسی امر مین فرق نہ آنے دیا —
اس مین تو شک نہین ہے کہ بعد شادی میمنت آبادی کے ہر طرح خوشی و خورمی
سے دونون اوقات بسر کرتے تھے نہایت مسرت و انبساط سے شام کو سحر کرتے تھے
دونون زوج و زوجہ کا مذاق آپس کا اشتیاق طبیعت کا ڈہنگ مزاج کا رنگ یکسان
رہتا تھا ظاہر و باطن مین فرق نہ تھا ایک کا راز دل دوسرے پر عیان رہتا تھا کبھی ایسا
اتفاق نہوا کہ اونکی رایمین اختلاف ہو ایک کی طبیعت دوسرے سے غیر صاف ہو جو امر شوہر کو
پسند وہ زوجہ کو مرغوب اور جو بات زوجہ کو منظور وہ شوہر کو مطلوب تھی ایسا اتفاق باہمی
دیکھا نہ سنا ایک دوسرے کا دلدادہ شیدا جون جون شادی کو مدت گذرتی اونکی محبت
اور بڑہتی ہر سال موانست کو پختگی ہوتی طریق بسر اوقات مین اور شایستگی ہوتی دن بدن
محبت کا جوش ہوتا ساعت بساعت الفت کا خروش ہوتا غرضکہ ہر برس ازدیاد لطف
واحسان ہوتا رابطہ اتحاد بے پایان ہوتا امورات خانگی مین باہم اتفاق ایک دوسرے کا
دمساز تھا امور سلطنت کی محنتون مین ہمراز تھا ہر امر کا اصلاح و مشورے سے
انصرام ہوتا ایک کو دوسرے کی خوشی سے کام ہوتا غرض اسی طرح سے وہ شیر و شکر سے

یکسان دو قالب ایک جان ہو کر بسر کرتے تھے شب و روز ایک دوسرے کا
دم بھرتے تھے اونھون نے لطف روحانی اوٹھایا اور ایسی آسائش جسمانی پائی کہ
تمام مشکلات زندگانی دور ہوئین مراد دلی بر آئی —

۲۰ مئی ۱۸۴۰ عیسوی کو وہ شاہزادہ عالی نسب والا حسب یعنے برادر معظم آنخ کوم البرٹ کا
اس عیش و عشرت مین ان دونون کو چھوڑ کر انگلستان سے اپنے وطن مالوف کو روانہ
ہوا اور شاہزادہ البرٹ کو اب معلوم ہوا کہ انگلستان میرا مکان ہوا پس شرط خدمت
مقتضی اسکی ہے کہ جو جوہر گران بہای لیاقت معدن طبیعت مین نہان ہے اسکو عیان
کیجیے جو عمدہ باتین دلمین ہین اونکو بیان کیجیے اس ملک کی بہبودی کا خیال جہان بطیب
خاطر مسکن گزین ہوا تھا ضرور ہے اور عالی ہمتی سے یہہ بات بہت دور ہے کہ ہم وہاں کی
رعایا کو بھول جائین صرف عیش و عشرت مین اپنا دل لگائین چنانچہ اسکا اوسنے بہت خوب
اہتمام کیا آخر کار باحسن وجوہ اسکا انصرام کیا ۔

جو جو مصائب شاہزادہ عالی تبار کو اپنا مولد و مسکن اور عزیز و اقربا و دوستا و احبا کو چھوڑ کر پیش آئی
اگر شمہ اوس کا بیان کیا جائے تو حیطہ تحریر مین نہ سما سکے مگر اون کا شمار اون لوگونکی
نگاہ مین جو معاملات شادی بہمنت آبادی کو کاروبار تاجرانہ و امور بیوپارانہ تصور کرتے
ہین اور یہہ سمجھتے ہین کہ شاہزادہ نے اس معاملہ مین بڑا کیا ایک تجارتی تبادلہ
کیا اگر اس کم مایہ جرمنی کے شاہزادے نے اپنی عزت و آبرو اور آزادی کا تبادلہ
انگلستان کی شوہر ہونے سے کیا تو بہت اچھا کیا اس معاملہ مین کچھ خسارہ نہوا بلکہ نفع
حاصل ہوا اپنی گھر کی جو عزت و حرمت تھی وہ اپنے ہی گھر مین رہی اور ایک شاہزادی
مالک تخت و تاج منافع مین ہاتھ آئی —

جو لوگ کہ شاہزادہ البرٹ کی محبت اور رحم دلی غربا کی ہمدردی و دلسوزی سچے خیالات عمدہ
عادات کو جانتے ہین اوسکی عالی ہمتی اور حب الوطنی کو پہچانتے ہین اونکو اس بات کا یقین
ہوگا کہ شاہزادہ عالی ارادہ اپنے وطن آبا و اجداد کے مسکن سے کسقدر الفت رکھتا تھا
اور جہان وہ پیدا ہوا تھا ایام طفلی مین کھیل کود کر بڑا ہوا تھا وہان کی کس درجہ کی محبت رکھتا تھا بلحاظ

وہان شاہزادہ ذی شان وہان کا خیال مد نظر رکھتا تھا اوسکی بہبودی اور بہتری کا دہیان آٹھہ پہر رکھتا تھا کسی دم وہان کی فکر سے اوسکو خالی نپایا ہر لحظہ انہین کے خیالات مین اوسنے اپنا زیادہ تر وقت گنوایا۔

سودی صاحب کا قول ہے کہ اس بات سے انکار نہین ہوسکتا کہ جب ہمکو اتفاقات بدولت کی طرح ہماری اصلی سرزمین سے نکالکر دوسرے مقام پر لگاتے ہین یا مثل سرسبز شاخ کی اصلی درخت سے قلم کرکے اور جگہہ نصب کرتے ہین تو دلکو کیسا ناگوار طبیعت کو دشوار گذرتا ہے اور تمام عمر اس کوہ غم کو اوٹھانا پڑتا ہے ابتدا مین تو ایسا صدمہ نہین ہوتا ہے مگر بعد چندے جب درد والم سے زخم گہرے ہوجاتے ہین کیا بیان کیجیے کیسا ستاتے ہین مشکل سی اندمال ہوتا ہے گو کہ مرہم تسکین کا استعمال ہوتا ہے مگر اونکا عجیب حال ہوتا ہے نشان باقی رہجاتا ہے مثل خط تقدیر کے اوسکو کون مٹاتا ہے سچ ہے جسکا وطن چھوٹ جاتا ہے اوسکا غم سے دل ٹوٹ جاتا ہے جو اشتیاق اور جوش محبت مکان پر معلوم ہوتا ہے وہ ہرجا سے رفتہ رفتہ کم ہوجاتا ہے نہ اس امر کی آرزو نہ اسباب کی جستجو رہتی ہے کہ کوئی اوس سے محبت اور پیار کرے اپنی جان اوسپر سے نثار کرے نہ اپنی بیکسی اور تنہائی پر رونا آتا ہے نہ ملک غیر سے جی گھبراتا ہے کیونکہ یہہ امر اوسیوقت تک رہتا ہے جب آدمی اپنے وطن سے جدا ہوتا ہے عزیزونکی محبت مین جان کھوتا ہے جب بچھڑنا پڑا اکثار روزگار کے پنجہ دہار مین آتا ہے آخرکار چارونا چار دل کو صبر ہوجاتا ہے۔

انگلستان مین چندروزہ قیام کے بعد شاہزادہ عالی تبار ترتیب قواعد و ترکیب ضوابط انتظام سلطنت برطانیہ مین ہمہ تن مصروف ہوا چونکہ وہان کے قوانین سے ناواقفیت اور وہان کے آئین سے اجنبیت تھی اس سے ضرور ہوا کہ اونکا مطالعہ کیا جاوے چنانچہ اس امر کے دریافت حال کے لئے مسٹر سیلوین صاحب کی جو قانون دانی مین یگانہ یکتاے زمانہ تھے شاگردی اختیار کی اور بدل وجان مصروف ہوکر اون اصول کو حاصل کیا اور تمام رموز قوانین اور امور سلطنت کو معلوم کرلیا۔

ہرچند کہ بعد عقد نکاح کے تمام سامان عیش وعشرت کے مہیا تھے مگر شاہزادہ کو وہی بے لطفی

اور غرض تمام عمر شریک جان تھا جس وقت اوس نے یہان اقامت اختیار کی وہ
موقع نہایت نازک اور ایک تھا شاید کہ خاندان شاہی سے کسی کو ایسی مشکلات کا سامنا
نہوا ہوگا یہہ تو سب جانتے ہین اس امر کو بہی جانتے ہین جیسا ڈی اسرائیلی صاحب نے
لکھا ہے کہ وہ اپنی ملکہ کا شوہر تھا اور ایسے شخص کا والد تھا جو اوسکے بعد پھر بادشاہ ہونیوالا
تھا اور ایسی سلطنت کا مشیر با تدبیر تھا جسکے باشندون کے روبرو اوسکا عدم وجود یکسان
تھا کیونکہ اسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے کہ امور سلطنت مین وہ مجاز دست اندازی تھا گو ملکہ معظمہ
کوئی امر بدون صلاح و مشورہ سے اوسکے نکرتی تھین لیکن یہہ امر بھی انگلستانکو ناگوار طبع ہوا
ہرچند بجز وفاداری اور جان نثاری کے کوئی امر ظہور مین نہ آیا خاندان شاہی کے ہمیشہ مطیع
فرمان رہے ملکہ معظمہ پر دلسے قربان رہے لیکن اس موقع پر اونکو بھی حسد نے گھیرا سب
نے اطاعت سے منہ پھیرا شاہزادہ البرٹ کے حالات اور روزمرہ کی عادات کے نگران
رہنے لگے اوسکے کردار اور گفتار کے جویان رہنے لگے اسکا اثر شاہزادہ عالی گہر پر ایسا
ہوا کہ اونھون نے صلاح و مشورہ سے ہاتھ کھینچ لیا خفیہ یا علانیہ کسی بات مین دخل ندیا گو یہہ
کنارہ کشی عرصہ تک نہ چلی کیونکہ امور سلطنت انتظام مملکت مین ارکان دولت اوس کو
واقف کار نہ سمجھتے تھے اور کار سیاست اہتمام ریاست مین اوسکی صلاح نہ لیتے تھے مگر یہہ فعل
باشندگان کا اس غرض سے تھا کہ قوم انگلشیہ اوسکو بیگانہ وار جانے یا اوسکی حکومت کو نمانے
بلکہ بالعکس اسکے تمام اہل خاندان کی تعظیم و تکریم بجالاتے تھے اطاعت فرمانبرداری سے سر نہ
اوٹھاتے تھے شاہزادہ کی گفتار و رفتار ظاہری اوضاع و اطوار آئندہ کے نشیب و فراز امور
خانہ داری کے امتیاز کو بصد شوق اور ہزار ذوق اوسیطرح دیکھتے سمجھاتے تھے ہر ایک بات کے نگران
رہتے تھے مگر باوجود ان سب باتون کے شاہزادہ کیواسطے وہ وقت نہایت نازک تھا اور بڑی
بڑی آزمایش امتحان کی کاہش اوسکو درپیش تھین اور اسمین شک نہین ہے کہ ملکہ انگلستان کے
شوہر کو ہزارہا آدمیون کی نگرانی مین بلا کسی قدرت اور اختیار اور لوازم منصبی کے اقتدار کے رہنا
سخت دشوار تھا نہایت ناگوار تھا گو کہ شاہزادہ کی رائے آزادانہ ہر امر مین مسلم و تدبیر
عاقلانہ اور خیالات وسیع و فرزانہ قابل تسلیم تھے اور ہر بات مین اوسکی تدبیر نہایت درست

اور ہر امر مین تجویز نہایت چست بڑا اوکی ذہن مین تھا سچ تو یون ہے کہ غضب کا ذہن تھا
لیکن جب اونکے اظہار کا موقع آتا بغیر خوض و غور کے اونکا افشا برملا نکرتا جبتک
کسی بات کو خوب سمجھہ نہ لیتا یہی جودت طبع جوش فہم وذکا سے بغیر تامل اور پس و پیش کے
جواب نہ دیتا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا اس فکر کو بھی طرح پہچانتا تھا کہ بسبب قرابت ملکہ معظمہ کے
جو لفظ وہ زبان پر لاویگا لوگون کو فوراً یہہ خیال آئیگا کہ ضرور ملکہ معظمہ نے فرمایا ہے
تب یہہ شاہزادہ اپنی زبان پر لایا ہے پس اوسکی نسبت ہر ایک اپنی اپنی رائے لگائیگا طرح طرح کا
حاشیہ چڑھائیگا نتیجہ یہ ہوگا کہ اصل مطلب فوت ہوجائیگا لہذا جو مشورہ دیتا اسمین اسبات کو
پہلے خوب سوچ سمجھہ لیتا کہ ایسی اصلاح ہو جسمین اہل انگلستان کی فلاح ہو لوگونکو اس امر کا گمان
نہو اسبات کا دہیان نہو کہ یہہ تو کسی باشندہ ملک غیر کی تابع ہے کسی بیگانہ کی طبع آزمائی ہے
ضرور کسی اور کی سوجہائی ہے اسلیے کیونکر قابل تسلیم و پذیرائی ہے حالانکہ جو ذمہ داری
اور جوابدہی متعلقہ امور سلطنت کی سلاطین کو ہونا چاہیے وہ سب اوسکو حاصل
تھیں مگر کوئی کام خاص اوسکے ذات ستودہ صفات سے متعلق نہ تھا باہمہ اوسپہ یہہ کیفیت
تھی ایک انار و صد بیمار کی صورت تھی اوسپر طرہ یہہ تھا کہ جب کسی تجویز یا تدبیر کا
اظہار ہوا کرتا اسبات کا ضرور خیال رہتا کہ مبادا لوگ اوسکو برعکس نہ سمجھین عوام یہہ وہم
نہ لائین کہ ابتو شاہزادہ مختار الملک ہوا چاہتا ہے تمام امور سلطنت اپنے قبضہ اقتدار مین لاسکے
مین اختیارات حد درجہ بڑہا رہے ہین قبل عقد نکاح کے بھی ایسے خیالات پیرامون خاطر
والاصفات رہا کرتے تھے اور جبسے کہ انگلستان مین قیام ہوا تھا تب سے تو اور بھی
فوج افکار کا چارون طرف سے اژدہام ہوا تھا جو کام کرتا نہایت خردمندی سے اوسکا انصرام کرتا
لوگون کی نکتہ چینی خوردہ بینی کا بہت لحاظ رکھتا کہ ایسا نہو کہ زبان من تشنیع دراز ہو فضول گوئی
اور شرارت خواہی باز ہو مگر عوام کی بدلگامیون اور ہرزہ درائیون سے محفوظ رہنا سخت
دشوار تھا اب ہم ایک تحریر شاہزادہ با توقیر کی جس سے اوسکے حالات طرز لقیہ
بسر اوقات اثنار قیام انگلستان کے واضح ہوتے ہین ذیل مین درج کرتے ہین ——
جسوقت سے شاہزادہ البرٹ نے قصر شاہی انگلستان مین بحیثیت شوہر ملکہ معظمہ کے

قدم رکھا تھا اسباب کا ہر وقت دقیق خیال کیا کرتا تھا کہ غور سمجھ ور رواج نامور ہی اور طرز
و روش شاہی یہان کے دستور کے موافق جاری ہے اوسکو ہرگز رکھنا بہ ضرور ہے اور حتی الوسع
اوسکی ترقی و اصلاح قرین مصلحت ہے لیکن یہہ ارادہ ایسا نہ تھا کہ بوقت وست اندازی
امور مذکورہ بالا کے لوگون کی زبان طعن و تشنیع دراز نہوتی اور شاہزادہ کے اوضاع و اطوار پر
اعتراضات نہوتے اور وہ خود بھی اسباب کو خوب جانتا تھا کہ آخر کار لوگ اوسکی جانب
طرح طرح کے شکوک کرینگے اوسکے ہر قول و فعل پر سنئے الزام دہرینگے سنجیدہ لوگ میزان
قیاس مین اوسکو تولین گے جو جسکے جی مین آویگا اوسکے حق مین بولین گے قبایح اور حجاب پر
لوگون کی معاندانہ نظر ہوگی خدا ہی خیر کرے کیونکہ بسر ہوگی نشست و برخاست کی نگرانی
کامل ہوگی ہر بات مین بدنامی حاصل ہوگی طرح طرح کے نقص نکالے جاینگے مخالفین
ایک کی سو کر دکھاینگے زبان خلق نقارہ خدا سخن تراشون کی بن آئیگی مفت مین آبرو جائیگی
جو فعل براہ سہو خطا بھی ظہور مین آئیگا وہ لوگون کی بد طینتی سے طشت از بام ہو جائیگا اسلیے
شاہزادہ نے خود اپنی ذات خاص کیواسطے قواعد اور ضوابط سخت مقرر کئے اور اپنی حرکات
و سکنات روزمرہ کے عادات کو محدود کیا اور اکثر افعال کو کمال استقلال سے دل پر
جبر کرکے بدین خیال مسدود کیا کہ شاید اس اجتناب اور احتراز سے خاندان شاہی کو مفاد
ہوگا اور سلطنت کے منافع کثیر اور انتفاع بسیط سے لوگون کا دل شاد ہوگا مگر ترک عادات
بد بلا ہے پر سچ ہے اس سے کیا سے کیا ہوا ہے لیکن یہہ ظرف اسی عالی منش والا صفات
خدایگاہ اوقات شاہزادے کا تھا جسنے تمام حظوظ نفسانی لذائذ روحانی جو سیر و شکار
معاینہ گل و گلزار سے حاصل ہوتا ہے یک قلم ترک کیا جہان شاہزادہ گھوڑے یا گھی پر
سوار ہوکر تشریف لیجاتا داروغہ اصطبل بھی ہمراہ رکاب قمر انتساب رہتا عام مجالس
یا محافل مین وہ کبھی شریک نہوتا مگر علما اور فضلا کے پاس بلا وسواس جاتا اور علوم
اور فنون کے مجمعون اور عجائب خانون اور شفا خانون اور مجالس انجاغین اور خیرات خانون
مین ضرور قدم رنجہ کرتا اور سوا داد و دہش اور غور پرداخت غربا و مساکین کے
دوسرا کام نہ تھا جہان کہین اوسکی موجودگی باعث صلاح و فلاح رعایا

معلوم ہوتی وہان اوسکے کھوڑے دروازہ پر موجود رہتے مگر صرف ناچ ورنگ کی جلسے نہین
وہ کبھی نظر نہ آیا ایسی واہیات باتون مین اوس نے کبھی اپنا وقت عزیز نہ گنوایا غرض کہ
جس شخص کا یہہ حال ہو وہ کیونکر نہ طعن وتشنیع سے محفوظ رہے تمام اضلاع لندن مین
جہان کارخانجات تعمیر جاری رہتے اور خوبی آب وہوا سے صحت وتندرستی حاصل ہوتی
وہان وہ ضرور جاتا اور کاریگرون اور پیشہ ورون کا کام دیکھکر بڑا حظ اوٹھاتا خدا کی فضل و
کرم سے تاب وتوانائی اور تندرستی وچابکی اور ہر طرح کی فراغت حاصل تھی خدا کی عنایت
بہرطور شامل تھی ابتداے عمر سے کتب بینی او محنت شاقہ کا شوق تھا فیاضی وخوش
خلقی اور استقلال مزاجی اور ہر امر کی تحقیقات کا ذوق تھا یہی اوسکا شغل واشتغال تھا
شب وروز اسی کا خیال تھا یہہ تو پہلے تحریر ہو چکا ہے کہ معاملات سلطنت مین عقل
وکیاست وفہم وفراست علمی لیاقت اہل انگلستان کی آشکار ہے اور چنر اونکی ثروت
اور دولت کا [illegible] ہے اون سے شاہزادہ معذور رکھا گیا تھا مگر انس دلی اور
محبت قلبی ملکہ معظمہ کی مقتضی اس امر کی ہوئی کہ کوئی ایسی بات نکل آئے کہ جس سے
شاہزادہ آرام طلب نہ ہوجاسے نہ صرف عیش وعشرت سے اوسکو کام رہے
نہ رات دن مصروف آرام رہے چونکہ امور سلطنت کاروبار مملکت مین مصروف رہنیکی امید
منقطع ہوئی اور سب کوششین اس بارہ مین بیکار ہوگئین تو خود اوس نے اپنے شغل
کے واسطے ایک بات تجویز کی جسپر بذات خاص اوسکو ناز کرنے کی جگہ تھی اور جس سے
اوس کا نام نامی اور اسم گرامی پشت در پشت اور ہزارون سال تک باعزاز واکرام بعد
احترام صفحہ ہستی پر یادگار رہے گا اور جو نہایت مشاہیر گروہ اور مقدستہ الجیشن پارلیمنٹ کی
تعظیم وتوقیر سے کہین افضل تر تھی۔

وہ ہمیشہ اپنی توجہ دلی اور میلان باطنی غربا ومساکین کے حال زار کیطرف ظاہر کرتا جنکے
فرقے انگلستان مین ایسے متفرق آباد ہین اور لوگون نے اون بدنصیبونکو اپنی صحبت
اور ذات سے بالکل خارج کر دیا ہے اونکی اعانت اور امداد نہایت دشوار تھی اوسنے دیکھا کہ انگلستان کے
غربا ظلم وبدعت کے مبتلا بیچاری غم کے مارے پسے جاتے ہین مگر آہ تک کرنے کا بار نہین پاتے ہین

شہ پانے رفتن نہ جاے ماندن کا مقام ہے ہر شخص گرفتار آلام ہے کوئی صورت نجات کی دام تدبیر امرا سے نظر نہین آتی ہے اس رنج دائم مین اونکی جان جاتی ہے نہ یار ہے نہ مددگار ہے نہ کوئی فریادرس بیکسان ہے اور نہ کوئی اونکے حال کا پرسان ہے

علاوہ برین اوسکو یہہ بھی معلوم ہوا کہ اہل دول مال ومنال کی فراہمی اور اپنے سرمایہ کے بڑہانے مین بدل مصروف ہین ہر تدبیر سے کسی نہ کسی تقویر سے متمول ہوے جاتے ہین بیچارے غربا مصیبت کے مبتلا ایک ٹکڑا کھانے کو بہ مشکل پاتے ہین غریبون کے گلونپر چھری چلتی ہے سب بلا انھین پر ٹلتی ہے محنت سے جان کھوتے ہین اپنی نصیبون کو روتے ہین پیسا پاس نہین کہ کوئی پیشہ اختیار کرین یا کسی طرحکا روزگار کرین محتاج کو محتاج ہین امیر ستاتے ہین بیچارے مصیبت کی ماری بے موت مرے جاتے ہین اپنے حقوق سے محروم ہین عجب اونکے مقسوم ہین امیر اپنے پھندون مین پھنساتے ہین ہر طرح دام تذویر مین لاتے ہین بیچارون کا نہ کوئی صلاح کار ومشیر ہے نہ اونکے ہاتھونسے رہائی کی کوئی تدبیر ہے اہل دول نے یہہ رسم ورواج قرار دیا ہے کہ محنتی کو دباکر پامال کیا ہے بعض اضلاع انگلستان مین بدکارون وفاسقون اور ناجرون رشوت ستانون کا زور ہے اشرار کے افعال قبیحہ اور بداعمالیون کا ہر طرف شور ہے ہر شخص کو اپنے ہی رفاہ وفلاح پر نظر ہے دوسرا اچہا ہے مرے یا جیے اون کو کیا خبر ہے یہہ دیکھکر شاہزادہ عالی تبار کو نہایت ترحم آیا اون کے حال زار پر بہت تاسف فرمایا بنظر ترقی روزگار وحالت پیشہ وری کے اپنے حتے المقدور بڑی کوششین فرمائین عمدہ عمدہ تدبیرین بتائین جس سے اوسکا نام آج تک ورد زبان ہے چھوٹا اور بڑا اوسکا ثناخوان ہے اوسنے اپنی ذاتی اخراجات سے مزارعون اور دستکارون کے واسطے جھونپڑے بنوائے فکر معاد اور تلاش کے طریقے بتائے بڑی بڑی خرابیون کو دور کیا سختیون پر مجبور کیا ان کامونکو بہ نفس نفیس بڑی توجہ سے انجام دیا اور جن غربا کے اطفال خوردسال کے بدن پر کپڑا نہ تہا اونکے تن پوشی مین بڑا اہتمام کیا فقیر اور مساکین کی مسکنون پر خود جاتا محتاجونکو قوت لایموت بقدر حیثیت عطا فرماتا بیمارون اور بیکسون کے مکانات پر تنہا

تشریف لیجاتا اونکے حالات دریافت فرماتا کہ کس بات کی تکلیف اور کس امر کی احتیاج
ہے اور کون ایسی شے محتاج علاج ہے غرض کہ ہر طور سے اونکی اسباب ترقی
وبہبودی کے باب مین سعی بلیغ فرماتا سوا اسکے اونکی بہتری کے کوئی کلمہ زبان پر نہ لاتا
مگر ناظرین پر مخفی نرہے کہ اس ہمدردی اور مردم دوستی کے کامون مین کبھی اوسکا یہ مقصود
نہوا کہ ان باتون سے میری نیکنامی اور شہرت ہوجاسے یہہ تذکرہ تاریخون مین تحریر پاسے
جو لوگ اوسکے حالات سے واقف ہین وہ خوب جانتے ہین کہ وہ دنیوی ناموری کا نہ کبھی
طلبگار ہوا اور نہ اپنی محنت اور جانفشانی کے لیے انعام یا صلہ کا خواستگار ہوا۔

۱۸۴۷ء عیسوی مین بعد وفات ڈیوک نارتھمبرلینڈ کے شاہزادہ البرٹ کمبرج کے یونیورسٹی کا
چانسلر مقرر ہوا ہرچند کہ ہائی چرچ والے فریق نے بڑے زور لگائے بہت ہاتھہ پانون
پھیلائے کہ ارل پاس صاحب جو بڑے سرفراز اور نہایت ممتاز تھے اور ہر ایک اون کی
تعظیم وتکریم کرتا بڑے ادب ولحاظ سے پیش آتا اس عہدۂ جلیلہ پر سرفراز ہون مگر مجرد
انکساری ہر ایک سے ملنساری شاہزادہ البرٹ کی سب پر غالب آئی اوس عہدہ پر اوہون
ہی نے سرفرازی پائی اور دوسرے یہہ بات بھی تھی کہ شاہزادہ علوم وفنون اور
ذہن وذکا نازک خیالی عالی دماغی اور جوہر ذاتی مین کسی سے کم نہ تھا آخر کار بعد
حجت بسیار اور مناقشہ وتکرار کے شاہزادہ نامدار نے اوس عہدہ ممتاز پر نامور
ہو کر وہ کام باحسن انتظام انجام دیا اور نہایت دانشوری اور نہایت حزم وہوشیاری
سے اوسکا انصرام کیا گو کہ امور تہذیب مراتب تادیب مین دخل نہ دیتا مگر جو امور
استحکام دوام اور مفاد عام یونیورسٹی سے متعلق ہوتے اوسمین ضرور دست انداز
ہوتا یہہ شاہزادہ ہی کی کوششون کا نتیجہ تھا کہ اس قدیم مدرسہ مین عمدہ عمدہ
اصلاحات کے اجرا کے لیے ایک کمیشن تحقیقات کا مقرر ہوا تھا علما اور فضلا کا
ایسا قدردان اور قدرشناس تھا کہ کوئی اوسکے وقت مین اپنی لیاقت کے صلہ
سے محروم نہین رہا اور یہہ صرف اوسیکی سرپرستی کا باعث تھا کہ علما اور فضلا اور
اکثر پیشوا اسے دین انگلستان بینوا آئین مین آج تک سب پر آوردہ ہوتے ہین

اگر وہ ارباب کمال کی قدردانی نکرتا تو شاید وہ لوگ بھی مثل دیگر علماء سابقین کے
گم نام رہتے اور کوئی اونکا ذکر بھی نکرتا نہایت لیاقت اور استعداد علمی کی وجہ سے
شاہزادہ البرٹ تادم واپسین اس عہدہ جلیلہ یونیورسٹی کا باعث فخر و اعزاز
ہمیشہ اس عہدہ پر سرفراز رہا۔

۱۸۴۹ء عیسوی مین وہ واسطے عہدہ میر مجلسی برٹش اسوسی ایشن کے جو اشاعت علوم
کے لیے قایم ہوئی تھی منتخب کیا گیا اور اس معزز عہدہ سے اوسکو بیقدر مسرت
بھی حاصل ہوئی ایک مرتبہ بحیثیت میر مجلسی کے جو اسپیچ اوسنے بمقام ابرڈین مجمع عام کے
روبرو کی اوس سے سامعین اور جمیع حاضرین کو اوسکی لیاقت ذاتی اور خوش بیانی
واضح ہوگئی اور سب نے متفق اللفظ یہہ بیان کیا کہ فی الحقیقت شاہزادہ عالی ارادہ
اس منصب علمی کے لایق ہے بلکہ بدرجہا اوس سے فایق ہے۔

۱۸۵۰ء عیسوی مین ڈیوک ونگٹن صاحب نے افواج بری و بحری کے انتظام کی
تجاویز پیش کین اور اوسیکے ضمیمہ مین یہہ بھی بحث ہوئی کہ شاہزادہ البرٹ سپہ سالار
افواج انگلستان مقرر کیے جاوین مگر چونکہ شاہزادہ کو اس عہدہ کے قبول کر لینے سے
جناب ملکہ معظمہ سے علحدہ رہنا پڑتا اسلیے جوش محبت اور تقاضاے الفت مانع ہوا اور
شاہزادہ نے انکار صاف کیا اور اونھین ایام مین ایک یادداشت متضمن خدمات پرنس کانسرٹ
قلمبند فرمائی جس سے اونکی دلی محبت جناب ملکہ معظمہ کے ساتھ ظہور مین آئی۔

منجملہ دیگر مہمات سترگ و کارہاے بزرگ کے جو شاہزادہ عالی جناب کی ذات ستودہ صفات
سے ظہور مین آئے نہایت بڑا اور مفید عام کام انعقاد جلسہ عظیم ۱۸۵۱ء عیسوی کی نمائش گاہ کا
ہی جو نہایت عظمت و شان سے اقوام شائستہ کے نظرون سے گذرا اوسی کی فکر عالی
اور طبع رسا کا نتیجہ تھا جس نے نہایت سرگرمی اور خوبی سے انجام اور بڑی خوش اسلوبی
سے انصرام پایا اگر شاہزادہ بکمال استقلال اور تامل و دانائی کے توجہ نفرماتا تو یہہ کار عظیم
باآئین شائستہ و تدابیر بائستہ ہرگز انصرام نپاتا۔

۱۸۵۱ء عیسوی کے شروع مین شاہزادہ نے یہہ تحریک فرمائی کہ کل اور آلات کاشتکاری

اور اشیاے صنعت کاری کیواسطے ایک نمائش گاہ بنائی اور بڑے شد و مد سے گورنمنٹ
مین بامید اعانت تحریر کی مگر ارکان گورنمنٹ پہلوتہی کر گئے اور کچھہ متوجہ نہوئے تب شاہزادہ
نے مایوس ہوکر دوسرے سال بحیثیت میر مجلس جلسہ علوم کے اس گفتگو کی مکرر سلسلہ جنبانی
فرمائی اور اوسی ضمن مین یہہ تقریر بھی زبان پر آئی کہ بجاے نمائش اشیاء صنائع و بدائع کے قوم
انگلشیہ اور تمام دنیا کی قومون کی دستکاری اور صنعت کی ایک نمائش قرار پائی اور سالمین
ایکبار یہہ جلسہ ہوا کرے چنانچہ بماہ جون ۱۸۴۹ عیسوی مین قصر بکنگھم مین اس مطلب خاص
کے واسطے ایک جلسہ عظیم بنا بر صلاح و مشورہ منعقد ہوا اور اوسمین شاہزادہ نے یہہ تجویز
فرمایا کہ وہ نمائش چار حصون مین منقسم ہو اول نمائش حاصلات زراعت و پیداوار اشیاء خام
جو انسان کی محنت سے پیدا ہوتی ہین دوم آلات زراعت و کل اسباب ایجاد و صنائع و بدائع
اور دستکاری وغیرہ سوم نمائش کارخانجات جنسے معلوم ہو جائے کہ انسان کی محنت اور سعی سے
کہانتک اشیاے قدرتی اوسکے اختیار مین آگئی ہین چہارم نمائش ہنر کی چیزونکی جو نقش
اور تعمیرات سے متعلق ہین اور جنسے لوگون کی دستکاری اور ہنرمندی کی کیفیت ظاہر ہوتی ہے
اسقدر اوقات گرانمایہ اور توجہ بے بہا جو شاہزادہ عالی ارادہ نے اس کار اہم کی طرف
مبذول فرمائی غرض اوس سے یہہ تھی کہ مختلف اور عجائب و غرائب پیداوار جو صانع بیچون نے
اپنی قدرت گوناگون سے صرف دنیا کی زیب و زینت کے لیے نہین بلکہ واسطے رفع حوائج
عالمیان کے پیدا کی ہین اونکی نمائش کیجائے تاکہ اونکو دیکھنے سے قادر مطلق کی قدرت
اور اوسکی طرح طرح کی صنعت سے رطب اللسان ہوکر اوسکا شکر نعمت بجا لائین اور
اوسکی صناعی اور قدرت کاملہ کو ملاحظہ فرمائین اور یہہ بھی اونکو معلوم ہوجائے کہ انسان ضعیف البنیان
کیسے کیسے ہنرونمین طاق ہے اور کیسے فنون مین مشاق ہے اور کیا کیا نوادرات طرح طرح کے
عجائبات اہل فلسفہ کی تعلیم اور کارخانہ دارون کی ہنرمندی اور ایجاد ندرت نگار سے ظاہر ہوتے ہین
اور اقوام دیگر کے صنائع و بدائع اور باریکیون کو دیکھکر متحیر ہو جائین اور ہنروری کے
ہر شعبہ مین ترقی کرین لیکن واضح رہے کہ اس تماشے کے اجتماع سے شاہزادہ عالی ارادہ کی
یہہ غرض ہرگز نہ تھی کہ اس ذریعہ سے صرف اشیاے موجودات کی موجودگی کا اون کے دل پر

نقش ہو جائے بلکہ غرض اصلی یہہ تھی کہ اون محنت و ہنر کی ترقی کا ذوق ہو کہالت دلسے
دور ہو مشقت کا شوق ہو علاوہ بہین شاہزادیکو یہہ بہی معلوم ہو گیا تھا کہ اہل انگلستان
صناعی اور دستکاریکے بدل شائق ہین اس وجہ سے کل قوم نے ایکدل و یکزبان ہو کر
شاہزادیکا ساتھہ دیا اوسکی تدبیرات اور تجویزات کو پسند کیا اور بکشادہ پیشانی پیش آئے تمام
ساز و سامان مہیا کر دیا مگر بعض موانعات جو سد راہ اس نمائش کے ہوئے وہ عوام کیطرف سے نہ تھے
بلکہ وہ حاسدونکے بہانے تھی معاندون کے شاخسانے تھے مگر جب شاہزادہ نے اس امر مین بحث
فرمائی اوسکی خوبی بتائی تب شکوک دلسے دور ہوئے وہ سب امور منظور ہوئے

نمائش کے واسطے یکم مئی ۱۸۵۱ عیسوی قرار پائی یہی تاریخ سب کو پسند آئی مہینون تک
لوگون کو اوسکا انتظار رہا کیسا دل بیقرار رہا جسدن وہ تاریخ آئی کیا بیان کیجیے کہ لوگون نے
کیسی دہوم مچائی شاہزادہ عالی تبار شادان و فرحان جناب ملکہ معظمہ کے ساتھہ ساتھہ
اون کے ہاتھہ مین ہاتھہ مثل مہر نیمروز کے درخشندہ اور ماہ چہاردہ کے تابندہ قصر نو تعمیر واقع
ہائیڈ پارک مین رونق افروز ہوا اور تمام عالم اوس مہر و ماہ کے جلوے سے مسرت اندوز ہوا جس
جوش و نشاط اور کثرت انبساط اور جس شوق مافوق اور بشاشت و ذوق سے ان دونون
حور و جمال مشتری خصال کا اوس مقام پر قران السعدین ہوا اور جس توجہ دلی اور
اشتیاق قلبی سے اونھون نے ہر شئے کا ملاحظہ فرمایا وہ حاضرین کی خاطر فیض مظاہر سے
سہو نہونگے جو جو نفائس اور عجائب اور غرائب اور طرح طرح کے اشیاے کمیاب اور بیش بہا
نادر روزگار و تحائف دیار و امصار نہایت مفید اور بنہایت لطیف وہان نہایت آراستگی
اور پیراستگی سے بعد اہتمام حسن و خوبی مالا کلام رکھی ہوئی تھین وہ تمام ہجوم غفیر و انبوہ کثیر و
تماشائیان بینا و پیر اور ہر امیر و فقیر کی حیرت کو بڑہاتی تھین ہر ایک رغبت دلاتی تھین جو
اونکو دیکھتا بے اختیار زبان پر لاتا بیت سر تا بپائے تو ہمہ مطبوع طبع است + گویا
برائے خاطرہات آفریدہ اند + مخفی نرہے کہ اس قصر بلور مشہور نزدیک و دور مصفا تر از
ساعد حور سراپا نور کا نقشہ جو اس مطلب خاص کیواسطے تیار کیا گیا تھا اور قبل تعمیر کے اوسکو
جوزف پیکسٹن نے تجویز کیا تھا اور بعد ازان فاکس اور ہنڈرسن نامی کاریگرون نے

تعمیر کیا اس مکان نو تعمیر لپذیر اور قصر بہشت نظیر کی خوبیان شعرا کے خیالات کی بلند پروازی اور قصہ نویسون کی ندرت آمیز انشا پردازی سے افزون ہین اس قصر مینو سواد ہمایون بنیاد کا صنائع و بدائع حیطۂ تحریر سے بیرون ہے منجملہ اور صنعت کاریون کے ایک یہہ تھی کہ اوسکے ستون ظاہر مین تو ستون تھے مگر درحقیقت وہ نل تھے جنکے ذریعہ سے پانی اوپر جاتا تھا دیکھنے والون کو تعجب آتا تھا روشنی بخوبی اندر جاتی تھی ہوا ہر سمت سے فرفر چلی آتی تھی اس مکان خجستہ بنیاد کا رقبہ نو بیگہ تھا گرمی اور سردی بارش و تری ہر ایک امر سے محفوظ تھا لوگون کا دل اوسکے دیکھنے سے نہایت محظوظ تھا —

بعد اختتام نمائش گاہ کی چہار طرف سے غلغلۂ شادمانی اور طنطنۂ کامرانی اور صداے واہ واہ اور آوازۂ سبحان اللہ آسمان بلند ہوکر آویزۂ گوش حق نیوش عالم و عالمیان ہوا ہر فرد بشر شاہزادہ خوش سیر کا ثناخوان ہوا خواہ ضعیف یا جوان تھا ہر شخص کی زبان پر اس نمائش اور تماشہ کی خوبیون کا بیان تھا ہر متنفس کے لب پر اوس جلسہ کی تعریف جاری تھی حقیقت تو یہہ ہے کہ وان غضب کی تیاری تھی گرچہ سب تجویز فکر عالی اور تجویز معقول ہر دل قبول اس نمائش عظیم کے بابت شاہزادہ عالی ارادہ کا تھا اور اوسکے واسطے شاہزادہ نے ایک تمغہ بھی حاصل کیا جس سے اونکی لیاقت و دانائی اور بلند پروازی کا اظہار ہوا —

مگر لوگون کا ایک فرقہ وہان ایسا بھی تھا جو ہمیشہ شاہزادہ عالی تبار پر طرح طرح کے الزامات دھرتا اور اون کی تجویزات اور تدبیرات پر خوردہ گیری کیا کرتا مگر جو لوگ ذرا بھی فکر رسا اور ذہن ذکا رکھتے ہون گے وہ اس بات پر بخوبی غور فرماینگے اس رمز کی باریکی کو خوب سمجھ جائین گے کہ یہہ نمائش صرف بغرض بہبودی سلطنت انگلستان قرار پائی تھی یا شاہزادے نے کوئی بات اسمین اپنے لیے ٹھہرائی تھی کیونکہ اس جلسہ عظیم ۱۸۵۱ عیسوی مین باشندونکو ایجادکارہاے عجیب و ترقی کارخانجات عجیبہ مین بڑی ترغیب ہوئی اور دستکارون اور پیشہ ورونکو بڑے فائدے حاصل ہوئے جس سے قوم انگلشیہ تمام دنیا کی اقوام سے فنون مین طاق ہوا اور دستکاری اور صناعی مین شہرۂ آفاق ہے

ماه دسمبر ۱۸۵۳ عیسوی مین شاہزادہ عالی تبار پر دریدہ دہنی سے یہہ الزام لگایا گیا کہ
لارڈ پامرسٹن صاحب کے عہدہ فارن آفیس سے موقوفی کا باعث جناب محتشم الیہ
ہوا تھا چنانچہ یہہ آتش کینہ ارباب مملکت اور ارکان سلطنت کے کانون سینہ مین
۱۸۵۴ عیسوی تک مشتعل رہی اور آخر کو اوسکے شعلے یہانتک بھڑکے کہ بڑی تیزی سے
لوگ خلاف ادب باتین سُنانے لگے اور اخبار نویس بھی بلنگز گیٹ کے شہدون کیطرح
بے تکی اوڑانے لگے اور ایک الزام جناب شاہزادہ پر یہہ بھی لگایا گیا کہ اونھون نے
معاملات سلطنت کاروبار مملکت مین جسکا منصب اوسکو نہ تھا دخل دیا علاوہ اس کے
ایک تیسرا بہتان شاہزادہ کی خود ذات ملکی صفات کی نسبت یہہ عاید کیا گیا کہ وہ بغرض
مضرت انگلستان دوسری سلطنتون سے مراسلت رکھتے ہین مگر ۱۸۵۴ عیسوی کے
جلسہ پارلیمنٹ مین جان رسل صاحب وغیرہ امرانے بڑی قابلیت سے شاہزادہ کو طوفان
بہتان سے بچایا اور بڑی گرمجوشی اور دلاوری سے بحجت ثابت فرمایا کہ جناب شاہزادہ
اون خدمات اور فرائض کا جنکو وہ بذریعہ صلاح و مشورہ دینے کے جناب ملکہ معظمہ کو
اپنا استحقاق ذاتی سمجھتا تھا ادا کرنا فرض تھا اور اسیطور پر دندان شکن جوابون سے
زبان درازون کے مونھہ پر مہر سکوت لگائی عوام کی نظر مین پھر شاہزادہ کی عزت و
توقیر بڑھائی اور اتفاق بوجہ نفاق آرائی کوتہ بینون کے کچھہ عرصہ تک جاتا رہا تھا
اوسکو ازسرنو حاصل کیا مگر البتہ یہہ باتین ملال انگیز حسرت خیز تھین جو محنت اور مشقت
شاہزادہ نے اہل انگلستان کی ترقی اور بہبودی کے لیے فرمائی اور رفاہ خلایق مین
استقلال کے ساتھہ بلا کسی نمائش کے شب و روز جان کھپائی اوسکا ثمرہ پایا مگر لوگونکی
غلط فہمی اور کینہ وری سے ہر بات نے اونکے دلون مین بغض و حسد بڑھایا لیکن باوجود
ان سب باتونکے شاہزادہ عالی تبار نے کلمہ درازون کا خوف اور اون کے طعن و تشنیع کا
ذرا بھی خیال نکیا اور نہایت ثابت قدمی اور عالی ہمتی سے جو جو تدابیر بے نظیر واسطے
بہبودی انگلستان کے اونہونے پہلے سے تجویز کرلین تھین اونھین کے مطابق کاربند رہا
کیونکہ اوسنے سمجھہ لیا تھا کہ اعدا اور معاندین کی سختیان اور بدزبانیان اور احسان فراموشکی

حرکات ناشائستہ اور فضول دبیجا رنجہ دوانیان خواہ مخواہ اوس شخص کے حصہ مین ہوئی ہونگے جو ایسے حب بلند مقام پر زینت بخش ہوگا اور اس امید قوی پر کہ دروغ کو فروغ نہین ہوتا ہے اپنی راسے پر قائم رہا اور اس امر کا یقین واثق رکھتا تھا کہ جب کبھی لوگونکا غضب اور تعصب فرو ہو جائیگا اوسوقت ان محنتون کی سب قدر کرینگے اور ہر گز یہہ سعی بلیغ اور سر فروشی بیکار نجائیگی ایک نہ ایک دن اپنا لطف دکھائیگی —

جناب ملکہ معظمہ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اول اول شاہزادہ عمالی تبار کسی بحث متعلقہ امور سلطنت اور روز مملکت مین شریک وزراوندا و ارکان خلافت نہوتا تھا بلکہ بالطبع خاص ہرگز اون مقامات اور مواقع پر تشریف بھی نہ لیجاتا تھا یہہ طریقہ جناب شاہزادہ عمالی ارادہ نے نہایت سنجید گی اور پیش بینی سے اختیار کیا تھا کیونکہ اہل انگلستان معاملات سلطنت مین اوسکی دست اندازی محض بیجا جانتے تھے اور غصب استحقاق ملکی سے تعبیر کرتے تھے لیکن اسمین شک نہین ہے کہ انگلستان مین ایسے بھی لوگ بکثرت تھے جو بدل جان خواستگار رہتے تھے کہ شاہزادہ اپنے امور خانہ داری اور کاروبار ذاتی سے بھی جسمین شوہر کی شراکت لوازمات سے ہے کنارہ کش رہتا تو انسب تھا مگر محبت اور الفت اور اعتماد و اعتبار جو جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ البرٹ کے درمیان بڑے ربط اور نہایت ضبط کے ساتھہ تھا وہ اسطور پر تھا کہ دونون کی ضروریات اور خواہشین ایک سی تھین اور جناب ملکہ معظمہ امورات خانہ داری مین بھی بسبب سچی محبت اور پاک طینت کے شاہزادہ عالی تبار کی ایسی مطیع تھین جیسا شرفا کی خاندانونمین دستور ہے اور ہمیشہ اوسکے اعزاز و اکرام سے کام رہتا جسمین اوسکو چین ہوتا ان کو آرام رہتا اور الحق شاہزادہ بھی مستحق اطاعت و اعزاز تھا اور ملکہ معظمہ کو بھی شاہزادہ کے مطیع ہونیسے فی الحقیقت ناز تھا —

جناب شاہزادہ کی روش اور طریق خانہ داری اور ملکہ معظمہ کی اطاعت و فرمان برداری روز نکاح سے یکسان چلی آتی تھی اگر جناب شاہزادہ کا سوانح عمری تفصیل وار ضبط تحریر مین آئے تو جناب ملکہ معظمہ کے عہد سلطنت کی ایک تاریخ ہو جائے

لہذا فقط اسیقدر بیان کردینا کافی ہے کہ جب سے ۱۸۴۰ عیسوی مین جناب شاہزادہ البرٹ
انگلستان مین رونق افزا ہوے تھے تب سے وہ شاذونادر ہی اپنے دمساز محرم راز سے
جدا ہوے تھے اور جدا کیونکر ہوتے شاہزادہ کو بے دیکھے جناب ملکہ معظمہ کے چین نہ
آتا اور اس سے زیادہ ملکہ معظمہ کا حال ہوجاتا ایک لحظہ کی مفارقت دونون کو بیتاب کرتی
ایک لمحہ کی مہاجرت دونون کا جینا عذاب کرتی جب کبھی جناب ملکہ معظمہ کا آسبرن مین
مقام ہوتا یا ونڈسر خواہ بالمورل مین قیام رہتا یا کبھی ڈبلن یا پلی موتھ وغیرہ قصبات
کی سیر و گلگشت کو تشریف لیجاتین تو ہر جگہ اور ہر ساعت شاہزادہ عالیجاہ
ہمراہ ہوتا اور جب وہ سیر و سیاحت دریاے شور کو تشریف لیجاتین تو وہ آشناے
دریاے محبت بھی ہمراہ جاتا جب کبھی ملک فرانس کو تشریف فرما ہوتین تو شاہزادہ
عالی تبار بھی مثل سایہ کے ہمراہ ہوتا —
۱۸۴۳ عیسوی مین جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ عالی تبار نہضت فرماے اسکاٹلنڈ ہوے
اور ۱۸۴۴ عیسوی مین شاہ لوے فلپ اور شاہ بلجیم کے یہان دونو صاحب مہمان رہے
اور وقت معاودت وطن مالوفہ کے دیار و امصار کی سیر فرماتے ہوے کیمبرج مین
رونق افروز ہوے جہان جناب شاہزادہ کو خطاب عالم اعلما حاصل ہوا البتہ
۱۸۴۴ عیسوی مین جبکہ شاہزادہ براے چندے جرمنی کو تشریف فرما ہوا تھا
اسوقت تن تنہا تھا اور جب بعد ازان برلن کو تشریف لے گیا تھا اوس وقت بھی
اکیلا تھا اور یہان چند روز تک اپنی دختر روشن اختر پرنسس رایل کے پاس مقیم
رہا تھا ماہ اگست ۱۸۴۵ عیسوی مین شاہزادہ مع ملکہ معظمہ دریاے شور کے
سفر کو روانہ ہوا اور دریاے رائن دکونہی ادنیس پہونچکر وہان سے عنان عزیمت کو
کوبرگ کیطرف معطوف فرمایا اور قصر روزنہو مین آیا یہ وہی مقام فرخندہ فرجام تھا جو
مولد شاہزادہ خوش انجام تھا یہان جناب شاہزادہ نے تمام مسرت دلی سے
اپنے مولد و مسکن کے ہر ایک مقام کو دکھایا اور اپنے عہد طفلی کے مقامات کو جہان
وہ کھیلا کرتا تھا جناب ملکہ معظمہ کو بطیب خاطر ملاحظہ کرایا اور یہان کے پہاڑ و دریا و قصور

شاہی و ایوان عالی و معابد نادر روزگار کی سیر کرائی جنکو اب شاہزادہ عالی تبار
نے چھوڑ کے صرف سیر صحرائے ونڈسر اور دریائے ٹیمس واقع لندن کو ترجیح دی تھی
شاہزادہ کے وطن مالوفہ مین جہان جہان ملکہ معظمہ تشریف لیجاتین اوس گل خوبی
چمن محبوبی کو دیکھکر ہر شخص نہال ہوجاتا خوشی سے عجیب حال ہوجاتا سب کی
آنکھون مین اشک محبت بھر آتے دل سے اوس گل و بلبل پر فدا ہوجاتے
غرضکہ تین ہفتہ کے سفر کے بعد کہ جسمین اون کو افکار اور ترددات معاملات سلطنت
اور مقدمات مملکت سے فراغ تھا کسی طرح کا تردد نہ تھا دل باغ باغ تھا دونون نے
انگلستان کو مراجعت فرمائی بخیر و خوبی لندن مین پھر سواری آئی اور جو جو عجائبات
نادر تماشہ جات ملاحظہ فرمائے تھے اون سے طبیعت مسرور تھی ہر طرح کی فکر
دل سے دور تھی اثناء راہ مین شاہ پروشیا نے بڑی دہوم دہام اور تکلف و اہتمام سے
دعوت فرمائی اور ہر ایک مقام کی سیر دکھائی اوسوقت شاہ موصوف کے وہم و گمان
مین بھی یہہ بات نہ تھی کہ ایک دن وہ ہوگا کہ اونکا نور بصر ولیعہد بہادر انگلستان کی پرنسس رائل
سے منسوب ہوگا یہہ امر ہر ایک کو مرغوب ہوگا ——

اب یہان سے قلم سینہ فگار اس سوانح نگار کا اون علی التواتر حوادث روزگار گردش
لیل و نہار کو تحریر کرتا ہے جن سے ناظرین اوراق کو معلوم ہوگا کہ ایک طرفۃ العین مین
برق الم نے خرمن عیش و نشاط کو جلا دیا انگلستان کی ملکہ کے کنار سے اوس مونس و
ہمدم کو چھڑا دیا یعنے ماہ اکتوبر ۱۸۶۱؁ عیسوی مین جب بالمورل سے خاندان شاہی
یہان آیا جناب شاہزادہ کے چہرے پر ہر ایک نے آثار ضعف و ہزال پایا لیکن تاہم
وہ عالی ارادہ اپنے اشغال روزانہ اور کاروبار معمولی مین مصروف رہا اور وہان سے
پرنس آف ویلز کے دیکھنے کو کیمبرج تشریف لیگیا اور وہان بتقریب صید و شکار ایکروز
تفریحاً جانیکا اتفاق ہوا مگر عین شکار کے وقت میدان مین کثرت سے بارش ہوئی
شاہزادہ بالکل تر ہوگیا اور اسپر طرفہ ماجرا یہہ ہوا کہ وہی گیلی پوشاک پہنے ہوئے
اوسی موسلا دہار پانی مین مع ملکہ معظمہ کے ایٹن کالج کی والنٹیر رائفلز کی قواعد دیکھنے کو

گو کہ یہہ سب عزیز و اقارب کیا کر سکتے تھے اور اوسکو کب روک سکتے تھے یا اس
جہان گذران سے بچا سکتے تھے جو چہہ اولاد خجستہ نہاد دم واپسین حاضر تھین اونہون نے
کیا کر لیا یا خود ملکہ معظمہ کیا کر سکین جو اور موجود ہو کر کر لیتے اوس روز ناکام اور
نامراد شام کو جب آفتاب بصد رنج و تاب اشک انجم بہاتا ہوا افلاک نیلی فام مورد آلام پر
نمودار ہوا اور سیاہ بادلون نے ماتمی پوشاک پہنکر شاہزادہ کے نعش کا طواف کیا
دل جو بھر آیا تھا بے اختیار قطرات امطار سے اشکباری کی چشمہ چشم سے اشکون کی
ندی جاری کی پھر تو دم کے دم مین بادل گھیر آیا رعد نے بھی فرط الم سے بہت شور
مچایا بجلی تڑپ تڑپ کے رہ گئی کبھی بار زمین سے سر ٹکرایا بیتابی کے مارے کہین قرار
نہ آیا اوسوقت شاہزادہ مرحوم کی اولاد کو اجازت ہوئی کہ اپنے والد بزرگوار کی زیارت
آخری سے بہرہ یاب ہون آخری دیدار ایک بار دیکھ لین کہ پھر کاہیکو یہہ صورت
نظر آئیگی بجز حشر پھر کب ملاقات میسر آئیگی افسوس صد افسوس اوسوقت کی گریہ زاری
لڑکے بالونکی اشکباری سنکر کسقدر الم ہوتا تھا کس درجہ غم ہوتا تھا کلیجہ مونھہ کو آتا تھا
جوش گریہ سے گلا بند ہوا جاتا تھا جناب پرنسس رایل صاحبزادی کلان بمقام برلن بسبب
کسل راہ بعد مراجعت سفر علیل ہوگئی تھین اور جناب شاہزادہ الفرڈ یعنے ڈیوک آف
اڈنبرا بحر اٹلانٹک مین کسی جگہہ بکار سرکار مامور تھے صرف جناب پرنس آف ویلز
اور جناب پرنسس ایلس اوس مرحوم کے بستر مرگ کے پاس موجود تھین دم واپسین
شاہزادہ البرٹ کا نہایت دردناک تھا گو کہ اونکے چہرہ سے آثار طرب و بشاشت ہویدا تھے
اس کمبخت بیماری مین ایک طبیب نے شاہزادہ البرٹ سے کہا کہ چند ہی روز مین حضور
اس مرض سے شفاے کلی پائینگے اور عنقریب غسل صحت فرمائینگے شاہزادہ مسکرایا اور ہنسکر
یہہ فرمایا کہ حکیم صاحب آپکا کدھر خیال ہے یہہ بیماری مہلک ہے اس سے جانبر ہونا محال ہے
لیکن مجھکو کچھہ حسرت و یاس نہین مرنے سے وسواس نہین ایکروز سبکو مرنا ہی ہے جہان
فانی سے گذرنا ہی دنیا جاے فنا ہے صرف ذات کبریا کو بقا ہے مین جانتا ہون کہ میرا سب سامان
تیار ہے جینے کی امید نہین مرنے کا سب آثار ہے چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد ایسا ہی ہوا

اور وہ شاہزادہ مرگ کا آمادہ راہی ملک بقا ہوا کیا دلکھیے کیسا صدمہ ہوا -
بعد وفات کے شاہزادہ کی لاش کو فوجی لباس پہنایا اور اوسی پوشاک سپہ سالاری مین
کفنا کے مدفون فرمایا غرضکہ حسب وصیت شاہزادہ مرحوم کے ساز و سامان تجہیز و تکفین
بہت سادہ تھا گو کہ ہزارون شاہزادے اور شاہزادیان رؤسا اور امرا زادیان اور
تمام ارکان دولت و اعیان سلطنت جنازہ کے ہمراہ آے اور آنکھون سے اشکون کے
دریا بہائے مگر قبل اسکے کہ جنازہ شاہی کو گرجا گھر لیجائین گھر کے تمام ماتم دار چشم اشکبار
جنازہ کے آس پاس بصد یاس ایک عالم سکوت مین کھڑے ہوے اوس وقت
جناب پرنس آف ویلز کا اضطراب غم سے پیچ و تاب بیان سے باہر ہے جسکا ایسا باپ
مر جائے اوسکا رنج والم ظاہر ہے مگر تاہم وہ بھی خاموش کھڑے رہے دم نہ مارا انتہا کا
ضبط کیا جناب ڈیوک آف سیکس کوبرگ جناب مرحوم کے برادر حقیقی زار زار روتے تھے اپنے
بھائی کی بے وقت وفات سے جان کھوتے تھے کرودن پرنس پروشس جناب ملکہ معظمہ
کے داماد خوش نہاد بھی حاضر تھے اور اون کے چہرے سے آثار حزن و ملال ظاہر تھے بکر بیچارے
غم کے مارے شاہزادہ آرتھر کا پھوٹ پھوٹ کے رونا گریہ و زاری سے جان کھونا بڑے
بڑے سنگدلون کا دل موم کرتا تھا غرضکہ اسی طرح سے باد درد و آہ غم جانکاہ جنازہ گرجا گھر مین پہونچا
گریہ و بکا کے شور سے مکان گونجنے لگا جسوقت جنازہ لا کے قریب قبر رکھا گیا ایک ماتم تازہ
پیدا ہوا اور نماز جنازہ کی شروع ہوئی اوسوقت تو جناب پرنس آف ویلز اور پرنس آرتھر
اور کرودن پرنس پروشس اور ڈیوک آف سیکس کوبرگ گاتھا سے مطلق ضبط نہو سکا
بے اختیار سب نے ڈاڑہین مار کر رونا شروع کیا اون کو دیکھ کر جملہ حاضرین کے
آنکھون سے اشک جاری ہوے اکثرون پر غش طاری ہوے بعد فراغ نماز کے
حسب درخواست جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا کے ایک نوحہ زبان جرمنی مین پڑھا گیا جسکا
اول مطلع یہہ تھا ❊ بے تیرے مین رہونگا نہ ہرگز مزار مین ❊ میری لحد ہمیشہ رہیگی فشار
مین ❊ اور ایک شعر پر درد والم اور تھا جسکا مضمون شعر ذیل کے مطابق تھا ❊ کہان کی
نیند آگئی ابھی مسافران رہ عدم کو ❊ کچھ ایسا سوئے کہ پھر نہ چونکے تھکے ہم اونکو جگا جگا کر +

حالانکہ ضبط آہ و فغان اور جوش گریہ و زاری سے دم گھٹ رہا تھا آواز کو باہر نکلنے کا
راستہ نہ ملتا تھا تاہم سنبھل سنبھلا کے پیشن نماز نے پھر دوگانہ نماز کا ادا کیا بعد
اسکے جسقدر روگ گرجا کے اندر تھے ایک نے بھی نالہ و شیون نہ چھپایا بے اختیار
سب کو رونا آگیا اس اثنا مین جناب البرٹ کے ملازمون نے آہستہ آہستہ سیاہ
مخمل کاشانی کی پوشش جنازہ پر سے اوتاری صرف قرمزی کفن رہنے دیا اوسروز
مصیبت اندوز مین در و دیوار اور سقف و فرش گرجا گھر سیاہ پوش تھا ایسا
غم و الم کا جوش تھا سوا اسے اوس کفن کی سرخی کے اور کہین سرخی کا نام نہ تھا
بجز رونے کے اور کسی کو کام نہ تھا ہر فرد بشر اعلےٰ و ادنی کے لباس ماتمی در بر تھا
در و دیوار پر اوداسی چھائی تھی جسکو دیکھیے خاک بسر تھا اسی اثنا مین جناب شاہزادہ
مرحوم کی تصنیفات منظوم مین سے ایک مناجات پڑہا گیا سب کا دل بھر آیا بعد ازان پھر تو
وہ گرجا گھر شہر خموشان ہوگیا تمام حاضرین خاموش سکتے کے عالم مین جہان کھڑے
تھے وہین کھڑے رہ گئے مگر ہان گرجا کے باہر آواز سم پائے اسپان اور گھنٹون کا
بجنا اور توپون کا چلنا البتہ سنائی دیتا تھا جب تابوت نہایت آہستہ آہستہ قبر کے
اندر اوتارا گیا اوسوقت کے ماتم کی بیان سے چشم دوات نمناک ہے اور فرط غم سے
سینۂ قلم چاک ہے ایک شور محشر بپا تھا کیا بیان کیجیے کہ کیسا غل مچا تھا جب وہ
لاشہ نظرون سے نہان ہو کر تہ نشین ہوا اور ایسا جوان مہ جبین نازنین زیر زمین
ہوا اوسوقت صرف رنگ قرمزی کا عکس قبر کی سیاہ دیوارون کی پوشش پر پڑتا
تھا اور تاج طلائی سونہری روپہلی تابوت کے قبون کی جھلک نمارتار یک سے
چمکتے ہوئے نظر آتے تھے جسوقت قبر کے اندر مٹی ڈالی گئی اوسوقت ایک اور مناجات
من تصنیف شاہزادۂ مرحوم پڑہا گیا ان رسوم کے ختم ہونیکے بعد سر چارلس نیگ نے
آگے بڑھ کر اور قبر کے سرہانے استادہ ہو کر شاہزادۂ مرحوم کا پورا نام ذوی الاحتشام مع
خطاب کے سُنایا اور باجے والون نے ماتمی باجا بجایا تب سوگواران جناب مرحوم و مغفور
اپنی اپنی جگہہ سے متحرک ہوئے کہ ایک ایک نظر زیر قبر اوس جوان مرگ کی لاش کو او-

دیکھیں ویلکو تسکین دین سب سے پہلے جناب پرنس آف ویلز نے قدم بڑھایا اور ایک لمحہ اپنی
بغلون مین ہاتھ دیکر عالم سکوت مین قبر کے اندر دیکھتے رہے مگر دیکھا گیا بے اختیار مثل ابر نوبہار
اشکبار ہوگئے اور اپنے رومال سے چہرہ ڈھککر جا کے باہر نکل آئے اسکے بعد شاہزادہ
آرتھر نے بھی دیکھا مگر اوس وقت کچھ ایسا استقلال ہوگیا تھا جس سے معلوم ہوا کہ شاہزادے
سنگ صبر دل پر رکھ لیا ان کے بعد باقیماندگان ماتم داران خویش و بیگانے
اپنے و بیگانے نوبت بہ نوبت قبر کے پاس گئے اور اشک کا دریا بہاتے اور گریہ و زاری کرتے
باہر نکل آئے الغرض بعد اختتام رسومات تجہیز و تکفین کے عزاداران شاہزادہ جنت مکان نے
جزع و فزع کرتے اپنے اپنے مکان کو مراجعت فرمائی اور بعد چلی آنے عیال و اطفال
شاہی کے ملازمان اور خدمتگاران جناب مرحوم جو پیچھے رہ گئے تھے روشنیان لیکر
مقبرہ کے تہ خانے مین اترے اور نیچے جا کر انھون نے دیکھا کہ مکان نہایت ذیشان
بڑا وسیع اور گنبد ہے اور مسقف محراب دار ہے دونون طرف سنگ مرمر کے چہار
طاق ہین خوبی مین شہرہ آفاق ہین اور وسط مین تین عریض طویل سنگ مرمر کی چٹان
ہین نہایت پر زیب و ذی شان ہین صرف بادشاہون کے قبرون کے لیے رکھے گئے
ہین اوس تیرہ و تار تہ خانہ مین جانے سے اور روشنی کی چمک سے دو قرمزی رنگ
کے تابوت اور رکھے دکھائی دیے جنکا میناکاری اور طلائی کام سورج کی کرنون کو
شرماتا ہے عجب لطف دکھاتا ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تیار ہوئے ہین
ایک تو جناب شاہ جارج سوم اور دوسرا جناب ملکہ شارلاٹی کا تابوت زرنگار ہے
خوبی مین یکتائے روزگار ہے اور اون دونون کے سرہانے کی طرف نہایت چمک
و دمک سے شعلہ سان درخشان قرمزی رنگ کی تین اور قبرین ہین جنمین شاہ جارج
سوم اور ملکہ شارلاٹی کے تین جوان مرگ اولاد خواب عدم مین پانون پھیلائے سوتی ہین
اور پائین کی طرف کسی قدر فرق سے بلکہ بالکل علحدہ شاہ جارج چہارم کا تابوت
رکھا ہے گنبد کے وسط مین جناب شاہ ولیم چہارم اور ملکہ ایڈلی لینڈ کے پہلو بہ پہلو
تابوت بانقش زرنگار ہین روشنی مین سب نمودار ہین مخمل کی نرمی اور نقرہ کی قبون اور

ستونون کی چمک اور پھولون کی مہک ویسی ہی معلوم ہوتی ہے جیسے اوس روز تھی جس روز وہ تابوت وہان رکھے گئے تھے گو کہ سالہا سال گذر گئے مگر ویسی ہی نظر آتے تھے گنبد کے جانب چپ جناب ڈیوک گلوسسٹر اور ڈیوک آف کنٹ کی قبرین ہین اور اس شاہانہ گنبد کے قریب دروازہ آمد و رفت جناب شاہزادہ البرٹ کا تابوت رکھا گیا تھا جسکے اوپر محبت کی نشانیان غم و اندوہ کی یادگاریان جناب ملکہ معظمہ اور اون کے بال بچون کیطرف سے جناب پرنس آف ویلز نے لاکر رکھی تھین اور قبر کے بند کرنے سے پہلے جناب شاہزادی الیس کے ہاتون کا گوندھا ہوا ہار اور سہرا جناب مرحوم کی لاش پر رکھا تھا اور جناب ملکہ معظمہ کی تصویر شاہزادہ مرحوم کے ہاتھ مین دیدی گئی تھی بعد ازان چند روز کے بعد جو پھولون کے ہار اور گلدستے جناب ملکہ معظمہ اور بڑی شہزادیون نے ونڈسر سے بناکر بھیجے تھے قبر کے اوپر وہ ہار جواہر نگار بطور یادگار بیوہ باوقار و یتیم شاہزادی ہا بے والاتبار رکھے ہوئے تھے آخر کار اس یادگار کے رکھنے کے بعد اوس گنبد کے تہ خانے کا دروازہ بند ہوا اور اس ساز و سامان اور شوکت و شان سے شاہزادہ البرٹ مرحوم نے عین شباب مین داعی اجل کو لبیک فرمایا اور نہایت رنج و الم کمال حسرت و غم سے گوشہ لحد مین آرام کیا شاہزادہ مرحوم کا تابوت چوب مہاگنی کا بنا ہوا تھا اور چاندی کے پتر جڑے تھے اور اوپر جناب پرنس کا نام مع تاریخ ولادت اور رحلت کندہ تھا اس تابوت کے اندر جو دوسرا تابوت نہایت مضبوط دربار انگلستان کی جانب سے بنا تھا اوسمین بھی نقرئی پتر لگے تھے اور اوسپر بھی وہی عبارت کندہ تھی جو اوپر والے تابوت پر تھی مگر اس تابوت پر نہایت باریکی اور صنعت کاری کا کام بنا ہوا تھا قبر کے سرہانے بہت بڑا نقرئی تاج جسکو شاہزادہ عالی مزاج بحیثیت پرنس کانسرٹ پہننے کی مجاز تھے رکھا تھا یہ تاج دربار آسٹریا کے تاجون سے بہت متشابہ تھا تابوت کے وسط مین ایک لوح آہنین پر تمکین پر کچھ کھدا ہوا ہے اور پائینتی کے جانب تمغہ گارٹر رکھا ہوا ہے اور قبر کے اوپر دفن کے وقت دوسرا تاج بھی رکھا گیا تھا اور یہ وہ تاج تھا کہ جسکو

جناب شاہزادہ مرحوم بحیثیت ڈیوک آف سیکس گوبرگ درگاتھا کے زیب سر فرماتے تھے۔
جناب ملکہ معظمہ نے ایک رفیع الشان مقبرہ بمقام فراگمور تعمیر کرایا ہے یہہ جگہہ نہایت دلکش اور پر فضا ہے طرح طرحکے پتھر اوس مقبرہ مین لگے ہین طول ستر فٹ اور ارتفاع بھی اسیقدر ہے اسکی بنیاد کا پتھر ملکہ معظمہ نے اپنے دست مبارک سے رکھا ہے اور اوسپر عبارت ذیل کندہ ہے۔
اس مکان کی بنیاد کا پتھر ملکہ وکٹوریا نے اپنے شوہر عالی گہر کی یادگار کے لیے اپنے ہاتھہ سے ۱۵ - مارچ ۱۸۶۲ء عیسوی کو نصب کیا ہے برکت والے ہین وہ لوگ جو خدا کی یاد مین سوتے ہین اور اوسکے نام پر جان کھوتے ہین۔
سنٹ جارج کے شاہی گرجا گھر واقع ونڈسر سے جہان شاہزادہ البرٹ کی نعش کو امانتاً سپرد کیا تھا پھر اس مقبرہ مین لا کے دفن کیا اہل انگلستان اسبات کو کبھی فراموش نکرینگے کہ اوس ماتم جانگزا اور حادثہ روح فرسا کیوقت بھی جناب ملکہ وکٹوریا نے دبدبہ شاہی کو نباہا اور کس عظمت وشان سے باوجود ہونے عورت و ملکہ کے کس استقلال سے صبر وتحمل کیا مگر جب رنج والم کسیقدر کم ہوا اور کچھہ مطمئن دل پر غم ہوا جناب ملکہ معظمہ نے اپنے فرزندون کو بلایا شفقت مادری سے گلے لگایا زمانے کا نشیب و فراز سمجھایا اور محبت سے یہہ فرمایا کہ اگرچہ اس حادثہ عظیم اور ماجرای سقیم سے میرا جگر پاش پاش ہے کیا کہون دلمین کیسا خراش ہے مگر بجز صبر کے چارہ نہین سوای استقلال کے گذارا نہین کیونکہ ہزارہا بندگان خدا کا میری ذات سے متعلق انتظام ہے اونکو آرام و آسائش مین رکھنا میرا کام ہے لہذا اب تم سب سے اعانت کی خواستگار ہون میرے صلاحکار کو خدا نے اوٹھا لیا اس سے لاچار ہون اور یہہ امر اسواسطے ہے کہ جو خدمات فرائض تمھاری پرداخت اور کل قوم کی حفظ وامان کے لئے میرے ذمہ ہین اونکے انجام مین ثابت قدم رہون ہمت نہ ہارون اس بات سے سب لوگ عموماً واقف ہین کہ اس عزم عظیم اور قصد مستقیم کے بموجب تیرہ برس سے بفضل ایزدی اور تائید سماوی سے جناب ملکہ معظمہ نے کیسا انتظام کیا دنیا مین کتنا بڑا نام کیا جسکے باعث سے

سلطنت مین دولت عظیم ترقی پائی ہر صورت سے ملک مین بہتری نظر آئی —
افسوس صد افسوس ایسا گل شگفتہ جناب شاہزادہ خوش صفات کا مین شباب مین
صرصر ممات سے پژمردہ ہوا اس چمن دہر کی اچھی طرح ہوا بھی نہ کھائی ہاے کیا
جلدی قضا آئی سے آتش فتد بخانہ آن باغبان کہ سوخت * در عین فصل گل بچمن آشیان
اور جملہ امور رفاہ عام کا جو شاہزادہ عالی مقام نے انگلستان مین رونق افروز ہونے
کے وقت سے انتظام کیا تھا وہ اونکی ذات بابرکات کے ساتھہ تمام ہوا کیسا اچھا
انجام ہوا جو شخص اس زمانہ مین ہوشیار رہے ہر ایک امر مین تجربہ کار رہے اس رسالہ کے
پڑھنے مین دل لگائیگا اوسکو صاف ظاہر ہو جائیگا کہ جناب شاہزادہ مرحوم نے
رعایا کے لیے کیا کیا امور متعلقہ تہذیب اور ترقی عام کو کیسا جلوہ دیا اور باوجود
اس امارت کے نمائش سے ہمیشہ احتراز رہا معاملات خانہ داری اور مقدمات
صلح کاری مین کیسا پاک باز رہا حالانکہ جس مقام پر شاہزادہ کا مقام تھا وہان
ترغیب و تحریص سے بچنا بڑا کام تھا وہان کی آب و ہوا کا اثر جیسا ہوا ہے وہ اوسکی
تاثیر سے خوب آگاہ ہین سوا اسکے اس رسالہ کے ناظرین جب اسمین کوئی
امر ادر نپائینگے اسکو لائق مطالعہ کے تصور نفرمائینگے اور شاید اس سے یہہ مقصود سمجھینگے
کہ اس مین صرف ایک اوسط درجہ کے آدمی کے صفات طریقہ بسر اوقات کا مذکور ہے
نہین معلوم اسکے لکھنے سے کیا منظور ہے مگر مین اوسکے ظاہر کرنے مین کب انکار
کرتا ہون جو میرا مافی الضمیر ہے اوسکا اظہار کرتا ہون کہ جناب شاہزادہ البرٹ کے
تذکرۂ زندگی سانحۂ عمری کے مطالعہ سے علاوہ پند و نصایح کے دل بستگی اور لطف
بھی حاصل ہوتا ہے کیونکہ کبھی جناب موصوف کی یہہ تمنا نہوئی کہ اپنے اختیار اور
اقتدار کو بڑھائین لوگون کو اپنی لیاقت دکھائین یا سلطنت کا دعوے کرین بلکہ بالعکس
اسکے اونکو ایسی کامون کی تمنا تھی کہ جس سے رفاہ عام ہو خلائق کا کام ہو ہر شخص راحت
پائے اونکے ذمہ سے شرط خدمت ادا ہو جائے اپنے عالم شباب کی عمدہ ترین اوقات
بہترین ساعات اپنی جسمانی طاقتین روحانی قوتین صرف انگلستان کی بھلائی مین صرف کین

۱۷۴۳۶

گو کہ اون کو ہر طرح کا عیش و آرام تھا اس وردسری سے کیا کام تھا مگر صرف پاس و
لحاظ اداے شرط خدمت یہہ تکلیفین اوٹھائین طرح طرح کی مصیبتین سہین مسٹر ڈوی
آرزیلی صاحب نے دربار پارلیمنٹ کے حضور مین واقعہ ناگزیر کا بیان کیا جہان
اور اور صفات کا اعلان کیا وہان علی الخصوص ایفاے شرط خدمت کے بارہ مین
بھی بڑے جوش و خروش سے تقریر کی —

ناظرین کو واضح رہے سامعین کو لائح رہے کہ شرائط خدمت کا ایفا وہ صفت ہے
جس سے نیلسن میدان جنگ مین اور ولنگٹن معاملات مملکت مین سرنام ہوے
مورد تحسین انام ہوئے یہہ بھی اداے شرط خدمت ہی کی وجہ تھی جو جناب مرحوم نے
عین شدت مرض مین جبکہ طاقت نشست و برخاست کی طاق تھی اور روح باغ جنت کی
مشتاق تھی ایک یادداشت کا مسودہ جناب ملکہ معظمہ کے واسطے دربارہ مقدمات
متعلقہ ٹرنٹ کے تحریر کیا غرضکہ کہان تک اس عمدہ صفت کے بارہ مین لکھتا جاون
اور زیادہ کیا کلام کو طول دون میرے نزدیک صرف اسقدر لکھنا کافی و بس ہے کہ
یہہ صفت ہر شخص کے تتبع کے لائق ہے اور ہر درجہ کے آدمی کو واجب ہے کہ اداے
شرط خدمت اپنے اوپر ہر حالت مین فرض عین سمجھے —

جناب شاہزادہ مرحوم و مغفور کو ہر پیشہ ور اور اہل حرفہ بلکہ ہر فرقہ کے لوگون کے ساتھ
جو درحقیقت مستحق پرورش اور عنایت تھے ایک خاص ترحم تھا چنانچہ نوکر اور پارچہ باف
اور سپاہی و جہازی سب اون کی باتون سے خوش رہتے اور اون کی نصائح
مشفقانہ سے مستفیذ ہوتے تھے جتنے غریب و مسکین تھے وہ اوسکو اپنا مربی
جانتے تھے اور اوسپر ناز کرتے تھے اور مثل مہربان باپ کے سمجھتے تھے سبب اس کا یہہ تھا کہ شاہزادہ مرحوم
ہر لحظہ و آن اون کی اعانت و امداد کے لئے مستعد و تیار رہتے تھے ہر وقت اونکے
واسطے آمادہ کار رہتے تھے ہر شخص اون سے محبت رکھتا تھا اور اونھین کا دم بھرتا تھا
اون کا نام نامی فرط محبت سے ہر غریب و امیر اور برنا و پیر کے ورد زبان تھا ہر ادنی
و اعلے اون کا ثنا خوان تھا غریب سے غریب کو بھی اگر کوئی امر اہم درپیش آتا

وہ بیخوف وخطر شاہزادہ والا گہر کی خدمت مین چلا جاتا جہان وہ عالی جناب ہوتا ہر شخص
وہان باریاب ہوتا جو شاہزادے ہین یا درجۂ اعلے رکہتے ہین وہ عوام سے ہمکلام ہونا
اپنی حقارت اور بے توقیری سمجھتے ہین اون کے معاملات بذریعہ مختارون یا کارندون کے
طے پاتے ہین جو لوگ یہہ خیال کرتے ہین کہ ہم شاہزادے اور امیر زادے ہین
اور دنیا مین مثل دیوتاؤن کے ہم پیدا ہوے ہین لہذا ان دہاتیون اور دہقانیون کی
نگاہ سے ہمیشہ بچتے رہنا ضرور ہے کیونکہ اعلے درجہ کے لوگون کا یہی دستور ہے
لیکن شاہزادہ عالیمقام ہر خاص و عام سے بجاے نفرت واکراہ کے گفتگو کرنے سے
خوش ہوتا بلکہ اس امر کے دریافت کرنیکا اوسکو موقع ملتا کہ اون مین سے کسی کو کیا
احتیاج ہے کون کس امر کا محتاج ہے انجاح مرام خلائق اوسکا کام تہا یہی مشغلہ صبح
وشام تہا ایک روز کا ذکر ہے کہ یارک شائر کا ایک کسان ایک ہل ایجاد کرکے لایا اور
بلا وساطت وقت باریاب ہوکر شاہزادہ عالی نژاد کو دکہایا چنانچہ بعد ملاحظہ کے یہہ ارشاد فرمایا کہ
اس ایجاد جدید کا نام ہمنے البرٹ کا ہل رکہا اور اوسکو بہت سا انعام واکرام دیا اور
منجملہ اوسکے ایک نہایت عمدہ انجیل مقدس عطا فرمائی اوس کسان نے اپنے ہمچشمون مین
بڑی آبرو پائی خوش ہوتا شاہزادہ کو دعائین دیتا قصر شاہی کے باہر آیا اور فوراً
اوس کتاب کی جلد پر اپنے بادشاہ کا نام نامی کندہ کرایا۔

ظاہر آرائی اور خودنمائی سے شاہزادہ البرٹ نے ہمیشہ نفرت فرمائی اور ظاہری
دہوم دہام اور شوکت وشان جو لازمہ امارت اور تمغاے ریاست خیال
کیجاتی ہے اوسکو کبہی پسند نہ آئی باوجودیکہ خدا ایتعالے نے ایسے درجہ عالی اور رتبۂ
شاہی سے سرفراز فرمایا تہا کہ بعد بادشاہ کے انکا رتبہ تہا اسوجہ سے ضرور تہا کہ
اوسی شان وشوکت سے رہتے مگر ہمیشہ جوش دلی اور رغبت قلبی سے ایسی تقریبات
ظاہری رسمیات مین شریک ہونے سے نفرت تہی اور ظاہری صفائی سے دلی کدورت تہی
خاندان شاہان انگلستان مین یہہ اول شخص تہے جنہون نے اس بات کو ثابت کردیا کہ
صرف بناوٹ اور ظاہری نمائش سے اوسی طور پر بآسانی تمام اور بلا تحقیر وتذلیل

بادشاہ بھی کنارہ کش ہو سکتے ہین جس طرح سے تمام اشخاص کو اپنے گھر مین
ضرورتاً بوجہ ناداری اجتناب کرنا پڑتا ہے جب ہم بنظر مقابلہ کرینگے اون عادات اور
اطوار کا خیال کرتے ہین جنکا برتاو قبل تشریف فرما ہونے انگلستان کے قصر شاہی مین
کیا جاتا تھا اور اس چال وچلن اور طریقہ کو دیکھتے ہین جو بعد ازان شاہزادہ
عالی تبار سے ظہور مین آیا تو صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اسگلے لوگون کی اوقات
گرانمایہ کس قدر نمود بے بود کی نمائش مین ضایع ہوتے تھے اور اب کسیقدر
خوبی سے اوسمین تبدیل وتغیر ہو گیا ہے جسکو دیکھکر دلکو سرور ہوتا ہے رنج والم دور ہوتا ہے
بے اختیار یہہ مصرعہ زبان پر آتا ہے ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا؛ جب دونون
مقام بالمورل مین مقام ہوتا تھا شاہزادہ البرٹ کو اپنی سادہ وضعی کے اظہار کا
موقع ملتا تھا اور جبتک وہان مقیم رہتا تھا جناب ملکہ معظمہ کو ہمراہ لیکر گرد وپیش کے
قصبات مین جاتا اور سادی پوشاک زیب بدن کرکے قرب وجوار کے قریات کی
سیر فرماتا اور اکثر شاہزادہ عالی تبار اور جناب ملکہ معظمہ مثل مہر و ماہ ایک بگھی مین سوار
ہو کر جایا کرتے اور کبھی کبھی ایسا بھی اتفاق ہوا تھا کہ قصباتی سے اونہین فروکش
ہوتے جو اشیا سے خورد ونوش وہان مہیا پاتے اوسیکو بطیب خاطر تناول فرماتے
اور بچھونے وغیرہ مین بھی کسی طرحکا تکلف نکرتے جیسا پاتے ویسا بچھاتے کسیکو خبر بھی
نہوتی کہ یہہ کوئی مسافر راہ گیر ہین یا کوئی امیر کبیر ہین ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جناب شاہزادہ
مرحوم اور ملکہ معظمہ ایک بگھی مین سوار ہاڈہوس کو بنا بر ملاقات ارل آف ابرڈوین کے
تشریف لیے جاتے تھے چونکہ پیشتر سے انکے رونق افروز ہونیکی خبر وہان مشتہر
ہو گئی تھی لہذا ایک زمیندار نے گانونکے قریب راہ صاف کرکے ایک پھاٹک لگایا
نہایت خوبصورت ترپولیا بنایا اس غرض سے کہ جناب شاہزادہ اور ملکہ معظمہ کی سواری
اوسیطرف سے گذر کرے اور چند آدمی اسلیے وہان پر متعین کیے کہ جب جلوس شاہی
قریب آئے فوراً اوسکو اطلاع کیجائے لیکن وہ دونون صاحب اودہر سے گذر بھی
گئے اور لوگون نے بسبب سادگی لباس کے نہ پہچانا بلکہ دو ایک نے روکی ٹوکی بھی کی کہ پھاٹک کے

باہر باہر جائین اندر کی طرف کبھی نہ لائین کہ اسی عرصہ مین چند لوگ پیچھے سے آئے اور
اوس شخص کو جو دروازہ پر بیٹھا تھا اون کی زبانی معلوم ہوا کہ جناب ملکہ معظمہ
وہی تھین جو بگھی مین آگے تشریف لے گئین اوس شخص کو یقین نہ آیا مگر جب اوسکا
اطمینان ہوا ہو تو سخت گھبرایا اور فوراً ایک سوار کو دوڑایا کہ اس غلطی کا حال
جناب شاہزادہ اور ملکہ معظمہ سے عرض کیا جائے چنانچہ جب سوار نے آکر دست بستہ
اون دونون جناب کے حضور مین عرض کیا کہ بتقریب تشریف آوری ملازمان دولت
یہ سامان یہان کے مالک اور زمیندار نے مہیا کیا تھا مگر حضور موفور السرور کو
کسی نے شناخت نکیا اور سب کی سب بے نیل مرام پیچھے رہگئے اوسی پر دونون جناب
واپس آئے اور مسکراتے ہوے اوس ترپولیہ مین سے ہو کر گذرے یہ بات
کیا قابل غور ہے اور اس سے بڑھ کر سادگی مزاج اور غربا پروری کا خیال اور کیا ہوگا
کہ اونے اونے کی دل شکنی کا لحاظ رہتا تھا اور کسی کا دل دکھانا یا مایوس کرنا
گوارا نہ تھا انصاف پسندی قدر شناسی اور دیانتداری جناب شاہزادہ
مرحوم کی اس حیات چندروزہ مین اصل اصول تھی اور برابر یکسان طور پر
ان صفات حمیدہ کا ظہور اوسکی ذات ملکی صفات سے ہوتا رہا جس کسیکو ذرا بھی
معاملہ اون سے پڑتا اوسکے مفاد کا لحاظ اور جو لوگ کسی قسم کی استمداد اور اعانت کے
خواستگار ہوتے اون کے فائدہ کا خیال جناب مرحوم کو رہا کرتا تھا جن لوگون کا
خوش قسمتی سے اوسکے ساتھ معاملہ پڑ جاتا اون کے حال پر شاہزادہ بڑی
مہربانی فرماتا اس فیاضی اور رحم دلی کے معاوضہ مین بجان و دل اون کے لیے
وہ لوگ دعاے خیر کیا کرتے اونھین کا نام لیا کرتے اور بہت سی ایسی حکایتین موجود
ہین جنسے یہ امر بخوبی ثابت ہے منجملہ اونکے ایک یہ حکایت ہے کہ قصر رفیع بالمورل مین
گنجایش کم تھی اور بوجہ قلت جگہ کے اکثر تکلیف رہا کرتی تھی لہذا ایک قصر جدید کی
تعمیر کی تجویز ہوئی اور ایک شخص باشندہ شمال سے ٹھیکہ بھی ٹھہر گیا یہ اوس زمانہ کا
حال ہے جبکہ جنگ کریمیا قریب الاختتام تھی اور آغاز جنگ سے مصارف کا نرخ بہت گران ہو گیا تھا

جناب شاہزادہ مرحوم امورات مذہبی سے بھی واقف تھے بہ خلاف اکثر نوسھالان سلطنت کے جو خدا کی ہستی اور انسان کی نیستی سے آگاہ نہین ہین اور باشی مین دین و دنیا فراموش ہے ہستی کا جوش ہے مگر جناب مرحوم نے اپنی روح کو پہچان لیا تھا خدا کی ہستی کو پہلے سے مان لیا تھا اور مذہب عیسوی کے ایسے حامی و مددگار تھے کہ کسی رسم و رواج دنیوی کے پابند نہ تھے مذہب اون کے نزدیک ایک ایسی چیز نہ تھا جسکو بعض مخصوص ایام یا خاص مواقع یا تقریباً لوگون کے دکھانے کے لیے اکثر لوگ اختیار کر لیا کرتے ہین بلکہ اون کا مذہب مثل جسم کے ایک عضو کے تھا یہہ خصلت خوش اعتقادی مذہب جسکی عموماً انگریز لوگ محتاج ہوتے ہین اوس مذہب دوست قوم کی وجہ سے جناب شاہزادے مین پائی جاتی تھی جس قوم کے وہ کہلاتے تھے اگرچہ ان دونون انگریزون نے کثرت سے اس مضمون کے بیانات پیدا کر دیے ہین جنسے واضح ہوتا ہے کہ اہل انگلستان مرتبہ الوہیت کے قریب پہونچ گئے ہین مگر میرے نزدیک ہنوز دہلی دور ہے اور مدت دراز چاہیے تب اوس مرتبہ کو پہونچینگے جس مرتبہ پر اہل جرمنی آج پہونچے ہوے ہین جس کسینے لکھا ہے خوب لکھا ہے کہ یہہ انگریز علم معاش خوب جانتے ہین مگر معاد سے بے بہرہ ہین اہل جرمنی وحدت کے ایسے قائل ہین جو انگریزون مین مطلق نہین ہے اس رایکے ایسے مضبوط ثبوت موجود ہین جنکو اکثر انگریز جو صاحب انصاف ہین قبول کرتے ہین اور اگر اون ثبوتون کی ضرورت ہو تو اون کی بے انتہا مثالین ہم دے سکتے ہین جو موقع پر پیش کیجا سکتی ہین——

جملہ خصائل پسندیدہ و اوصاف حمیدہ سے بڑھکر نہایت دلچسپ و عظیم اور قابل تعریف سیرت جسکی وجہ سے وہ زمانہ مین ممتاز تھے لوگون مین سرفراز تھے اور اون کا نام نامی پشتہا پشت تک بغرض تقلید لیا جاویگا اور جسکی صفت مین تمام شائستہ لوگون کی زبان لال ہے جناب شاہزادہ عالی ارادہ مین یہہ تھی کہ اون کے مراتب خانہ داریکی نیکیون اور حسن سلوک عیال داری کا یکسان طور پر تمام عمر برتاؤ رہا سلف و خلف سے کسی تواریخ مین کسی شاہزادے کا ایسا مسرت بخش اور روح افزا حال

نظر سے نہین گذرا ہے جسمین ذمہ داری ہاے بیکران وخدمات فراوان بابت انجاح مرام خاص وعام وکاروبار ہمدردی خلائق کے اپنی اوقات فرصت وہجوم افکار وکثرت کار کے لمحون مین اسپنے اوپر لی ہو اوران اوقات عزیز کو اپنی عیال داری اور معاملات خانگی کی بہبودی اور برتری مین اوس کامیابی کے ساتھہ صرف کیا ہو جیسا جناب مرحوم نے کیا اگر اون کی محبت شوہری پر لحاظ کیا جاے جو جناب ملکہ معظمہ کے ساتھہ اون کو تھی تو معلوم ہوگا کہ کس قدر بیقراری وبیتابی اپنی محرم راز اور مونس جان باز کے لیے جناب شاہزادہ کو ہوتی تھی اور جو بیچینی اون کو ستاتی تھی وہ قصص وحکایات کے شاہ وشہر یارون کے اضطرار واضطراب سے کہین زیادہ تھی جس وقت سے شاہزادہ نے انگلستان مین بود وباش اختیار کی تھی وہ ہمیشہ مشکلات زمانہ مین مبتلا رہے مگر تاہم کمال محبت مین اور الفت سے جناب ملکہ معظمہ کے شیدا رہے اون کی چاہت مین کبھی خلل نہ آیا بلکہ روز بروز اوسکو زیادہ پایا دونون کو ایک دوسرے کا پیار ایسا یوماً فیوماً ترقی پذیر ہوتا رہا کہ جب سے شادی ہوئی تھی تب سے تادم مرگ کسی قسم کا گلہ یا شکوہ خواہ شکر رنجی یا اختلاف راے کبھی درمیان مین نہ آیا خود جناب ملکہ معظمہ کی تحریر دلپذیر اس امر کی شاہد ہے کہ انتہا کی احتیاط اور ہمیشہ کی فکر جناب شاہزادہ کو ملکہ معظمہ کی آسایش اور خوشی کے لیے رہا کرتی تھی جنرل گرہی صاحب لکھتے ہین کہ جب پہلے پہل جناب ملکہ معظمہ کے اولاد ہوئی تو اکثر اوقات ایسا ہوتا کہ سواے شاہزادہ کے کوئی موجود نہ ہتا جو اونکو بستر سے اوٹھائے یا بٹھاے اور بعض اوقات ایسا بھی ہوتا تھا کہ اگر جناب مرحوم موجود نہ ہوتے تو حسب الطلب جناب ملکہ معظمہ کے فوراً جہان ہوتے وہانسے چلے آتے ایک مقام پر خود جناب ملکہ معظمہ نے تحریر فرمایا ہے کہ کوئی مادر مہربان یا نہایت عقیل دایہ ایسی احتیاط اور نگہداشت کم کریگی جو شاہزادہ مرحوم کرتے تھے ایک اور مقام پر جنرل گرہی صاحب رقم طراز ہین کہ مین شاہزادہ خوش اقبال کے استقبال اور ملائمت مزاج کا جس سے وہ تمام خاندان کے سردار بنکر رہے شکر گذار ہون اور نیز ملکہ معظمہ کی صاف طبعتی

اور لایق تعریف دیانت اور صفائی مزاج کی خصلت کا شکر کرتا ہون اور سب سے
زیادہ اوسکی ملنساری اور عجز و انکساری اور وفاداری اور اون کے اعتماد کا جو شاہزادہ کو
ملکہ پر اور ملکہ کو شاہزادہ پر تھا نہایت شکرگذار ہون اگر کوئی ملکہ معظمہ کو تحریر کرتا
اور حسد سے کہتا کہ آپ سلطان وقت اور خدیو ملک ہین آپ کو خود سردار
خاندان بنکر رہنا چاہیے یہہ کہ شاہزادہ سے جو مثل دیگر رعایا کے ہین تابع اور
مطیع رہیے اونکو جناب ملکہ معظمہ جواب دیتین کہ مین گرجا کے اندر بروز عقد عہد
کرچکی ہون اور حلف اوٹھا چکی ہون کہ مین اون کی اطاعت اور فرمان برداری
کرون گی اور اون کو عزیز رکھون گی اور اون کے ساتھہ باعزاز و اکرام پیش آونگی
اوسکی تابعداری سے سر نہ اوٹھاونگی اب مین اوس معاہدہ پاک کے برخلاف
عمل نہ کرونگی ؎ فرمان بری است رسم و آئین مارا ✤ در بانچہ ناگل نافرمان نیست ✤ درستی
معاملات خانگی اور حسن سلوک اور اتفاق باہمی مین بڑے بڑے حکما مشاہیر سے شاہزادہ
مرحوم فوق لے گیا تھا چنانچہ اسکے بہت سے ثبوت مین اور جو تشبیہات اب مین دیا چاہتا ہون
گو کہ وہ کینہ خیز حسد انگیز ہین مگر مین دلیرانہ لکھہ دیتا ہون وہ بڑا حکیم ساکن
اتھینیہ قدیم واقع یونان جس کے علم و اخلاق کے اصول ایجاد کیے ہوے پر عمل
کرنے سے عقلا دہر مدارج اعلے کو پہونچ گئے ہین شاہزادہ مرحوم کے برابر لیاقت
بافراست درستی معاملات خانہ داری کی نرکھتا تھا اوسکے زوجہ کی گھڑی گھڑیکی
تند مزاجی اور شوخی و شرارت جسکے سبب سے اوس حکیم کے تصورات علم فلسفہ
مین خلل پڑتا تھا سب پر روشن ہین مگر حکیم مذکور اپنی زوجہ کی حرکات ناشائستہ کو
صرف ہنسی اور دل لگی مین ٹال دیتا تھا زانتی فی کی دلچسپ حکایت تو زبان زد
خلائق ہے کہ جب وہ اپنے شوہر سے بگڑتی تھی کسی سبب سے جھگڑتی تھی تو دیگچہ گرم
کھولتے ہوے پانی کا اوٹھا کر اوس حلیم المزاج حکیم کے سر پر اونڈھا دیتی تھی اور وہ بیچارہ
ہنسکر اوس سے کہتا تھا کہ یہہ بات بہت درست ہے کہ رعد کے خروش کے بعد بارش
بھی ضرور ہوا کرتی ہے شاہنشاہ نپولین کی حکایت جس نے تمام فرنگستان کو اپنے

زور شمشیر سے فتح کر لیا تھا عالم مین مشہور ہے اور سب جانتے ہین کہ اوسنے کیسے کیسے فتوحات کیے ہین اور ہر شخص کو اوسکی صورت دیکھتے ہی پہچان لیتا تھا اور اوسکے حالات کا اوسکے قیافہ سے دریافت کر لینے کا اوسکو بڑا ملکہ تھا مگر باوجود اس لیاقت اور شجاعت کے اپنی مصیبت خانگی کو رفع نکر سکا آخر کو یہہ انجام ہوا کہ اپنی زوجہ ملکہ جوسفائن سے جو نہایت صاحب جمال اور پری تمثال تھین علحدہ ہوگیا۔

علاوہ ان مثالون کے اور بہت سی تمثیلین ہین اگر قلت وقت نہوتی تو البتہ لکھی جاتین مگر اب مین چاہتا ہون کہ ایک اور شعبہ شرط خدمت کا بیان کرون جس سے ظاہر ہوجائے کہ شاہزادہ نے اپنی اولاد کے بارہ مین حقوق فرائض پدری کو کیونکر ادا کیا جناب شاہزادۂ مرحوم کو ہمیشہ اس امر کا خیال رہتا تھا کہ اونکی اولاد کے مزرعہ دل مین نیکیونکا تخم بویا جاوے اور بذریعہ تعلیم کے آبپاشی کے وہ خوب نشو نما پاسے چنانچہ تدابیر صائب سے ایسی عمدگی اور آسانی کے ساتھ علوم مفیدہ گھر ہی پر سکھائے جاتے تھے کہ نہایت مشکل کنہیات علوم کے چند ہی الفاظ کے ذریعہ سے بصحت و سلاست اون کے ذہن مین آ لئے محبت کی یہہ کیفیت تھی کہ ہر دم اس بات کا اہتمام رہتا ہر وقت اس امر کا انتظام رہتا کہ اونکی اولاد خوش نہاد اون سے زیادہ عالی حوصلہ اور اولوالعزم ہو اون کی اطفال مین سے ایک کا یہہ بیان ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم کی شفقت اور نیکیان جو اولاد کی تعلیم و تربیت مین ظاہر ہوئین وہ کسی اور رشتہ مند اور قرابت دار کے لیے ظہور پذیر نہین ہوئین تھین وہ نہایت دانشمند اور اولاد کا چاہنے والا باپ تھا۔

جناب شاہزادہ مرحوم نے اپنے لڑکے اور لڑکیون کی تعلیم کیواسطے ہر علم اور فن کے ادیب جداگانہ مقرر کیے تھے مگر سب اوستادون سے زیادہ خود اون کی تعلیم کیا کرتے تھے اور اوسکو اونھون نے اپنی خدمت پدری کا ایک جزو سمجھہ لیا جو کتاب اون لڑکون کو پڑھائی جاتی وہ خود اوسکو پہلے پڑھ لیا کرتے تھے اور علاوہ درس تدریس کے اسکا بھی قدغن تھا کہ جسمانی محبت کے بھی وہ لوگ عادی کیے جائین جیسا جیمس کلارک لکھتے ہین

کہ تعلیم کے بارہ مین تو جناب شاہزادہ مرحوم اور جناب ملکہ معظمہ دامت اقبالہا نے ایک دستور العمل ایسا مقرر فرمادیا ہے کہ اوسکی تعمیل ہر صاحب عیال کو ضرور ہے چنانچہ یہہ دستور العمل حسب الحکم جناب ملکہ معظمہ واسطے مفاد اولاد اونکی رعایا و برایا انگلستان کی بخوبی شائع کر دیا گیا ہے چنانچہ اوسیکے بموجب عملدرآمد سے اولاد ہمیشہ تندرست اور توانا رہتی ہے کبھی کسی حالت کی شکایت نہین ہوتی ہے یہہ قواعد ایسے مفید اور واجب التعمیل ہین کہ اونپر ہر فرقہ کا آدمی چاہے غریب ہو یا امیر عمل کرسکتا ہے اور ثمرہ نیک پاسکتا ہے جناب ملکہ معظمہ اور شاہزادہ مرحوم نے بحسن و خوبی تمام اپنی شفقت مادری اور محبت پدری کو کام فرما کے اپنی خدمات کا انجام دیا اور اوس کا ثمرہ بھی دونون نے اچھا حاصل کیا۔

اب جناب ملکہ اور شاہزادہ مرحوم کی شادی کے بعد کی زمانہ کو ملکہ ہاے سابق انگلستان کی شادی کے بعد کے زمانہ سے ہم مقابل کیا چاہتے ہین تاکہ ایک دوسرے کا فرق بادی النظر مین معلوم ہو جاوے

اول ملکہ معظمہ وکٹوریا اور جناب شاہزادہ کی سعی متحدہ اور کوشش متفقہ کو دیکھنا چاہیے جو اونھون نے امور خلائق کی انجام دہی مین کین اور اون سعی اور کوششون کو اور جو روپیہ تضیعہ اوقاتی مین بنا بر اطفاے نائرہ شیطانی اور ہواے نفسانی ملکہ ہاے سابق انگلستان کے شوہرون نے صرف کیا لحاظ کرنا چاہیے اور حالات نفرت انگیز ملکہ خونخوار میری اور اوسکے مغرور اور گردن کش شوہر پر غور کرنا چاہیے جس نے اپنی زوجہ سے متفق ہو کر کیسے ہاتھ پاؤن بکالے اور اہل انگلستان کے مفاد اپنے ذاتی عیش و نشاط کیواسطے پامال کر ڈالے اور انگلستانکو اسپین کا ایک صوبہ بنا دیا ملک عین کی ضعیف اور سست بنیادنیکیون کا حال اور اوس حلیم الطبع شاہ جارج ساکن ڈنمارک کی کیفیت جو موم کی ناک ہو کر لارڈ مارلبورا کی راے پر چلتا تھا سب لوگون کو معلوم ہے پس ان سب کے حالات کسی طرح پر ہمارے سلطان ذلت کے احوال پر ترجیح نہین رکھتے ہین اور ہرگز ہماری ملکہ معظمہ اور جناب شاہزادہ مرحوم کی تندہی اور کوششون کی امور اہم پر اونکو فوق نہین ہے

اس بات سے کے توہم مقر ہین کہ ملکہ میری ثانی کے عہد سلطنت مین کاروبار امنیت اور صلح کاریکی بہت تعریف ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے کہ مدار کاروبار سلطنت اونھون نے اپنے شوہر ثانی کی رائے پر چھوڑ دیا تھا گو کہ وہ شخص باشندہ ملک غیر تھا مگر اوس نے اہل انگلستان کو ایسا اپنے قابو مین کر لیا تھا جیسا کوئی خاص انگلستان کو شاہزادہ لیتا مگر اوس پر بھی اسکے مقابلہ مین ہمارے جناب ملکہ معظمہ اور پرنس کانسرٹ مرحوم کا زمانہ کسیطرح پست نہ دکھائی دیگا کیونکہ جناب شاہزادہ البرٹ کی زندگی کے حالات کو دیکھو تو وہ ایک روزنامچہ ہے محبت اور اتفاق باہمی کا اور اخلاص والفت کا ایک کارنامہ ہے جس سے کسی خاندان شاہی کے حالات کسی طرحسے مقابل نہین ہوسکتے اوسکے مطالعہ سے ہر فرد بشر کے دل مین ایک جوش ہمدردی اور جذبہ خداترسی ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جس کا اثر دل پر ہوتا ہے —

جناب شاہزادہ مرحوم کے کمالات علمی اور عملی اور اون کے فضائل اور اخلاق ذاتی اور عالی ہمتی کا صرف بیان اسواسطے کافی نہین ہے کہ حلم اور تحمل اور رحم دلی وتامل ان باتون سے ظاہر ہوجاتا ہے بلکہ خالق برحق نے اونکی خلقت مین خلق خلق کیا تھا جس سے وہ ہر دل عزیز تھے اور سب مین نہایت صاحب تمیز تھے پس جو شخص اون کے سانحہ عمری کو بنظر سراسری بھی دیکھے گا تو ممکن نہین ہے کہ جوش محبت سے اوسکا دل نہ بھر آئے بے اختیار چشم تر نہو جائے ایسا تو کوئی شخص نہوگا جو اونکے سانحہ عمری کو پڑھے اور خصوصاً اون کی رائے زرین کا جو اونھون نے وقتاً فوقتاً ظاہر کین ہین مطالعہ اور ملاحظہ کرے اور جناب شاہزادہ کو مجموعہ صفات قلبی اور روشن ضمیری نہ کہے اور ساتھہ ہی اس خیال کے ایک دریائے محبت جناب مرحوم کی الفت کا دلپر نہ اومنڈ آئے بلکہ مجھکو تو یقین کامل ہے کہ جو کوئی اونکی حیادار اور سادہ ومردانہ نہایت دلپذیر تقریر کو پڑھیگا بالضرور اوسکے دلمین جناب شاہزادہ عالی ارادہ کے اوصاف حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ کا اثر آجائیگا اور اوس عالیجناب جنت مکان کی الفت دلمین پیدا ہوجائیگی جناب ملکہ معظمہ نے ہر کتب خانہ مین

ایک ایک جلد کتاب جناب پرنس کی تقاریر متنوعه کی بطور تحفه کے عطا فرمائی ہے اور ہر کتاب مین قلم خاص سے عبارت ذیل ضبط تحریر مین آئی ہے یہه کتاب بطور تحفه یادگار اپنے نیکذات شوہر ملکی صفات کی اونکی دل شکسته بیوه کی طرف سے بسبیل ارمغان بخدمت پیش کش ہے دستخط وکٹوریا رجینه ۱۸۶۲ء عیسوی۔

یہه کتاب نہایت خوشنما چرم سفید ولایتی سے مجلد ہے اور طلائی کام اوسپر کیا ہوا ہے اور جلد کے اوپر جناب شاہزاده مرحوم کے اسلحه کے نقش نہایت آب وتاب سے منقوش ہین اور اونکے تحت مین شاہزاده البرٹ کا نام نامی واسم گرامی به آب زر لکھا ہوا ہے اوس کتاب کے دیباچه سے معلوم ہوتا ہے که کتاب مذکور حسب الارشاد فیض بنیاد جناب ملکه معظمه کے چھاپی گئی ہے چند روز ہوئے ہین که اسکے علاوه دو اور کتابین موسوم به حالات طفلی جناب شاہزادهٔ البرٹ اور اوراق چند ہمارے روزنامچه سانحه عمری واقع اسے لنڈ سے جناب ملکه معظمه نے یہه کتابین استدعا سے کتب خانون مین پیش کی ہین که منجمله اور کتابون کے کتب خانون مین رکھی جاوین ان دونون کتابون مین حالات خانگی جناب ملکه معظمه اور پرنس کانسرٹ کے درج ہین اور جس کسی کو وه کتابین دستیاب ہوئی ہین وه اونکی نہایت قدر کرتا ہے اونکی جلدین بھی مطلا اور مذہب نہایت خوب ہین اور تمام کتب خانه والون کو بدل مرغوب ہین۔

ناظرین اور سامعین سے التماس یہه ہے که مجکو اس بات کا ادعا نہین ہے که مین جناب شاہزاده کانسرٹ کے حالات کو بے عیب کہون اور امر واقعی کو ظاہر نه کرون مین انسان مین یہه ایک نقص سمجھتا ہون که وه کسی امیر کبیر کی خوشامد سے ایسی تعریف کرے که اوسکو فرشته یا پیغمبر بنا دیوے مین نے جن خوبیون اور نیکیون کا جناب پرنس کے بیان کیا ہے اوسمین ذرا بھی مبالغه کو دخل نہین دیا ہے امر واقعی سے زائد ذرا بھی نہین لکھا ہے کیونکه یہه امر تو ظاہر ہے که انسان کو اس جہان مین کمال نہین ہوتا ہے اور بے عیب ذات صرف خدا کی ہے ہرچند ہم لوگ دل سے چاہتے ہین که کمال پیدا کرین مگر وه کمال سراب صحرا کے مثال ہے که ہمیشه مثل پانی کے دور سے دکھائی دیتا ہے

گریب اوسکے قریب آتے نہین وہ اور بدور ہوجاتا ہے اوسکی لذت نہین پاسکتے ہین
سدا یون ہی محروم رہ جاتے ہین یہہ کہنا ہرچند کہ فضول اور بیوجہ ہوگا کہ جتنے دن
جناب پرنسل رونق افروز بزم ہستی رہے ترغیب تحریص دنیوی کی طرف مائل
نہ ہوسے اور اسطرح کا اون کے نسبت دعوی کرنا گویا اون کو بدنام کرنا ہے
اور بدتر از ہجو ہے کیونکہ بقول اس مصرعہ کے ؏ کہ ہیچ فرد بشر خالی از خطا نبود
ایسا کوئی انسان نہین ہے کہ عیب سے خالی ہو مگر ہان میرا یہہ شیوہ او طریقہ نہین
ہے کہ مین بھی مثل خوردہ گیرون اور عیب جویون کے خواہ مخواہ اوس آدمی کو جو
اس دنیا مین اچھے اچھے کام کرگیا ہے اور کسی طرحسے اپنا نام کرگیا ہے
متہم کرون اور ناحق کا الزام دون مجھے اون دون ہمتون اور کوتہ بینون کی
کم ظرفی جسکا آج کل بڑا زور شور ہے اختیار نہین ہوسکتی اور نہ میری طبیعت کو
ان باتون کیطرف میلان ہے اور نہ کسی طرح کا رجحان ہے اگر مین اون نیکیون
اور خوبیون سے جو جناب شاہزادہ عالی ارادہ مین نہ تھین اونھین موصوف اور
منسوب کرون تو علاوہ اسکے کہ یہہ فعل خلاف وضع اور انصاف ہے جناب شاہزادہ
مرحوم کی روح پاک بھی جو ہمیشہ خوشامد اور چاپلوسی سے متنفر تھی کب رضامند
ہو گی اور ہمارے جناب ملکہ معظمہ نے براہ الطاف خسروانہ جناب مرحوم کے سوانح
عمری کے شایع کرنے مین جو ہم پر اعتبار کیا ہے اوسکی کچھہ وقعت باقی نہ رہیگی
بلکہ اوس اعتبار کے عوض مین ہماری جانب سے خیرہ سری اور تنک چشمی کا خیال
ہوگا اور ہماری باتون پر طرح طرح کا احتمال ہوگا ہمکو تو ان سچے حالات عمدہ صفاتکا
جو ہمنے بیان کیا ہے بڑا لحاظ ہے اور یہہ حالات ایسے راست کی کم کاستہ ہین
جن کی راستی ہمنے ڈرتے ڈرتے بیان کی ہے اور ذرا بھی مبالغہ کو راہ نہین
دی ہے جناب شاہزادہ مرحوم کو یاد کرنے کے وقت ہم انصاف سے نہ گذرینگے
اور اوسکی سہو و خطا اور نسیان کو تسلیم کرینگے اور اس سے بعد ہم نہ کہین گے کہ وہ
بھی تو انسان تھے جنکی شان مین یہہ آیا ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان و

اسکے سواے اور نہ کہا جاے گا یہہ بات فوراً تسلیم کرنے لائق نہین ہے کہ وہ نفس کشیکی امتحانات سخت مین جنمین بڑے بڑے عالی دماغ غوطے کھا گئے ہین کامیاب ہوا مگر ہماری بحث تو اسمین ہے کہ جناب شاہزادہ مرحوم کی عالی صفات مین ایسی خوبیان اور نیکیان تھین جنھون نے اونکی سہو و خطا اور خام خیالی کو چھپا لیا ہے اور اوسی سے جامہ ان نیکی تو قیر زیادہ ہوگئی ہے جناب شاہزادہ البرٹ کی ذات مجموعہ صفات مین وہ عمدہ خوبیان جبلی اور اصلی تھین کہ اگر وہ خاندان شاہی مین پیدا نہ ہوے ہوتے اور اون کی شادی ایسے طاقت ور والی ملک اور قوم شایستہ کے ساتھہ نہوئی ہوتی تب بھی اون کا نام پشت در پشت تک ویسے ہی اعزاز سے لیا جاتا اور اونکی تعظیم و تکریم اوسیطرح ہوتی جیسے اب ہوتی ہے —

اب چونکہ یہہ کامل اور ناتمام حالات زندگی اور خلق عام شاہزادہ البرٹ مرحوم کا قریب الاختتام ہے اور اون کی خصلت و سیرت اور عادات و طریق بسر اوقات ناظرین اور سامعین کے بخوبی ذہن نشین ہوگئے ہونگے کہ کس طور سے ناموافق مواقع پر اون کی صفات دلی و عادات جبلی نے انگلستان کے دربار بیگانہ مین اپنے جوہر دکھاے اور اوس عمر مین جب کہ نوجوان شاہزادگان انگلستان سواے ناچ و رنگ اور لہو لعب کے اور کوئی مشغلہ بہتر نہین سمجھتے تھے جناب شاہزادہ نے اپنے دلی و دماغی قوتون کو انگلستان کی بہبودی اور رفاہ و فلاح کے لئیے کمال جانفشانی اور عرق ریزی سے صرف کیا اگرچہ اپنے ہم جنسون کی بہبودی مین محنت ہاے شاقہ کرنے سے وہ اکثر بیمار رہا کرتا تھا اور آخرکار عین شباب مین رشتۂ حیات اونکا منقطع ہوگیا اور گل جوانی باد صرصر ممات سے پژمردہ ہوگیا مگر تاہم اونکے کارہاے نمایان و مفید و نتایج افکار سعید اور سیر چشمی و دریا دلی اور عالی ہمتی اور دانشوری نے بڑی بڑی فوائد قومی کی بنیاد ڈالی ہے اونکی ترقی کی راہ نکالی ہے جنسے اوسکا نام عزت کے ساتھہ تا روز قیام قائم رہیگا اسبات مین سرمو فرق نہین ہوگا کہ اگر زندگی اونکی وفا کرتی اور چند سال اور بقید حیات رہتے تو مدبر کامل اور یوروپ کے

مقدمة الجیش ہو جاتے اونکی صلاح سراسر فلاح تھی اونھون نے ایسا انتظام فرمایا کہ اونکے عہد مین جنگ وجدال قومی کا وقوع نہونے پایا۔

جناب شاہزادہ عالی تبار کی عظمت اور شوکت تک حسد کی رسائی نہین ہو سکتی ہرچند کہ جناب مرحوم نے مثل سکندر اعظم یا قیصر روم خواہ شاہنشاہ نپولین کے ممالک تسخیر نہین کیے اور گو کہ جناب جنت مکان نے میدان جدال وقتال مین اپنے فتوحات کا تفاخر نہین کیا تاہم بنی نوع انسان کی بہبودی اور ترقی کے لیئے ہونامور ہی کے کام اونھون نے کئے وہ کیا تھوڑے ہین اسلیے جو باتین اونھون نے حاصل اور پیدا کین اونکا مقابلہ کسی سپہ سالار کے خون آلودہ فتوحات سے نہین کیا جا سکتا اس مین شک نہین ہے کہ شاہزادہ مرحوم کے کاروبار جنگی مہمات سے زیادہ تر قابل تعریف اور فی الحقیقت لائق توصیف ہین کیونکہ اون کاموں سے ترقی اور بہتری اجزاے پریشان کی مقصود تھی اور سپہ سالارونکے کام سے تباہی اور غارتگری اون بندگان خدا کے جو امن وآسایش کے مہد عافیت مین آرام کرتے تھے مرکوز خاطر تھی ایک کے افعال نا ملائم کا تسخیرات اور فتوحات ممالک وجفا کاری اور ستم شعاری نتیجہ ہے اور دوسرے کے کار خیر کا تسخیر دلہاے غربا ومساکین اور جور وتعدی سے اونکو محفوظ اور مامون رکھنا خلاصہ ہے۔ جناب مرحوم کی فتوحات معائب سے مبرا اور ہر حالت مین یادگار امن وامان ہین جسکے تمام لوگ ثنا خوان ہین۔ وہ فتوحات جنسے وہ اپنی نفس اور عوام کے جہل وتعصبات پر غالب آئے اور اون کے واسطے تدابیر شائستہ عمل مین لائے اور وہ فتوحات جنسے انسان ضعیف البنیان کی حماقت اور برائیونکو اونھون نے دور کیا اوس قوم کو دنیا مین مشہور کیا بیشک اون کے مقابلہ مین سلطنت روم وشام کے تخت وتاج اور نمود وآرائش ایک بازیچہ طفلان لہو ولعب نادانان تصور کرنا چاہیے۔

مگر قبل اسکے کہ ان اجزاے گران بہا اور اوراق چند کو ختم کرکے اون کا شیرازہ رشتہ جان سے باندہ کر شکنجہ سینہ محبت گنجینہ مین کھینچ لون مین چاہتا ہون کہ جو در مضامین

جناب پرنس مرحوم کی خصلت اور سیرت کے بابت ڈاکٹر نارمن مکلوڈ نے سلک تحریر بلاغت نظیر مین منسلک فرمائے ہین اونکو بعینہ راست راست ۔ بے کم وکاست آویزۂ گوش حق نیوش سامعین اور ناظرین کرون ۔

بڑے بڑے معرکون پر جب کسی امور متعلقہ مملکت یا کاروبار سلطنت خواہ مفید خلائق مین اون سے کوئی امر استصوابًا پوچھا جاتا یا مشورہ لیا جاتا خواہ کسی فیصلہ کی درخواست کیجاتی تو سواے اون خدمات متعلقہ خانہ داری کے جنکی انتہا نتھی اور ایک لحظہ اونکو فرصت نہ ملتی تھی جناب مرحوم ہمیشہ مستعد و تیار رہتے سب سے عمدہ صلاح بتاتے اور آخر کو یہی کامیاب ہوجاتے کسی کو اون کے اخلاق اور طرز روش پر آپس مین سرگوشی کرتے نہین دیکھا معاملات سلطنت اور کاروبار مملکت مین کوئی تدبیر اون کی خلاف نہ پڑی جو کام کیا اوسکا بخیر انجام ہوا اور نہ کبھی اونکی کوئی صلاح خلاف ہوتی جو بات ہوتی وہ بہت صاف ہوتی جو امر کیا اوس مین مفاد سلطنت کا خیال رکھا اور کوئی بات کبھی ایسی نکلی جس سے اون کی تعظیم و تکریم مین فرق آتا کوئی اون کا دشمن ہوجاتا الا ہم یہان اون لوگون کو مستثنے کرتے ہین جو جادۂ راستی اور انصاف کے باہر قدم دہرتے ہین اور ہمدردی کا دم بھرتے ہین ہر قول و فعل مین جو لایق تعریف اور محبت قومی کے تھا وہ اوس مین پورے نکلے لوگون کی حاجت اور امور خیر و برکت کو فورًا جان لیتے جسمین لوگون کی ذرا سی بھی بھلائی ہوتی اوسکو معًا پہچان لیتے چنانچہ یہی سبب تھا کہ ہر اہل فرقہ اور صاحب حرفہ اون کو اپنا سالک بہالک اور ہادی و رہنما سمجھتا تھا ہر تاجر و کاشتکار عالم و فاضل غریب و امیر سپاہی و نوکری پیشہ اون کو اپنا پیشوا سمجھتا تھا جو چند اشخاص گذر گئے ہین اور دنیا مین اپنا نام کر گئے ہین اون کے مقابلہ مین جناب مرحوم کے نسبت یہہ نہین کہا جاسکتا ہے کہ ایک سرو ہزار سودا خواہ ایک انار و صد بیمار کی کیفیت تھی مگر حقیقت یہہ ہے کہ یہہ عجیب خلقت کے آدمی تھے اور خاص کر کے ایسے زمانہ مین پیدا ہوے جو طاقت کا زمانہ کہا جاتا تھا یہان طاقت سے مراد وہ طاقت نہین ہے جو اونکے بزرگون نے

اپنے سلاح و بکتر کے ذریعہ سے ظاہر کی تھی یعنے طاقت جسمانی اور دلاوری کے
کام نہ کیے افواج بحری اور بری کے سرداری مین نام کیے یہان تو طاقت دلی
اور دماغی اور علمی و عملی اور بلند فکری اور عالی ہمتی درکار تھی جو لوگون کی حاجتونکو
جانے اون کی مشکلون کو پہچانے ایسی تدبیر بتائی جن سے اون کی تکلیف
دور ہو جائے خلاصہ یہہ ہے کہ وہ طاقت جو اعلی ترین مراتب دوامر افضل کے
پورا کرنیکے لیے ضرور ہے مطلوب تھی —

ان اوصاف پسندیدہ اور صفات حمیدہ مین خوشامد نے مطلق راہ نہین پائی ہے
اور نہ اس مین کچھہ سخن تراشی اور طبع آزمائی ہے بلکہ راست راست بیان ہے
صداقت کا امتحان ہے اور مین تو پہلے اوپر لکھہ آیا ہون کہ جناب شاہزادہ مرحوم کا
طریقہ بسر اوقات ایسا نہ تھا جس سے نمایش اور ظاہری نمود پائی جاے مگر ہان اس
بات کا تو مقر ہون کہ وہ حد درجہ کی خوردائے اور ضدی تھے شاہزادہ مرحوم نے تا حیات
محنت مین بسر کی اور یہہ سب تکلیف اونھون نے اپنی عزیز بی بی اور اونکی رعایا کی مدد کیلئے اپنے
برداشت کی اونھون نے طالب عالمون کیسی محنت اور جفاکشی بطیب خاطر امور اہم کے
انصرام کے لیے اختیار کی تھی علاوہ اسکے ایک گروہ کو اعلی درجہ پر پہچایا غربا کی خبرگیری
تن الکلون کی ایجاد مین ترقی دینا اور برطانیہ کی بہبودیون کا ازدیاد اون کی کم فرصتی کی
اوقات کا کام تھا اور انھین کامون کے سرانجام مین اونھون نے عمدہ ترین حصہ
اپنے عمر عزیز کا صرف کیا یہہ سخت محنتین اور جان فشانیان جو برطانیہ کے باشندون کی
بہبودی اور ترقی کے لیے نہایت بلند حوصلگی اور عالی ہمتی سے ظہور مین آئین اگر کسی
غیر شائستہ زمانہ مین ظاہر ہوتین تو بالضرور شاہزادہ مرحوم کا پیغمبرون مین شمار کیا جاتا
اور اون کے مزار مبارک پر لاکھون زائر باعتقاد قلبی و عقیدت دلی حاضر ہو کر سر
بسجود رہتے اور اوسکے طواف و زیارت سے فیض یاب ہو کر اون کی پرستش کرنے لگتے مگر
اس زمانہ مین کہ شایستگی نے ترقی پائی ہے جہل کی شامت آئی ہے تعصب کی
خفت ہے نیکی کی قدر و منزلت ہے اسبات کا دم بھرنا لن ترانی کی لینا بیجا ہے جو کچھہ

جناب شاہزادہ البرٹ اور جناب ملکہ معظمہ وکٹوریا کی اولاد

جناب پرنس البرٹ سے نو اولاد چہوڑی جن مین سے بفضل ایزدی کوئی ضائع نہین ہوا اور کوئی نالائق نہین نکلا وہ یہہ ہین ✢ ✢ ✢ ✢

۱ — جناب وکٹوریا پرنسس رائل جو ۲۱ نومبر ۱۸۴۰ء کو پیدا ہوئین اور جن کا عقد نکاح ۱۸۵۸ء عیسوی مین جناب فریڈرک شاہزادہ ولیعہد پروشیا کے ساتھہ ہوا

۲ — جناب البرٹ ایڈورڈ پرنس آف ویلز جو ۹ نومبر ۱۸۴۱ء کو پیدا ہوے اور جن کی شادی پرنسس الگزنڈرا شہزادی ڈنمارک کے ساتھہ ہوئی اون کی دو اولادین

۳ — جناب ایلس ماڈ میری جو ۲۵ اپریل ۱۸۴۳ء کو پیدا ہوئین اور جنکا عقد جولائی ۱۸۶۲ء عیسوی مین عالی جناب پرنس لوئس شاہزادہ ہیسی دارمسٹاڈ کے ساتھہ ہوا

۴ — جناب الفرڈ ارنسٹ البرٹ جو ۶ اگست ۱۸۴۴ء عیسوی کو تولد ہوے اور ۱۸۶۹ء عیسوی مین رونق بخش ہندوستان ہوے تہے انگلستان کے خاندان شاہی کے یہہ پہلے رکن ہین جنہون نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے اس ملک کو زیب و زینت بخشی انکی شادی ۲۳ جنوری ۱۸۷۴ء کو بمقام دارالخلافہ روس گرانڈ ڈچیز میری الگزنڈرونا شہنشاہ روس کی بیٹی سے ہوئی

۵ — جناب ہلینا اگسٹا جو ۲۵ مئی ۱۸۴۶ء کو پیدا ہوئین تہین ✢

۶ — جناب لوئیسا جو ۱۸ مارچ ۱۸۴۸ء عیسوی پیدا ہوئی تہین

۷ — جناب آرتہر ولیم جو یکم مئی ۱۸۵۰ء عیسوی کو پیدا ہوئے تہے

۸ — جناب لیوپولڈ جارج ڈنکن البرٹ جو ۷ اپریل ۱۸۵۳ء عیسوی کو پیدا ہوے تہے

۹ — جناب بیاٹرس میری وکٹوریا جو ۱۴ اپریل ۱۸۵۷ء کو پیدا ہوئی تہین

فہرست تصنیفات و تالیفات پنڈت شمبھو ناتھ صاحب

۱ — ترجمہ صفوۃ المصادر بزبان اردو از فارسی المطبوعہ مطبع اردو اخبار دہلی محمد باقر

۲ — انشاء فارسی

۳ — انشاء اردو

۴ — ترجمہ کتاب نظم ورزیڈ من لج نظم فارسی مین (ناتمام)

۵ — کمپنڈیم آبکاری و اسٹامپ مطبوعہ مطبع منشی نولکشور

۶ — انتخاب و فہرست سرکلرات صاحب جوڈیشل کمشنر بہادر اودھ من ابتدا سے سنہ ۱۸۶۲ عیسوی لغایت سنہ ۱۸۷۶ عیسوی مطبوعہ ایضاً —

۷ — علم المسائل فی تشریح الجروح و الاموات درباره شہادت ڈاکٹران بمقدمہ فوجداری مطبوعہ ایضاً —

۸ — مفید البنات لڑکیون کے تعلیم کے لیے —

۹ — شراب حیات —

۱۰ — رنگ محل سکندر اعظم کا ہندوستان مین آنا مع دیگر کوائف کے —

۱۱ — تزک جہ منیرا